دل تیرے نام
تحریر: فروا خالد

"شرمین یہ کیسی کیسی لڑکیوں کو بلانے لگ گئی تم اپنے گھر۔۔۔۔"

وہاں بیٹی بہت ساری خواتین کی ستائشی نگاہیں پریہا کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔کچھ تو اس سے مل بھی چکی تھیں۔۔۔

مگر شرمین بیگم کی بیسٹ فرینڈ جو زینب کی مدر تھیں۔۔ان کا تعلق بہت ہی زیادہ اسلامی گھرانے سے تھا۔۔۔انہیں اور ان کے ساتھ

بیٹھی باقی خواتین کو پریہا کا وہاں آنا سخت ناگوار گزرا تھا۔۔۔

جس کا انہوں نے با آواز بلند اظہار بھی کیا تھا۔۔۔

پریہا کے قدم وہیں تھم گئے تھے۔۔۔

"امی یہ پریہا ہے۔۔۔امی پلیز سب بیٹھی ہیں۔۔۔ابھی اچھے سے پیش آیئے گا اس کے ساتھ۔۔۔"

غزل نے آگے آتے شرمین بیگم کا بازو تھام کر ملتی لہجے میں کہا تھا۔۔۔کیونکہ ان کی چہرے پر پھیلتے ناگواری کے ساتھ ساتھ غصے بھرے تاثرات بتا رہے تھے کہ انہیں پریہا کا یہاں آنا سب سے زیادہ برا لگا تھا۔۔۔

"میں نے جب منع کیا تھا پھر اسے یہاں کس نے بلایا۔۔۔"

شرمین بیگم اس وقت بہت زیادہ غصے میں آچکی تھیں۔۔۔کیونکہ ان کی دوست تسلیم مسلسل بولے جارہی تھی کہ اسے ایسے لوگوں میں نہیں بیٹھنا۔۔۔

شرمین بیگم کی آواز سامنے کھڑی پریہاتک باآسانی پہنچ چکی تھی۔۔۔

اس کی رنگت ایک دم سے سفید ہوئی تھی۔۔۔زویا نے بھی حیران نگاہوں سے ان لوگوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو خود ان کو انوائیٹ کرکے ایسا کررہی تھیں۔۔۔

"شرمین مجھے اس محفل میں نہین بیٹھنا جہاں ایسی بدنام زمانہ لڑکیاں موجود ہوں۔۔ابھی تک میں نے اور میری بیٹیوں نے بہت پاک صاف زندگی گزاری ہے۔۔۔ایسی بدکردار عورتوں کے بیچ بیٹھ کر خود کو ناپاک نہیں کر سکتی۔۔۔اٹھو زینب، ندا۔۔۔"

تسلیم بیگم انتہائی غلط الفاظ استعمال کرتیں وہاں سے جانے کے لیے اٹھی تھیں۔۔۔۔وہ اس وقت بھی پوری طرح سے سفید چادر میں لپٹی ہوئی تھیں۔۔۔

پریہا جو شرمین بیگم کے الفاظ سن کر پلٹنے لگی تھی۔۔۔اس عورت کے اپنے بارے میں بولے جانے والے انتہائی نازیبا الفاظ اس کے

دل پر کوڑے برسا گئے تھے۔۔۔۔ ایسا کیا کیا تھا اس نے جو اسے

اتنے غلیظ الفاظ سے پکارا جا رہا تھا۔۔۔

"اپنی زبان سنبھال کر بات کریں محترمہ۔۔۔ ہونگی آپ باکردار

اپنے گھر میں۔۔۔ آپ کوئی نہیں ہوتیں مجھ پر اس طرح کیچڑ

اچھالنے والیں۔۔۔"

اس نے بہت زیادہ غصے میں آنے کے باوجود اپنے لہجے کو نارمل رکھا

تھا۔۔۔

مگر شرمین بیگم کو یہ انداز بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔وہ پہلے کی غصے کا شکار تھیں۔۔۔اس لڑکی کی وجہ سے لگتا تماشا انہیں مزید غصہ دلا گیا تھا۔۔۔

"اے لڑکی اپنی زبان کو لگام دو۔۔۔میرے گھر میں کھڑے ہو کر ہی معزز مہمان کو بے عزت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے تمہارے پاس۔۔۔تسلیم نے جو بھی کہا بالکل ٹھیک کہا ہے۔۔۔تم جیسی بدکردار لڑکیاں ہی ہوتی ہیں جو دوسروں کے گھروں کو تباہ کرتی ہیں۔۔۔

کیا سوچ کر میرے گھر میں قدم رکھا تم نے۔۔۔ تمہیں کیا لگا جیسے میرے بیٹے پر ڈورے ڈال رہی ہو ویسے ہم سب کو بھی بے وقوف بنا لو گی۔۔۔۔ تم جیسی لڑکیوں کو اپنے دروازے پر بھی کھڑا کرنا پسند نہیں کرتی میں۔۔۔ بہو بنانا تو بہت دور کی بات ہے۔۔۔ تم کسی بھی طرح سے میرے بیٹے کے قابل نہیں ہو۔۔۔

تم جیسی بے حیا اور بے شرم لڑکی جسے غیر مردوں کی بانہوں میں جھولنے کی عادت ہو۔۔۔ تم نے یہ سوچ بھی کیسے لیا کہ تم شاہ زر عباس کی دلہن بنو گی۔۔۔

پہلے میرے بیٹے کے ساتھ خود کو بدنام کیا۔۔۔اور اب تمہیں لگ رہا ہے کہ اس سازش کے تحت تم اس کی زندگی اور گھر میں داخل ہو جاؤ گی۔۔۔"

شرمین بیگم اس کے سامنے آتیں اتنے دنوں سے اپنے دل میں بھرا سارا غبار اور غصہ اس پر نکالتی چلی گئی تھیں۔۔۔

سب لوگ اپنی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔۔گھر میں موجود مرد بھی باہر نکل آئے تھے۔۔۔

شرمین بیگم کی آواز اتنی اونچی تھی۔۔۔پر یہاا تنی آسانی سے روتی نہیں تھی۔۔۔

مگر سامنے کھڑی عورت جو شاہ زر عباس کی ماں تھی۔۔۔اس کے الفاظ پر یہا کی روح تک کو چھلنی کر گئے تھے۔۔۔۔

غزل نے پلٹ کے غصے بھری نگاہوں سے کائنات کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو خود اپنی جگہ حیران پریشان کھڑی تھی۔۔۔اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ معاملہ اتنا بگڑ جائے گا۔۔۔

"ابھی اور اسی وقت نکل جاؤ میرے گھر سے۔۔اور اگر زرا سی شرم بھی باقی بچی ہو تو دوبارہ میرے گھر کا رخ مت کرنا۔۔۔اور نہ ہی میرے بیٹے کے سامنے آنا۔۔۔یہ اسے بہو بناؤں گی میں اپنی۔۔۔۔

جو باحیا اور باکردار ہے۔۔۔ اور میرے بیٹے کی نسل کو سنوار سکے۔۔۔ دوبارہ اپنی صورت بھی مت دکھانا۔۔۔ اس گھر میں بہت شریف عورتیں رہتی ہیں۔۔۔ میں نہیں چاہتی تمہارا سایہ بھی پڑے کسی پر۔۔۔۔"

شرمین بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ دھکے مار کر پریہا کو اس گھر سے نکال دیں۔۔۔

اویس کے کہنے پر کائنات اور غزل نے آگے آتے انہیں روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مگر وہ آج کسی کی نہیں سن رہی تھیں۔۔۔۔ ان کے لاڈلے بیٹے کا معاملہ تھا۔۔۔ اتنے وقت سے وہ جس خوف کا شکار تھیں۔۔۔ آج اسے پوری طرح سے ختم کر دینا چاہتی تھیں۔۔۔

وہاں ایک تماشا ہی لگ چکا تھا۔۔۔۔

سب اپنی اپنی جگہ حیرت زدہ سے کھڑے تھے۔۔۔ کسی کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کیسے سنبھالیں بات کو۔۔۔۔

سب کے حواس اتنے اڑے ہوئے تھے کہ کسی نے بھی پورچ میں رکتی شاہ زرعباس کی گاڑی کی آواز نہیں سنی تھی۔۔۔۔

جو اپنے گھر والوں کو سرپرائز دینے اس طرح اچانک آیا تھا۔۔

اس نے ڈرائیور کو کہہ کر ائیرپورٹ پر بلوایا تھا۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ گھر آکر اسے کتنا بڑا سرپرائز ملنے والا تھا۔۔۔

"بس۔۔۔ بہت سن لی آپ کی۔۔۔ آپ ہوتی کون ہیں میرے کردار پر انگلی اٹھانے والی۔۔۔ کونسی بدکرداری دیکھی ہے آپ نے میری۔۔۔ آپ عمر میں بڑی ہیں اس لیے ابھی تک آپ کا لحاظ کیے کھڑی ہوں۔۔۔ ورنہ جس طرح سے آپ نے میرے کردار پر کیچڑ اچھالا ہے آپ کو دوبارہ بولنے کی قابل نہیں چھوڑتی۔۔

یہ کیا بار بار لگا رکھا ہے آپ نے کہ میں نے آپ کے بیٹے پر ڈورے ڈالے ہیں۔۔۔ میں اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

وہ کوئی دودھ پیتا معصوم بچہ ہے جو میرے کہنے پر آ جائے گا۔۔۔

آپ کا بیٹا میرے پیچھے پڑا تھا۔۔۔ میں نے نہیں کہا تھا اسے میرے پیچھے آنے کے لیے۔۔۔"

پریہا کی دروازے کی جانب پشت تھی۔۔۔ وہ وہاں کھڑے شاہ زر عباس کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

وہ غصے کی انتہا پر پہنچتی انتہائی بد تمیزی اور بد لحاظی کے ساتھ شرمین بیگم کے ساتھ بات کر رہی تھی۔۔۔وہ بھی اتنے سارے لوگوں کے سامنے۔۔۔

شاہ زر کی آنکھیں ایک دم سے لال ہوئی تھیں۔۔۔اس نے اپنی مٹھیاں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔

"مجھے اس گھر میں آنے کا بھی کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔آپ نے ہی انویٹیشن دے کر مجھے یہاں بلایا۔۔۔تاکہ مجھے اسے طرح بے عزت کر سکیں۔۔۔اپنی اولاد کو نہیں سنبھال سکتیں تو دوسروں پر

بھی انگلی اٹھانے کا کوئی حق نہیں بنتا آپ کا۔۔۔۔۔پہلے اپنی تربیت درست کریں۔۔۔

سنبھال کر رکھیں اپنے بیٹے کو اپنے پاس۔۔۔۔شدید نفرت محسوس ہو رہی ہے مجھے آپ سے بھی اور آپ کے بیٹے سے بھی۔۔۔"

پریہا اتنی اونچی آواز میں چیخی رہی تھی کہ اس کی آواز پورے ڈرائنگ روم میں گونج رہی تھی۔۔۔

"پریہا۔۔۔۔۔"

شاہ زر عباس کی اس سے بھی کہیں اونچی دھاڑ نے پریہا کی آواز بھی دبا دی تھی۔۔۔۔سب نے گھبرا کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

کائنات کا دل چاہا تھا وہ اپنا سر دیوار پر دے مارے۔۔۔۔اس نے اتنی بڑی بے وقوفی کیسے کر دی تھی۔۔۔۔غزل خود زرد پڑتی رنگت کے ساتھ شاہ زر کو وہاں کھڑا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

زویا کو بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ غصے سے پاگل ہوتی پریہا کو کیسے سنبھالے۔۔۔۔وہ کسی کی زرا سی بات برداشت نہیں کرتی تھی۔۔۔اور شاہ زر کی مدر نے تو اسے بہت کچھ بول دیا تھا۔۔۔

اس کا ایساری ایکشن آنا بنتا تھا۔۔۔

ایک پریہا تھی جس کا چہرا بالکل پتھرا گیا تھا۔۔۔اسے اس وقت کچھ بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

شاہ زر کی آواز پر وہ پلٹی تھی۔۔۔

جبکہ شرمین بیگم اور باقی سب خواتین کے چہروں پر ہلکی سی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔شاہ زر بالکل ٹھیک ٹائم پر آیا تھا اور اس لڑکی کا اصل چہرا اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا تھا۔۔۔

"دیکھ لی اپنی پسند۔۔۔۔جسے تمہاری ماں سے بات کرنے کی بھی تمیز نہیں ہے۔۔۔اسے تم میری بہو بنانا چاہتے تھے۔۔۔"

غزل نے شرمین بیگم کو روکنے کی کوشش کی تھی مگر وہ پھر بھی نہیں رکی تھیں۔۔۔۔شاہ زر کے قریب جاتے انہوں نے سارا ملبہ پریہا پر ڈال دیا تھا۔۔۔۔

وہ آج اس لڑکی کو پوری طرح سے اپنی زندگیوں سے نکالنا چاہتی تھیں۔۔۔

جس میں وہ بہت اچھی طرح سے کامیاب بھی ہو چکی تھیں۔۔۔۔

شاہ زر کی صورت بتا رہی تھی کہ وہ پریہا کی ساری باتیں سن چکا ہے۔۔۔۔

اس نے شرمین بیگم سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔وہ پریہا کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

پریہا جسے لگ رہا تھا کہ شاید وہ اس کی سچویشن سمجھے کہ کیسے اس کے گھر والوں نے اسے یہاں بلا کر بے عزت کیا ہے۔۔۔ مگر شاہ زر کے سرد و سپاٹ تاثرات اور آنکھوں سے نکلتے شعلے بتا رہے تھے کہ وہ اس کی ساری باتیں سن کر اسے ہی غلط ٹھہرا چکا ہے۔۔۔

اور ہونا بھی ایسا ہی تھا۔۔۔اس نے آج تک اس شخص سے کہاں اچھے سے بات کی تھی۔۔۔

اب تک اسے بھی تو ہر جگہ بے عزت کی کرتی آئی تھی۔۔۔اسے

ابھی تک یہ تو بتایا ہی نہیں تھا کہ وہ اس کی بے پناہ توجہ اور محبت کو

دیکھ اپنا دل اس کے آگے ہار بیٹھی تھی۔۔۔

مگر آج یہاں جو کچھ اس کے ساتھ ہوا تھا وہ ٹھیک نہیں تھا۔۔۔

شاہ زر اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

دونوں نے ہی ضبط کے عالم میں اپنی مٹھیاں سختی سے میچ رکھی

تھیں۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"شاہ زر اس لڑکی کو ابھی اور اسی وقت طلاق دو۔۔۔یہ تمہاری بربادی کی وجہ ہے۔۔۔۔"

شرمین بیگم نفرت آمیز نگاہوں سے پریہا کی جانب دیکھتے بولی تھیں۔۔۔

جو روتے ہوئے شاہ زر کے آگے ہاتھ جوڑے کھڑی مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔۔

"میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔یہ جھوٹ ہے سب۔۔۔۔۔ جھوٹ بول رہی ہیں یہ۔۔۔۔۔"

پریہا شاہ زر کو یقین دلانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

مگر آج وہ شخص بھی اس کی جانب دیکھنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

"آج تک تم ہمیشہ میرے سامنے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتی رہی۔۔۔ایک بار اس نفرت کا اظہار بھی کر دیتی جو دل میں رکھے بیٹھی تھی میرے لیے۔۔۔تو تمہیں اپنانے کے لیے اپنے ہر رشتے سے منہ نہ موڑ لیتا۔۔۔

بہت غلط کیا تم نے میرے ساتھ۔۔۔ہر بار معاف کیا ہے تمہیں مگر اس بار نہیں۔۔۔۔"

شاہ زرعباس کی آنکھوں میں اس کے لیے صرف اور صرف نفرت تھی۔۔۔

پریہا کا دل کئی ٹکڑوں میں بٹ گیا تھا۔۔۔

وہاں کھڑے تمام لوگ اس کا تماشا دیکھ رہے تھے۔۔۔

شرمین بیگم کی آنکھوں میں استہزایہ مسکراہٹ سجی ہوئی تھی۔۔۔

اس لڑکی نے ان سے ان کا بیٹا چھینا تھا۔۔۔ اب وہ اس سے اس کا سب کچھ چھین رہی تھیں۔۔۔

" آزادی چاہیے نا تمہیں تو ٹھیک ہے۔۔۔ آزاد کرتا ہوں میں تمہیں۔۔۔۔"

شاہ زر کے الفاظ پر پریہا نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

اسے یقین ہی نہیں آیا تھا کہ یہ شخص اس کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے۔۔۔۔

"طلاق دیتا ہوں میں تمہیں۔۔۔۔۔"

شاہ زر عباس کے لبوں سے نکلتے الفاظ وہاں کھڑے تمام افراد کو پتھر کر گئے تھے۔۔۔۔

"نہیں تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔"

وہ بے جان ہوتے وجود کے ساتھ نفی میں سر ہلاتے اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔

لیکن اس کے لبوں سے نکلتے یکے بعد دیگر الفاظ پر یہا کی سانسیں
چھین گئے تھے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

پورا سٹیڈیم کراؤڈ سے بھرا ہوا تھا۔۔۔ روشنیوں اور شائقین
کے جوش و خروش سے جگمگاتا وہ انڈیا کے شہر ممبئ کا سٹیڈیم
آدھے سے زیادہ انڈین کراؤڈ سے بھرا ہوا تھا۔۔۔

انڈیا اور پاکستان کی ٹیمیں آمنے سامنے تھیں۔۔۔ انڈین ٹیم
کی جانب سے پاک ٹیم کو 285 رنز کا ٹارگٹ ملا تھا۔ مگر
بدقسمتی سے پانچ کھلاڑی 100 پر ہی آؤٹ ہوچکے تھے۔۔۔

تمام سینئر بیٹنگ لائن کے گرتے ہی وہاں پاک ٹیم کو سپورٹ کرنے آئے شائقین کا جوش بھی ماند پڑ چکا تھا۔۔۔

پاک ٹیم کے بہت سارے کھلاڑی اپنی روایات برقرار رکھتے ہوئے پریشر نہ جھیل پاتے اتنے بڑے میچ میں انتہائی بری پرفارمینس دینے کے بعد سب کا دل توڑ چکے تھے۔۔

اب سب کی امیدیں ایک ہی شخص پر تھی۔۔۔

شاہ زر عباس جو کہ ایک آل راؤنڈر تھا۔ اس نے کبھی بھی اپنے لوگوں کو مایوس نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

اس کے سٹیڈیم میں داخل ہوتے ہی اس کے نام کے نعرے لگنا شروع ہو چکے تھے۔۔۔

شاہ زر۔۔۔۔ شاہ زر۔۔۔

ہر جانب ایک ہی پکار تھی۔۔۔ اور سب سے مزے کی بات یہ تھی کہ کچھ انڈین شائقین کے لبوں پر بھی اس کا نام تھا۔۔

وہ جب اپنی اندھا دھند بیٹنگ کرتا تھا تو مخالفین کا بھی دل جیت لیتا تھا۔۔۔

اس کے چرچے سرحد پار بھی تھے۔۔۔

پاکستان میں بیٹھا اس کا پورا خاندان اس وقت اس کی کامیابی کے لیے دعا گو تھا۔۔۔ شرمین بیگم کی دعائیں مسلسل جاری تھیں۔۔۔ وہ اپنے لاڈلے بیٹے کی کرکٹ سے محبت سے بہت اچھی طرح واقف تھیں۔۔۔

یہاں تک پہنچنے کے لیے اس نے بہت محنت کی تھی۔۔ آج وہ ملک کا جانا مانا ہر دلعزیز کھلاڑی تھا۔۔۔ جو آل راؤنڈر تھا۔۔ رائٹ ہینڈ بیٹس مین اور رائٹ ہینڈ لیگ سپنر بھی۔۔۔ کبھی میدان میں آکر اپنی بیٹنگ کے جوہر دکھاتا تھا تو کبھی باؤلنگ کے۔۔۔

مگر آج بات زرا مختلف تھی۔۔۔ انڈیا اور پاکستان کا میچ
تھا۔۔ جس پر دونوں جانب بہت زیادہ پریشر ہوتا تھا۔۔۔
اور سب یہی چاہتے تھے کہ پاک ٹیم کسی بھی طرح انڈین
ٹیم کو ہرا دے۔۔

اب تک جتنے بھی میچ انڈیا میں ہوئے تھے۔۔

پاک ٹیم ہاری ہی تھی۔۔۔ ہر بار شائقین اسی امید کے
ساتھ آتے تھے کہ کیا پتا آج ان کی ٹیم جیت جائے۔۔۔

سٹیڈیم میں اس وقت جوش و خروش پھر سے بڑھ چکا تھا۔۔

آج بہت سارے لوگوں کی امیدیں ایک اکیلے شاہ زر عباس کے ساتھ جڑی ہوئی تھیں۔۔۔ پانچ کھلاڑی آؤٹ ہو چکے تھے۔۔۔ اس پر بہت زیادہ پریشر تھا۔۔۔

اس نے رن ریٹ بھی اوپر لے کر جانا تھا اور وکٹس بھی بچانی تھی۔۔

مگر وہیں شاہ زر عباس کے چہرے پر کسی قسم کی گھبراہٹ یا پریشانی کا شائبہ تک نہیں تھا۔۔۔ اس کے لوگوں کو اس کی اچھی بات ہی یہی لگتی تھی کہ وہ پریشر لیے بغیر کھیلتا تھا۔۔

جب بھی وہ آتا تھا مخالف ٹیم پر پریشر پڑ جاتا تھا۔۔۔

اس وقت بھی جب اس کی ٹیم بہت پیچھے چل رہی تھی۔۔

وہ اکیلا بیٹس مین بچا تھا۔۔۔

اس کے بعد ساری باؤلنگ لائن شروع ہو جانی تھی۔۔۔

شاہ زر عباس کے اعنابی لبوں پر دل موہ لینے والی انتہائی دلفریب مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔۔۔

جو اس کے چاہنے والوں کا دل جیت لیتی تھی۔۔۔ اس کی ڈارک براؤن چاکلیٹی آئیز کی چمک اس کے مخالفین کو گھبراہٹ میں مبتلا کر دیتی تھی۔۔۔

اس کے سامنے فاسٹ باؤلر کھڑا اپنے بہت ہی عجیب و غریب ڈرا دینے والے سٹائل کے ساتھ باؤلنگ کرتا بال اس کی جانب اچھال گیا تھا۔۔۔

اس سے پہلے اس اوور میں اسی باؤلر کے ہاتھوں دو کھلاڑی آؤٹ ہوچکے تھے۔۔ اب بھی وہ اسی نیت کے ساتھ بہت تیز بال کروا چکا تھا۔۔۔

شاہ زر عباس کا بیٹ گھوما تھا اور بال ہوا میں اچھلتی باؤنڈری کے پار جا گری تھی۔۔۔ اگلے ہی لمحے سٹیڈیم اس کے چاہنے والوں سے گونج اٹھا تھا۔۔۔

چھکا لگا تھا۔۔ سامنے کھڑے باؤلر نے شاہ زر کی جانب

خونخوار نظروں سے دیکھا تھا۔۔ وہ اپنی چمکتی آنکھوں سے

شائقین کو خوش ہوتے دیکھ رہا تھا۔۔

اس کے اپنے گھر کا ڈرائینگ روم بھی خوشی بھری چیخوں

سے گونج اٹھا تھا۔

اس ایک چھکے کے بعد وہ رکا نہیں تھا۔۔۔ مسلسل چھکے اور

چوکے مارتا وہ مخالف ٹیم پر پریشر ڈال گیا تھا۔۔

رن ریٹ اب بہتر ہو چکا تھا۔۔

مخالف ٹیم اسے آؤٹ کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔ کئی بار اسے رن آؤٹ کرنے کی کوشش بھی کی گئی تھی۔۔

مگر اس کی تیز رفتاری انہیں ناکام بنا رہی تھی۔۔۔ وہ جب بھی میران میں آتا تھا۔۔۔

مخالف ٹیم اور ان کے شائقین کو رلا کر رکھ دیتا تھا۔۔۔

اس وقت بھی وہ ہارا ہوا میچ جیتنے کے قریب پہنچا چکا تھا۔۔

لوگ حیران ہوتے تھے اسے دیکھ کر۔۔۔

پچھلے دو سال سے وہ ٹیم کے لیے کھیل رہا تھا۔۔۔ اس کا کوئی ایسا میچ نہیں تھا جس میں اس نے اچھا پرفارم نہ کیا ہو۔۔۔

اس نے ہمیشہ ٹیم کو ایسے ہی سنبھالا تھا۔۔۔

سب کے ڈاؤن فال آئے تھے۔۔۔ مگر اس کے ساتھ کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔۔۔

وہ اپنے کام میں فوکس تھا۔۔۔

کرکٹ اس کی پہلی محبت تھی۔۔۔ اس فیلڈ میں کیریئر بنانے کے لیے اس نے اپنے بابا سے بہت ماریں کھائی تھیں۔۔۔

اپنا میٹرک کا امتحان چھوڑ کر وہ آڈیشن دینے چلا گیا تھا۔۔۔ جس کے بعد ایک ہفتہ اس کے بابا نے اسے گھر نہیں گھسنے دیا تھا۔۔۔

مگر اب جب پوری دنیا میں انہیں اپنے بیٹے کی وجہ سے جانا جاتا تھا۔۔۔ جہاں پر بھی جاتے تھے انہیں جو پروٹوکول اور

محبت ملتی تھی۔۔۔ وہ بھی کہیں نہ کہیں اپنے بیٹے کی کارکردگی سے متاثر ہو چکے تھے۔۔

لیکن انہوں نے کبھی بھی اس بات کا اظہار کسی کے آگے نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ بہت سخت مزاج کے تھے۔۔ خاص کر شاہ زر کے لیے۔۔۔ کیونکہ وہ ہمیشہ اپنی زندگی کے ہر معاملے میں اپنی من مانی کرتا آیا تھا۔۔۔ وہ دو بھائی اور ان کی ایک بہن تھی۔۔۔ وہ بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا۔۔۔ بڑے دونوں کی شادیاں ہو چکی تھیں۔۔۔

اس کا بھائی اویس عباس اپنے بابا کے ساتھ ان کا بزنس سنبھالتا تھا۔۔۔ اس کے بابا ایک کامیاب بزنس مین تھے۔۔۔

وہ چاہتے تھے شاہ زر بھی ان کے ساتھ کام کرے۔۔۔ لیکن شاہ زر کو کرکٹ سے آگے کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا تھا۔۔۔

اویس اس سے سات سال بڑا تھا۔۔۔ اوپر سے عباس صاحب نے اس کی شادی بھی اپنی بھتیجی سے بہت جلدی کر دی تھی۔۔

اویس اور کائنات کا ایک نو سال کا بیٹا ارحم تھا۔۔ جو بالکل اپنے چاچو کی پرچھائی کرکٹ کا شوقین تھا۔۔۔ اس کا ابھی

سے خواب تھا بڑے ہو کر اپنے چاچو کی طرح کرکٹر بننے کا۔۔۔

دوسرے نمبر پر اس کی بہن غزل تھی۔۔ جو اس سے پانچ سال بڑی تھی۔۔۔ اسے دونوں بھائیوں سے بہت محبت تھی۔۔۔ مگر شاہ زر پر تو وہ جان دیتی تھی۔۔

ہمیشہ اس کی ہر بغاوت میں اس کا ساتھ دیا تھا۔۔۔

غزل کی شادی اپنے پھوپو زاد مبشر سے ہوئی تھی۔۔۔ اس کی ایک چار سال کی بیٹی تھی رانیہ۔۔

ان سب کے گھر ساتھ ساتھ ہی تھے۔ اس لیے ان کا ایک دوسرے کے گھروں میں آنا جانا لگا رہتا تھا۔۔۔ وہ سارے ہی بزنس فیلڈ سے تعلق رکھتے تھے۔۔۔

ان میں ایک شاہ زر ہی تھا جس نے بغاوت کرتے ایک بہت ہی الگ فیلڈ چنی تھی۔۔۔ اور اب لوگ اسی کے نام سے اس کے خاندان کو جانتے تھے۔۔۔

وہ عزت، پیسہ اور شہرت سب حاصل کر چکا تھا۔۔۔ لیکن اس کے باوجود اس میں کسی قسم کا غرور نہیں تھا۔۔۔ وہ سب سے ہی بہت عاجزی اور انکساری کے ساتھ ملتا تھا۔۔

اس کی بہترین کارکردگی کی وجہ سے پوری دنیا اس کی دیوانی تھی۔۔

اس نے آج تک جو بھی پایا تھا اپنی ثابت قدمی اور سچی لگن کی وجہ سے تھا۔۔ اسے خود پر یقین تھا کہ اسے کبھی کوئی نہیں ہرا سکتا تھا۔۔۔ زندگی کے کسی بھی میدان میں۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

"مس پریہا۔۔۔ مس پریہا پلیز ہماری بات تو سنیں۔۔۔"

وہ مائیک اتارتی غصے کے عالم میں اپنی جگہ سے اٹھتی باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔

اس کا چہرا غصے کے مارے لال ہوچکا تھا۔۔ وہاں موجود ساری ٹیم حیران پریشان سی اپنی جگہ کھڑی تھی۔ آج بہت مشکل سے انہیں سپر ماڈل اور ایکٹریس پریہا ملک کی ڈیٹس ملی تھی۔۔۔

کمرشل کا پورا سیٹ اپ لگ چکا تھا۔ اتنے گھنٹوں کی محنت کے بعد سب کچھ تیار تھا۔۔

جب اچانک سے پریہا ملک کسی بات سے بھڑکتی شوٹ شروع ہونے سے پہلے ہی وہاں سے واک آؤٹ کرچکی تھی۔

"کیا سنوں میں آپ کی بات مسٹر کامران۔۔۔ غلط بیانی اور دھوکا کیا ہے آپ نے میرے ساتھ۔۔۔ کسی اور ایکٹر کا کہہ کر بلایا کسی اور کو۔۔۔ آپ سب اچھے سے جانتے ہیں کہ میں اس شخص کے ساتھ کام کرنا پسند نہیں کرتی۔۔

پھر کیوں بلایا اسے یہاں۔۔۔ اگر اسے ہی بلایا تھا تو مجھے نہیں بلانا چاہیے تھا۔۔ میرا اتنا ٹائم ویسٹ کیوں کیا۔۔۔؟؟"

پریہا ملک غصے سے بولتی کسی قسم کی رعایت دینے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔۔

اسسٹنٹ ڈائریکٹر کامران اس سچویشن سے اچھا خاصا پریشان ہوچکا تھا۔۔۔

اس نے جس ایکٹر کو بلایا تھا اس کے فضول کے ایٹی ٹیوڈ کے باعث لاسٹ مومنٹ پر ایکٹر تبدیل کردیا گیا تھا۔۔ مگر وہ یہ بات پریہا کو بتانا بھول گیا تھا۔۔

جو ہمیشہ اپنے کام سے پہلے اپنے کو ایکٹر کے بارے میں ضرور پوچھتی تھی۔۔۔ اور ابھی جس ایکٹر کو بلایا گیا تھا اس سے پریہا کی کبھی نہیں بنی تھی۔۔

تبریز کیانی کے ساتھ اب تک اس نے کبھی کام نہیں کیا تھا۔۔ اور نہ ہی وہ کرنا چاہتی تھی۔۔ وہ اپنی کئی آفرز اسی خاطر ریجکٹ کر چکی تھی۔۔۔ جبکہ تبریز کیانی کو اس سے کبھی کوئی مسئلہ نہیں رہا تھا۔۔۔

اس وقت بھی وہ وہاں آچکا تھا۔۔۔ اور یہ سارا ڈرامہ بھی ملاحظہ کر رہا تھا۔۔۔

ان کے ڈائریکٹر حماد قریشی اس وقت اپنے آفس میں موجود تھا۔۔ جہاں اس کا جگری دوست شاہ زر عباس اس سے ملنے آیا ہوا تھا۔۔۔

وہ دونوں سکول ٹائم کے دوست تھے۔۔ دونوں نے اپنے انٹرسٹ کے لحاظ سے مختلف فیلڈز چنی تھیں۔۔ حماد کو انڈسٹری میں آنے کا بہت شوق تھا۔۔۔

اس کے فادر ایک جانے مانے ڈائریکٹر تھے۔۔ ان کا اپنا پروڈکشن ہاؤس تھا۔۔۔

کچھ وقت کے لیے حماد نے ان کی گائیڈنس میں کام کیا تھا۔۔ ان کی طبیعت کی ناسازی کے باعث اب وہ اکیلے کام کررہا تھا۔۔۔ اور اپنا بھی اچھا خاصہ نام بنا چکا تھا۔۔۔

"انڈیا والوں کو ان کے ملک میں ہی جاکر للکار آئے ہو میرے شیر۔۔۔ کیا دھویا ہے تم نے ان کے باؤلرز کو۔۔ مزا آگیا دیکھ کر۔۔۔"

حماد اپنے سارے کام کاج چھوڑ کر اس وقت صرف اپنے دوست کو کمپنی دے رہا تھا۔۔۔

جو تین دن پہلے ہی جیت کر واپس لوٹا تھا۔۔۔ ان تین دنوں میں بہت مصروف رہنے کی وجہ سے وہ حماد کی کالز بھی پک نہیں کر پایا تھا۔۔

اور آج اسے سرپرائز دینے کی خاطر وہ سیدھا اس کے آفس آگیا تھا۔۔ اسے پہچان کر لوگ اکٹھے ہونے لگ جاتے تھے۔۔

اسی لیے وہ چہرے پر ماسک اور سر پر کیپ پہن کر اس طرح آتا تھا کہ کوئی اسے پہچان نہ پائے۔۔۔

اس کے گرد ہر وقت گارڈز رہتے تھے۔۔ کیونکہ اسے دیکھ کر لوگ اپنے ہوش کھو بیٹھتے تھے۔۔۔ اس کے ساتھ تصویریں بنوانے اور آٹوگراف لینے کے لیے لوگوں کا جمع غفیر لگ جاتا تھا۔

ایک دو بار اسی دھکم پیل میں کئی لوگ زخمی بھی ہوئے تھے۔۔ جس کے بعد سے وہ خود ہی بہت احتیاط کرتا تھا۔۔

پبلک میں اپنی شناخت نہیں کرواتا تھا۔۔۔

مگر اپنے لوگوں سے اسے بہت محبت تھی۔۔

ابھی بھی حماد کے آفس میں وہ موجود تھا مگر باہر کسی کو بھی علم نہیں تھا۔۔

نہ ہی حماد نے فلحال کسی کو آفس میں آنے کی اجازت دی تھی۔۔

"سر بہت بڑا ایشو بن گیا ہے باہر۔۔۔"

وہ شاہ زر کے ساتھ بیٹھا تھا جب اسے کامران کی کال آئی تھی۔۔۔

"کیوں کیا ہوا؟؟ سب خیریت ہے۔۔۔؟؟ "

اس نے جلدی سے اس ایریا کی فوٹیج آن کی تھی۔۔

اس کی پریشانی نوٹ کرتے شاہ زر نے بھی سکرین کی جانب دیکھا تھا۔۔

جہاں کھڑی وہ کیوٹ سی لڑکی غصے سے چلاتی بالکل لال ہو چکی تھی۔۔۔

انتظامیہ کے لوگ اس کے آگے گھبرائے سے کھڑے تھے۔۔۔ وہ چھوٹی سی لڑکی غصے سے آگ بگولا ہوئی پڑی تھی۔۔

نہ کسی کی سن رہی تھی اور نہ ہی کسی کو بولنے کا موقع دے رہی تھی۔۔

شاہ زر کے لبوں کو ایک دم سے مسکراہٹ نے آن چھوا تھا۔۔

"یہ کون ہے۔۔؟؟"

اس نے حماد سے پوچھا تھا۔۔

"تم نہیں جانتے کیا؟؟؟ نیو ایکٹریس ہے یہ۔۔۔۔ آج کل بہت فین فالونگ ہے اس کی۔۔۔ ایک سال ہو گیا ہے انڈسٹری میں آئے۔۔ لیکن نام بہت زیادہ کمایا لیا ہے۔۔۔ اسی وجہ سے مزاج ساتویں آسمان پر رہتا ہے۔۔"

حماد باہر ہوتے ہنگامے کو دیکھ خفگی سے بولا تھا۔۔

"اتنا غصہ کیوں کر رہی ہے۔۔۔؟؟"

شاہ زر کی نگاہیں اسی پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔ جو بات اس وقت ٹینشن کے عالم میں حماد نے نوٹ نہیں کی تھی۔۔

"یار چھوٹی سی غلطی ہوگئی ہم سے۔۔۔ پر اب اس پریہا ملک کے تیور بتا رہے ہیں کہ ہمارا لاکھوں کا نقصان کروا دے گی۔۔۔ کام ہی تو کرنا ہے کسی کہ ساتھ بھی کر لے۔۔۔ "

حماد نے اسے ساری بات بتائی تھی۔۔۔

"پریہا ملک۔۔"

شاہ زر نے اس کا نام زیر لب دوہرایا تھا۔۔

"مجھے تو یہ لڑکی اپنی جگہ حق بجانب لگ رہی ہے۔۔ جو کانٹریکٹ ہوا ہے اسی کے مطابق چلنا چاہیے تھا تمہاری ٹیم کو۔۔ کیا پتا اس لڑکی کو اس ایکٹر سے کوئی پرابلم ہو۔۔۔"

شاہ زر عباس کسی لڑکی کے معاملے میں اتنا انٹرسٹ لے رہا تھا۔۔۔ حماد نے آنکھیں چھوٹی کرتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"یہ ایکٹریس اپنا ریٹ بڑھوانے کے لیے بھی کبھی کبھی ایسے ڈرامے کرتی ہیں۔۔۔ تم نہیں جانتے انہیں۔۔۔۔"

حماد کو اچھی خاصی تپ چڑھی ہوئی تھی۔۔

"تم نے پہلے کام کیا ہے اس کے ساتھ۔۔؟؟"

شاہ زر کے سوال پر حماد نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

"پھر کیسے کہہ سکتے ہو کہ یہ اسی خاطر کر رہی۔۔ کیا پتا واقعی کوئی ایشو ہو۔۔۔'

شاہ زر کی بات پر حماد کچھ نہیں بول پایا تھا۔۔ جبکہ ایک جانب بیٹھے قدوس صاحب نے بھی شاہ زر کی بات سے اتفاق کیا تھا۔۔

"شاہ زر سر بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔ یہ ایکٹریس بہت محنتی ہے۔۔ بہت صاف ستھرا کام کرتی ہے اور ایمانداری

سے کرتی ہے۔۔۔ اب تک تبریز کیانی کی وجہ سے بہت اچھے اچھے پراجیکٹ سے انکار کر چکی ہے۔۔۔ کوئی سیریس ایشو لگتا ہے۔۔۔"

قدوس صاحب کی بات پر حماد نے بھی پرسوچ انداز میں پریہا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو کسی کی ایک نہ سنتی اب جا رہی تھی۔۔۔

"آئی تھنک تمہیں ان سے معذرت کرنی چاہیے۔۔۔ ان محترمہ کا بھی اچھا خاصہ وقت ضائع ہوا ہے۔۔۔"

شاہ زر کی بات پر حماد اثبات میں سر ہلاتا اٹھ گیا تھا۔۔

شاہ زر اب بھی وہاں بیٹھا خاموشی سے سکرین کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

جہاں اب وہ حماد پر بھی چلاتی اس کی بات سنے بغیر بری طرح سے بے عزت کر کے جا چکی تھی۔۔۔

شاہ زر اس لڑکی کا ایٹی ٹیوڈ دیکھ حیران تھا۔۔۔ اتنا نخرہ اور بدلحاظی آج سے پہلے اس نے کبھی کسی لڑکی میں نہیں دیکھی تھی۔۔۔

"کروا دیا نا مجھے میری پوری ٹیم کے آگے بے عزت۔۔۔۔"

حماد لال پڑتی رنگت کے ساتھ واپس آیا تھا۔۔۔ جبکہ شاہ زر اس کی روہانسی صورت دیکھ اپنا قہقہ نہیں روک پایا تھا۔۔

"یہ چھوٹی سی لڑکی تو واقعی پٹاخہ ہے۔۔۔"

شاہ زر نے اب باہر لگے کیمرے پر فوکس کیا تھا۔۔۔ جس میں وہ اپنی گاڑی میں بیٹھتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

"بتایا تو تھا تمہیں۔۔۔ اس لڑکی کے نخرے بہت زیادہ ہیں۔۔۔ کسی سے سیدھے منہ بات نہیں کرتی۔۔۔ اپنے کام سے کام رکھتی ہے۔۔۔ آج تک کوئی انٹرویو نہیں دیا۔۔۔ اگر کوئی اس سے زرا سا فری ہونے کی کوشش کرے تو

اسے بے عزت کر کے رکھ دیتی ہے۔۔۔ لوگ اس کے کام کو بہت پسند کرتے ہیں اسی خاطر زیادہ تر ڈائریکٹرز اس کے یہ نخرے برداشت کرنے کو بھی تیار ہیں۔۔۔"

حماد کی ابھی بھی اپنے بے عزت ہونے پر جی بھر کر افسوس ہو رہا تھا۔۔۔

"اپنے سر کو پانی پلائیں قدوس صاحب۔۔۔ ایک لڑکی تک کو ہینڈل نہیں کر سکتے۔۔ چلیں ہیں پروڈکشن ہاؤس چلانے۔۔۔"

شاہ زر نے اس کی حالت پر چوٹ کی تھی۔۔۔

"تمہیں بہت زیادہ ہمدردی ہو رہی تھی اس سے۔۔۔ اسی خاطر گیا ہوں ورنہ میں جانتا تھا وہ ایسے ہی بے عزت کرے گی۔"

حماد کا لاکھوں کا نقصان ہو چکا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے اسے اپنے باپ کے آگے درگت بننے پر زیادہ ہول اٹھ رہے تھے۔۔۔

"تم جو اتنا انٹرسٹ لے رہے ہو اس لڑکی میں۔۔۔ کوئی فائدہ نہیں ہے اس کا۔۔۔"

حماد نے زندگی میں پہلی بار اپنے دوست کو اس طرح کسی لڑکی کی جانب دیکھتے پایا تھا۔۔

کوئی اور لڑکی ہوتی تو اسے بہت زیادہ خوشی ہوتی۔۔ پر اس پر اسے افسوس ہوا تھا۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔؟؟"

شاہ زر نے سوالیہ نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔

"یہ شادی شدہ اور ایک آٹھ سالہ بچی کی ماں ہے۔۔۔ زندگی میں ایک لڑکی پسند آئی تمہیں وہ بھی شادی شدہ۔۔۔"

حماد کو سچ میں افسوس ہوا تھا۔۔۔

جبکہ دوسری جانب شاہ زر اپنی جگہ حیرت کا شکار ہوا تھا۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے جو تم سمجھ رہے ہو۔۔ اس لیے زیادہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ مجھے ہمدردی ہوئی اس لڑکی سے کیونکہ تمہاری ٹیم نے غلط بیانی کی۔۔۔ دیٹس اٹ۔۔

مگر یار یہ شادی شدہ اور بچی کی ماں تو کہیں سے نہیں لگتی۔۔۔"

شاہ زر اس کی فضول گوئی کو وہیں روکتا آخر میں اپنی حیرت کا اظہار کیے بغیر نہیں رہ سکا تھا۔۔

"جو سنتا ہے اس کا یہی ری ایکشن ہوتا ہے۔۔۔ مگر یہ سچ ہے۔۔۔ میں مل چکا ہوں پریہا ملک کی بیٹی سے۔۔۔"

حماد نے پورے یقین سے کہا تھا۔۔ جس پر شاہ زر خاموشی سے سر ہلا گیا تھا۔۔۔ مگر یقین وہ اس بات پر اب بھی نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"زویا، منہا کھانا کھا لو۔۔۔"

وہ ڈائیننگ ٹیبل پر کھانا لگاتے زویا کو بلانے لگی تھی۔۔ جو ٹی وی کا والیم فل کیے بیٹھی تھی۔۔

منہا بھی اس کے ساتھ چپکی بیٹھی تھی۔۔

وہ دونوں کرکٹ کی دیوانیاں تھیں۔۔۔ اس وقت بھی کھانے پینے کا ہوش بھلائے پوری طرح سے میچ میں کھوئی ہوئی تھیں۔۔

ان کی خاص فرمائش پر اتنا ٹائم لگا کر اس نے بریانی بنائی تھی۔۔۔ مگر اس وقت اپنی بریانی کی ایسی توہین ہوتے دیکھ وہ اچھی خاصی تپ اٹھی تھی۔۔۔

"ایسے کرو ٹی وی کے اندر گھس جاؤ دونوں۔۔۔ بریانی نہیں کھانی تھی تو میرا اتنا ٹائم ویسٹ کیوں کروایا۔۔۔"

وہ کمر پر بازو باندھے ان دونوں کو گھورتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"بس ایک اوور رہ گیا ہے۔۔۔ تم بھی بیٹھ جاؤ نا۔۔۔ کتنے مزے کا میچ چل رہا۔۔ کیا کھیل رہا ہے شاہ زر عباس۔۔۔ اللہ کرے بس وہ آؤٹ نہ ہو۔۔۔۔"

زویا نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بیٹھا لیا تھا۔۔ جس پر پریہا نے سکرین کو گھورا تھا۔۔۔

اسے کرکٹ میں زرا بھی انٹرسٹ نہیں تھا۔

مگر جب وہ لوگ دیکھتی تھیں تو مجبوراً اسے بھی ساتھ بیٹھنا پڑتا تھا۔۔

مگر سمجھ اسے کچھ نہیں آتی تھی میچ وغیرہ کی۔۔

"اوہ شٹ۔۔۔ اللہ کرے شاہ زر آؤٹ نہ ہو۔۔ ورنہ ٹیم ہار جائے گی۔۔"

کریس پر کھیلتے دونوں کھلاڑی رن بنانے کے لیے مخالف سمت میں بھاگے تھے۔۔ دوسری ٹیم کا فوکس صرف اور صرف شاہ زر کو آؤٹ کرنا تھا۔۔

وہ سب بھاگ کر قریب آئے تھے۔۔۔ شاہ زر تھوڑے سے فاصلے پر تھا۔۔ جب بال وکٹ کی جانب پھینکی گئی تھی۔۔۔

جب اگلے ہی لمحے وہ سینے کے بل آگے کی جانب گرتا بیٹ وکٹ کی لائن تک پہنچانے میں بہت مشکل سے کامیاب ہوا تھا۔۔۔

اس کا منہ بہت بری طرح زمین سے ٹکرایا تھا۔۔۔

پریہا نے نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔ یہ کیسی گیم تھی بھلا۔۔۔۔

اسے بالکل بھی پسند نہیں تھی۔۔ جبکہ منہا اور زویا ایسے پریشان حال بیٹھی تھیں جیسے انہیں ہی چوٹ لگی ہو۔۔۔۔

ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے وہ سکرین کو گھورے جارہی تھیں۔۔۔ مگر شاہ زر کو واپس سے اُٹھتا دیکھ اور تھرڈ امپائر کے ناٹ آؤٹ کا فیصلہ دینے پر وہ دونوں خوشی سے اچھل پڑی تھیں۔۔۔

"پاگل ہوگئی ہیں یہ دونوں۔۔۔ جب یہ ختم ہو تو اٹھ کر کھا لینا بریانی۔۔۔"

وہ ان دونوں کو گھورتی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"پری مجھے سکول نہیں جانا۔۔۔"

پریہا اس کے لیے بریڈ پر جیم لگا رہی تھی۔۔ جب منہا نے جوس کا گلاس دور دھکیلتے کہا تھا۔۔

"کیوں نہیں جانا۔۔۔؟؟ آپ کو تو فرسٹ پرائس لینا تھا نا اس بار کلاس میں۔۔"

پریہا اسے پیار سے پچکارتے ہوئے بولی تھی۔۔

"نہیں مجھے نہیں جانا۔۔۔"

پریہا نے نوٹ کیا تھا وہ کل سے بہت زیادہ ڈسٹرب تھی۔۔۔

"منو کیا ہوا؟؟ یہاں آؤ میرے پاس۔۔۔"

وہ اسے اٹھا کر اپنی گود میں بیٹھاتے منہا کا گال چومتے بولی تھی۔۔۔

اس کی کل کائنات تھی وہ۔۔۔ اس کی آنکھوں میں ایک آنسو بھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔

منہا کی زرا سی تکلیف پریہا کو بے چین کر دیتی تھی۔۔

"ارحم نے میری نوٹ بک پھاڑ دی کل۔۔ وہ کہتا میں نے اس کا لنچ باکس کھایا ہے۔۔ آپ ہی بتائیں میں کیوں کھاؤں گی اس کا لنچ باکس۔۔ میرا تو اپنا لنچ باکس کے۔۔۔ وہ مجھ سے لڑائی کرتا ہے۔۔ مجھے نہیں جانا کلاس میں۔۔۔"

منہا کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو دیکھ پریہا کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

"ایسے کیسے لڑائی کرے گا۔۔ آج میں آپ کے ساتھ سکول آؤں گی اور لیتی ہوں خبر ان سب کی جو میری بیٹی کو تنگ کرتے ہیں۔۔"

پریہا نے اس کے آنسو صاف کرتے اس کا گال چوما تھا۔۔

"آپ سچ میں آئیں گی میرے ساتھ۔۔۔"

منہا نے خوش ہوتے پوچھا تھا۔۔۔

"ہاں بالکل۔۔۔ آپ یہ جوس ختم کرو میں بس ابھی ریڈی ہو کر آئی۔۔۔"

وہ منہا کے ہاتھ میں جوس کا گلاس تھماتی اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب بھر گئی تھی۔۔۔

وہ منہا کے ساتھ ایک فلیٹ میں رہتی تھی۔۔۔ بہت جلد وہ کسی اچھی سی جگہ پر اپنا نیا گھر خریدنے والی تھی۔۔ دن رات محنت کر کے اس نے اپنا نام بنایا تھا۔۔۔

وہ بظاہر ایک مضبوط لڑکی تھی۔۔۔ مگر اندر سے اتنی ہی حساس تھی۔۔۔

اسے لوگوں کا اپنے قریب آنا بالکل بھی پسند نہیں تھا۔۔۔

وہ ہمیشہ سب سے ایک فاصلہ رکھتی تھی۔۔۔

جس کی وجہ سے اسے بہت زیادہ پراؤڈی بھی کہا جاتا تھا۔۔۔ لیکن اس نے کبھی ایسی باتوں کی پرواہ کبھی نہیں کی تھی۔۔۔

منہا کو ساتھ لیے وہ اس وقت پرنسپل صاحبہ کے آفس میں بیٹھی تھی۔۔ جو اسے دیکھ کر بہت خوش اخلاقی سے ملی تھیں۔۔ وہ سکول میں کم ہی آتی تھی۔۔ وہاں سب لوگ اسے پہچانتے تھے۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے منہا ڈسٹرب ہو۔۔

"میم رئیلی سوری آپ کو زحمت ہوئی۔۔ بچوں کے یہ چھوٹے موٹے مسائل تو چلتے ہی رہتے ہیں۔۔ ارحم بہت اچھا بچہ ہے۔۔۔"

پرنسپل اس کی کمپلین سنتے دھیمے لہجے میں بولتیں اسے مزید غصہ دلا گئی تھیں۔۔۔

"کیا مطلب آپ کی اس بات کا۔۔ میری بیٹی پر چوری کا الزام لگا رہے ہیں باقی بچے۔۔ ٹیچرز اس بارے میں کوئی نوٹس نہیں لے رہے۔۔۔ اور آپ کا کہنا ہے کہ یہ سب

چلتا رہتا ہے۔۔۔ باقی پیرنٹس کے لیے یہ بات نارمل ہو گی۔۔ مگر میں اپنی بیٹی کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتی۔۔ بلوائیں اس بچے کے پیرنٹس کو اور اس مسئلے کا ابھی حل نکالیں۔۔۔"

منہا کے حوالے سے وہ زرا سی بات بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔ پرنسپل کا اتنا ریلیکس انداز اسے بھڑکا گیا تھا۔۔۔

وہ انتہائی غصے سے بولی تھی۔۔ جس پر پرنسپل بھی گڑبڑا گئی تھی۔۔ اگر یہاں کوئی اور ہوتا تو وہ یہ رویہ برداشت نہ

کرتیں۔۔ مگر یہ سامنے بیٹھی لڑکی ایک بہت بڑی اداکارہ ہونے کی وجہ سے ان کے سکول کی ریپوٹیشن بھی خراب کر سکتی تھی۔۔۔ اگر زرا سا ان کے خلاف بیان دے دیتی تو ان کے سکول کی بہت بدنامی ہونی تھی۔۔

لیکن دوسری جانب جس بچے کی بات چل رہی تھی وہ بھی کوئی عام خاندان سے نہیں تھا۔۔۔ مشہور و معروف کرکٹر شاہ زر عباس کا بھتیجا تھا۔۔۔

جس کے بارے میں کوئی بھی ایکشن لینے سے پہلے انہیں ہزار بار سوچنا پڑ رہا تھا۔۔۔ وہ بہت زیادہ شرارتی تھا۔۔۔

اس کی بہت کمپلینز آتی تھیں۔۔۔ جنہیں ایسے ہی دبا دیا جاتا تھا۔۔۔

مگر پریہا ملک کے تیور دیکھ کر لگ رہا تھا آج وہ خاموشی سے جانے والی نہیں تھی۔۔۔

"جی میم ہم نے کال کی ہے ارحم کے گھر ان کے پیرنٹس آنے والے ہونگے۔۔ آپ پلیز تھوڑا سا پیشنس رکھیں۔۔"

پرنسپل نے اسے ریلیکس کرنا چاہا تھا۔۔۔

جس پر کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔ منہا اس وقت اپنی کلاس میں ہی تھی۔۔۔ وہ اس کے سامنے یہ سب نہیں چاہتی تھی۔۔

"کیا مجھے آج پورا دن یہاں بیٹھ کر انتظار کرنا ہو گا۔۔۔ "

اسے بیٹھے آدھے گھنٹے سے بھی زیادہ کا ٹائم ہو گیا تھا۔۔ پر ابھی تک ارحم کے گھر سے کوئی نہیں آیا تھا۔۔۔

"میم وہ باہر شاہ زر سر آئے ہیں۔۔۔ "

اس سے پہلے کہ پرنسپل پریہا کو کوئی جواب دیتی جب اسی لمحے وائس پرنسپل شائستہ پرجوش انداز میں اندر آئی تھی۔ باہر موجود باقی ٹیچرز کی بھی کچھ ایسی ہی حالت تھی۔۔۔

جو دیکھتے پریہا اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔۔ یہ سب لوگ اسی وجہ سے اس بچے کو اتنی شے دے رہی تھیں۔۔

"تو فوراً اندر بلاؤ نا۔۔۔"

پرنسپل بختاور صاحبہ جلدی سے اپنے پرس سے چھوٹا سا مرر نکال کر اپنا ہیئر سٹائل اور میک اپ دیکھتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ پریہا نے دانت پیسے تھے۔۔۔

"ایک کھلاڑی ہی تو ہے۔۔۔ اتنا پاگل ہونے کی کیا تک بنتی ہے۔۔ "

اس کا غصہ ہر گزرتے پل کے ساتھ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔

اس شخص کی آمد سے ہر طرف ہلچل مچ چکی تھی۔۔ جبکہ وہ اپنی جگہ کرسی پر بیٹھی اپنے موبائل کی سکرین کو گھورے جا رہی تھی۔۔

اس کے لیے یہ عام بات ہی تھی۔۔۔

"شاہ زر سر یہ پریہا ملک ہیں ارحم کی کلاس فیلو منہا کی مدر۔۔ انہوں نے ہی کمپلین کی تھی۔۔"

پرنسپل نے شاہ زر کے ساتھ اندر آتے اس کا تعارف وہاں رخ موڑے بیٹھی پریہا سے کروایا تھا۔۔۔

باقی سب کو باہر ہی روک دیا گیا تھا۔۔۔ سکول میں موجود سٹوڈنٹس تک بھی یہ خبر پہنچ چکی تھی۔۔۔

سب ہی ایکسائیٹڈ تھے اس سے ملنے کے لیے۔۔۔

"اوکے آل رائٹ۔۔۔ مس پریہا کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ میرے بھتیجے سے کیا کمپلین ہے آپ کو۔۔۔"

پریہا نے اس کی جانب نگاہیں اٹھانا بھی گوارہ نہیں کی تھیں۔۔

اس لڑکی کا یہ ایٹی ٹیوڈ قابلِ دید تھا۔۔۔ شاہ زر عباس کو اگنور کرنے کے لیے اتنے گٹس چاہیے تھے۔۔

شاہ زر کو اندازہ نہیں تھا کہ اس لڑکی سے دوبارہ اس طرح ٹکراؤ ہو گا۔۔۔ جو واقعی خود کو بہت بڑی شے سمجھتی تھی۔۔۔

"مجھے ارحم کے پیرنٹس سے بات کرنی ہے ان سے نہیں۔۔۔"

اس نے شاہ زر کی جانب دیکھے بغیر پرنسپل کو مخاطب کیا تھا۔۔۔ اس کا انداز بہت توہین آمیز تھا۔۔۔

پرنسپل کو لگا تھا کہ شاہ زر کو برا لگے گا۔۔۔

مگر اسے برا نہیں لگا تھا۔۔۔ وہ خاموشی سے اس لڑکی کی جانب تکے گیا تھا۔۔

سیاہ سٹریٹ بالوں کو کمر پر بکھیرے، لائٹ پنک کلر کے خوبصورت سے کرتا شلوار میں ملبوس دوپٹے کو کندھے پر پھیلائے وہ اتنی روڈ تھی یا پھر بننے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

شاہ زر عباس کا دھیان ایک بار پھر سے اس لڑکی کی جانب جا چکا تھا۔۔۔

اسے ہمیشہ ہر معاملہ صبر و تحمل سے حل کرنے کی عادت تھی۔۔

"ان فیکٹ میں بھی ابھی یہی کہنے والا تھا کہ مجھے بھی منہا کے پیرنٹس سے ہی ملنا تھا۔۔ یہ کن دوشیزہ کو بلوا لیا آپ نے یہاں۔۔۔"

وہ بھی بہت صاف گو انسان تھا۔۔۔

اسے یہ چھوٹی سی غصے سے بھڑکتی لڑکی کہیں سے بھی ایک آٹھ سالہ بچی کی ماں نہیں لگی تھی۔

جو خود ہی بچوں کی طرح بی ہیو کر رہی تھی۔۔۔۔

"کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا۔۔۔؟؟"

اب کی بار وہ اس کی جانب پلٹی تھی۔۔۔ وہ دونوں اب آمنے سامنے کھڑے تھے۔۔

"میں ہی منہا کی مدر ہوں۔۔۔"

وہ دبے دبے غصے سے چلائی تھی۔۔۔ ابھی کچھ دیر پہلے وہ اس سے بات کرنے سے انکاری تھی۔۔

اور اب وہ اسے اس بات کا یقین دلانے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہی منہا کی ماں ہے۔۔۔

شاہ زر نے بہت مشکل سے اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی۔۔۔ یہ لڑکی آج دوسری بار پھر اسے کیوٹ لگی تھی۔۔۔

"آپ اتنے وثوق سے کہہ رہی ہیں تو مان لیتا ہوں۔۔۔ ویسے یقین مجھے ابھی بھی نہیں آیا۔۔۔"

اس نے مسکراتی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھتے جس انداز میں کہا تھا۔۔۔ پریہا تپ اٹھی تھی۔۔

جبکہ پرنسپل نے بھی چہرا موڑتے اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی۔۔ وہ پہلے اچھی خاصی گھبرائی ہوئی تھی کہ اگر ان

دونوں شخصیات کے درمیان لڑائی ہوگئی تو انہوں نے مشکل میں پڑ جانا تھا۔۔۔

مگر شاہ زر نے جس طرح معاملہ سنبھالتے اس کی بدتمیزی کا جواب بھی نارمل انداز میں دیا تھا۔ اب ان کی جان میں بھی جان آئی تھی۔۔۔

"آپ ایسے ہیں تبھی آپ کے بچوں میں بھی اخلاقیات کی کمی ہے۔۔۔ پچھلے ایک ویک سے میری بیٹی کو تنگ کر رہے ہیں۔۔"

پریہا کو خود بھی سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ اس انجان شخص کی باتوں پر اتنی غصے میں کیوں آگئی تھی۔۔۔

شاید اس کی کہی بات۔۔۔

یہ شخص ہوتا کون تھا اس کے رشتے پر ڈاؤٹ کرنے والا۔۔۔ وہ خونخوار نگاہوں سے اسے گھورتی اندر ہی اندر بل کھا کر رہ گئی تھی۔۔۔

"اب آپ زیادتی کر رہی ہیں محترمہ۔۔۔ میرا بھتیجا تھوڑا شرارتی ضرور ہے پر بدتمیز نہیں۔۔۔ پھر بھی آپ جو

الزامات لگا رہی ہیں۔۔۔ ابھی بچوں کو بلوا کر پوچھ لیتے

ہیں۔۔۔"

شاہ زر نے پرنسپل کو بچوں کو بلوانے کا کہا تھا۔۔۔

وہ دونوں اب پرنسپل کے ٹیبل کے پاس کرسیوں پر فاصلے

پر بیٹھے تھے۔۔۔

دونوں کا رخ ایک دوسرے کی جانب ہی تھا۔۔۔

شاہ زر موبائل یوز کر رہا تھا۔۔۔ مگر پریہا کو ڈاؤٹ ہوا تھا

جیسے وہ اس کی جانب دیکھ رہا ہو۔۔۔

اس نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔ مگر وہ موبائل پر ہی مصروف تھا۔۔۔ جس پر وہ ریلیکس ہوتی نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی۔۔۔

جبکہ موبائل یوز کرتے شاہ زر کے لب پھر سے مسکرا دیئے تھے۔۔۔ اتنی بڑی ایکٹریس اس کے دیکھنے سے نروس ہو رہی تھی۔۔۔

حیرت کی بات تھی۔۔۔ ورنہ اب تک اس نے جتنی بھی ایکٹریس کے ساتھ ایڈز وغیرہ شوٹ کیے تھے۔۔۔ وہ سب

ایکٹریس بہت بولڈ اور کانفیڈنٹ سی تھی۔۔ یہ لڑکی ان
سب سے مختلف تھی۔۔

نہ چاہتے ہوئے بھی اس کا انٹرسٹ بڑھ رہا تھا۔۔۔ آج تک
اس کا فوکس اس کے کرکٹ پر ہی رہا تھا۔۔۔ اس کو پہلے
اپنا کیرئیر ہی بنانا تھا۔ اور اب کیرئیر بنانے کے بعد بھی
اس کو کوئی ایسی لڑکی نہیں مل پائی تھی۔۔ جو اسے پہلی نظر
میں اٹریکٹ کرے۔۔

مگر پریہا ملک سے اس کی دو ملاقاتیں ہی ہوئی تھیں اور
دونوں میں وہ اسے بہت انٹرسٹنگ لگی تھی۔۔۔

"السلام و علیکم چاچو۔۔۔"

ارحم اندر داخل ہوتا سیدھا اس کے سینے میں سما گیا تھا۔۔۔

شاہ زر نے بھی محبت سے اسے ساتھ لگایا تھا۔۔

پریہا کی نگاہیں بھی ارحم کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ جو اسے دیکھنے میں تو بہت پیارا بچہ لگا تھا۔۔۔

اسے یقین نہیں آیا تھا کہ یہ بچہ اتنا شرارتی ہو گا۔۔۔ لیکن نظر جیسے ہی اس کے چاچو محترم پر پڑی۔۔

وہ ایک بار پھر سے جل اٹھی تھی۔۔ یہ شخص بھی دیکھنے میں تو مہذب انسان ہی لگا تھا۔۔۔

مگر اسے جو الفاظ کہے تھے وہ ابھی تک اس کے اندر آگ جھلسائے ہوئے تھے۔۔

اتنے یقین سے آج تک کبھی اسے کسی نے ایسا نہیں کہا تھا۔۔

وہ سنگل پیرنٹ تھی۔۔ اور منہا کے معاملے میں حد سے زیادہ ٹچی۔۔۔ اسے منہا کے حوالے سے بولی گئی کوئی بھی بات بہت افیکٹ کرتی تھی۔۔۔

"آپ نے منہا کو تنگ کیا ہے۔۔۔؟؟"

شاہ زر نے ارحم کو بازو کے گھیرے میں لیے پوچھا تھا۔۔

وہ شرارتی تو بہت تھا شاہ زر یہ بات جانتا تھا۔۔

اس سے پہلے کہ ارحم جواب دے پاتا اسی لمحے منہا بھی اندر داخل ہوئی تھی۔۔

پریہا نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔۔ پر اگلے ہی لمحے اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔۔ کیونکہ منہا اس کے پاس آنے کے بجائے سیدھی شاہ زر کے پاس گئی تھی۔۔

اس کے چہرے پر چھائی خوشی پریہا کو حیران کر گئی تھی۔۔ اتنی خوش تو وہ تب بھی نہیں ہوئی تھی۔۔

جب اس نے منہا کو اس کا سب سے فیورٹ ڈول ہاؤس لے کر دیا تھا۔۔

"شاہ زر سر آپ یہاں۔۔۔ میں آپ کی بہت بڑی فین ہوں۔۔ آپ کے سارے میچ بہت شوق سے دیکھتی ہوں میں۔۔۔ میری زویا ماسی بھی بہت لائک کرتی ہیں۔۔ کیا آپ مجھے آٹوگراف دیں گے۔۔۔"

وہ نان سٹاپ بولتی شاہ زر کے بالکل پاس جا کھڑی ہوئی تھی۔۔

اس کی آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھیں۔۔۔

پریہا کا چہرا مزید تپ اٹھا تھا۔۔۔ اس کی رنگت اتنی لال ہورہی تھی کہ سامنے بیٹھے شاہ زر نے بہت مشکل سے اپنی مسکراہٹ روکی تھی۔۔۔۔

اسے یہ بچی اپنی ماں کی طرح انتہائی کیوٹ لگی تھی۔۔۔

"یس آف کورس۔۔۔ اتنے کیوٹ فین کو تو ضرور ملے گا آٹوگراف۔۔۔ "

اس کا گال چومتے شاہ زر نے بہت ہی محبت سے جواب دیا تھا۔۔۔

"پری پلیز اپنی ڈائری دیں مجھے آٹو گراف لینا ہے۔۔ اور اپنا فون بھی دیں مجھے پکچر بھی کلک کرنی ہے۔۔۔ میں اپنی سب فرینڈز کو دکھاؤں گی۔۔۔"

منہا اس کے پاس آتے اس کی گھوریوں کو خاطر میں لائے بغیر بولی تھی۔۔۔ وہ اس وقت بہت زیادہ خوش تھی۔۔۔

اس کا فیورٹ کرکٹر اس کے سامنے تھا۔۔۔

پریہا اس وقت اپنی بیٹی کی یہ خوشی خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ اس لیے بادل ناخواستہ اپنے پرس سے ڈائری نکال کر منہا کو پکڑائی تھی۔۔۔

جس پر شاہ زر سے آٹوگراف لیتے منہا کے چہرے پر آئی خوشی دیدنی تھی۔۔۔

پریہا شاہ زر عباس کی جانب دیکھنے پر مجبور ہوئی تھی۔۔۔

ایسا کیا تھا اس شخص میں جو ہر کوئی اس کا دیوانہ تھا۔۔۔

اسی لمحے شاہ زر نے بھی ڈائری پر سائن کرتے اس کی جانب نظریں اٹھائی تھیں۔۔۔

پریہا نے ایک دم سے گڑبڑاتے نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔۔

شاہ زر کو اس لڑکی کا یہ غصہ مزا دینے لگا تھا۔۔ اس کی پھولی نتھنے اور سرخ پڑتے گال اس کو مزید حسین بنا گئے تھے۔۔۔

"پری ہماری فوٹو کلک کریں نا۔۔۔"

ڈائری اسے واپس پکڑاتے منہا نے پھر سے اسے پکارا تھا۔۔ وہ بہت پیارے انداز میں اسے پکارتی تھی۔۔

ارحم ایک جانب کھڑا منہا کو اپنے چاچو کی گود میں چڑھا دیکھ گھور رہا تھا۔۔

پرنسپل کے چہرے پر بھی منہا کی اتنی ایکسائٹمنٹ دیکھ مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔ بچوں نے آکر سارا معاملہ سنبھال لیا تھا۔۔

پریہا جس کی فینز اس کے ساتھ تصویریں بنوانے کے لیے پاگل ہوئے پھرتے تھے۔۔۔ اس کی اپنی بیٹی نے اسے فوٹوگرافر بنا دیا تھا۔۔ منہا کی کسی بات پر انکار کرنا سیکھا ہی نہیں تھا اس نے۔۔۔

اسی خاطر وہ بنا کچھ بولے ان کی تصویر کلک کرنے لگی تھی۔۔۔ اسے لگا تھا شاہ زر عباس کیمرے میں دیکھنے کے

بجائے اسے دیکھ رہا ہے۔۔۔ تصویر میں یہ بات واضح نظر بھی آ رہی تھی۔۔

اسے نجانے کیوں بہت زیادہ غصہ آ رہا تھا اس شخص پر۔۔۔

"ارحم اتنی پیاری اور کیوٹ لڑکی کو کون تنگ کرتا ہے۔۔"

شاہ زر دونوں کو اپنے بازوؤں کی گھیرے میں لیے آمنے سامنے کھڑا کرتے بولا تھا۔۔۔

"شاہ زر سر میں ارحم کو لنچ باکس نہیں کھاتی۔۔ آئی سویر۔۔۔ "

منہا کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ پریہا تڑپ کر اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔ شاہ زر کے دل کو بھی کچھ ہوا تھا۔۔۔

"ارحم۔۔۔"

اس نے سخت تاثرات کے ساتھ ارحم کو گھورا تھا۔۔۔ اتنی دیر میں پہلی بار پریہا نے اسے اتنا سیریس ہوتے دیکھا تھا۔۔۔

"آئم سوری چاچو آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔۔۔ آئم سوری منہا۔۔"

ارحم اپنے چاچو کی وارننگ پر فورا سے اچھا بچہ بنا تھا۔۔

اس کے چاچو اس کی ہر بات مانتے تھے۔۔ اسے گھر میں سب کی ڈانٹ سے بچاتے تھے۔۔۔ پر جب وہ غصہ ہوتے تھے تو اس کی جان نکل جاتی تھی۔۔ اس کی آنکھوں کی وارننگ ہی ارحم کے لیے بہت ہوتی تھی۔۔

"پرنسپل صاحبہ مجھے امید ہے اگلے بار مجھے نہیں آنا پڑے گا۔۔ آپ خود ہی معاملہ ہینڈل کر لیں تو زیادہ بہتر رہے گا۔۔۔"

پریہا فورا اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

وہ اب مزید اپنی بیٹی کو اس شخص کے قریب نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

"منہا آپ اپنی کلاس میں جاؤ۔۔۔"

منہا تو شاہ زر کے پاس سے ہلنے کو بھی تیار نہیں تھی۔۔۔

پریہا کے پکارنے پر وہ اس سے نجانے کونسے پرامسز لیتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

پریہا بھی باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔ اس نے اس شخص کی جانب دوبارہ دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا تھا۔۔

"ایکسکیوزمی مس پریہا۔۔۔"

وہ آفس سے نکلی ہی تھی جب اس شخص کی پکار نے اس کے قدموں کو روک دیا تھا۔۔۔

سب کو ہی باہر سے ہٹا دیا گیا تھا۔۔۔

پریہا نے پلٹ کر دیکھنا گوارہ نہیں کیا تھا۔۔۔

"لگتا ہے آپ کو میری کہی بات بری لگ گئی ہے۔۔۔ "

نجانے کیوں اسے ایک بار پھر سے بھڑکانے کو دل چاہا تھا۔۔

"میں ایرے غیرے لوگوں کی باتوں کو زیادہ سیریس نہیں لیتی۔۔۔ آپ میرے بارے میں کیا سوچتے ہیں مجھے اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔"

وہ مٹھیاں بھینچے اپنے آپ پر قابو پانے کی کوشش کرتے بولی تھی۔۔۔ اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے یہ شخص اسے جان بوجھ کر زچ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔

"تو اس کا مطلب میں یہ سوچ سکتا ہوں کہ منہا آپ کی بیٹی نہیں ہے۔۔۔ جیسے میں نے پہلے کہا مجھے یقین نہیں آیا۔۔۔"

شاہ زر سینے پر بازو باندھے پر یقین لہجے میں بولتا پریہا کو غصہ دلا گیا تھا۔۔۔

"آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔۔ آپ آئیڈیل ہونگے تو باقی لوگوں کے لیے۔۔ مجھے نہ آپ میں انٹرسٹ ہے اور نہ ہی آپ سے بات کرنے میں۔۔۔"

پریہا کا دل تو چاہ رہا تھا اس شخص کی عقل ٹھکانے لگا دے۔۔ جو بلا وجہ اس سے فری ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

اپنی بات کہتی وہ وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

جبکہ شاہ زر کتنی ہی دیر وہاں کھڑا اسے تکے گیا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کیا ہوا۔۔؟؟ آج بہت چپ چپ سی ہو تم۔۔۔؟"

وہ ٹیرس پر کھڑی تھی۔۔۔ جب زویا ہاتھ میں کافی کا مگ لیے اس کے قریب آتے بولی تھی۔۔۔

"ڈاکٹر نے ٹریٹمنٹ کے لیے مزید پیسوں کی ڈیمانڈ کی ہے۔۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا اب مزید پیسوں کا انتظام کہاں سے ہو گا۔۔۔ شاید پھر سے ہم اس نیو گھر میں شفٹ نہ ہو پائیں۔۔۔"

پریہا کی پریشانی اس کے ہر انداز سے چھلک رہی تھی۔۔۔

اس نے بہت محنت کر کے اپنے گھر کے لیے پیسے جوڑے تھے۔۔۔ ساتھ ساتھ وہ ہر مہینے ہاسپٹل کے بھی بھاری بلز بھرتی تھی۔۔۔

اس فیلڈ میں آنے کے پیچھے ریزن ہی یہی تھا۔۔ اس کے حالات ایسے تھے کہ ایک وقت کے کھانے کا بھی نہیں ہوتا تھا۔۔۔

وہ خود تو کسی بھی حال میں رہ سکتی تھی۔۔ پر منہا کو مشکل میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔

پرائیویٹ جاب جو ملتی تھی اس میں گزارہ کرنا مشکل تھا اس کے لیے۔۔۔

دوسرا ہاسپٹل میں پڑے وجود کو بھی کسی قیمت پر بے یارو مددگار نہیں چھوڑ سکتی تھی۔۔

یہ سب کچھ دیکھتے اس نے اپنی ایک دوست کے مشورے پر انڈسٹری جوائن کی تھی۔۔۔ اس کی خوبصورتی اور کانفیڈنس کے باعث اسے جلدی کام ملنے لگا تھا۔۔اس کا پہلا سیریل ہی بہت ہٹ گیا تھا۔۔

جس کے بعد اس کی ڈیمانڈ مزید بڑھ گئ تھی۔۔ اسے بہت سے بڑے لوگ بھی ملے تھے۔۔۔ بہت سارے ڈائریکٹرز اور انڈسٹری کے بڑے لوگوں کی جانب سے اسے انتہائی غلط آفرز بھی کی گئ تھیں۔۔

مگر اس نے کبھی بھی پیسوں کی خاطر کوئی حد کراس نہیں کی تھی۔۔۔ اس نے ہمیشہ وہ سیریل ہی سلیکٹ کیے تھے۔۔ جس میں کوئی ایسا سین نہ ہو جس میں اسے اپنے کو ایکٹر کے قریب جانا پڑے۔ اس کا کام اور لباس ہمیشہ بہترین رہا تھا۔۔

اسی خاطر لوگ اس کی بہت عزت بھی کرتے تھے اور پسند بھی کرتے تھے۔۔

اس نے ہمیشہ اپنا رویہ بے لچک اور دو ٹوک رکھا تھا۔۔ تاکہ کوئی بھی کسی قسم کی غلط سوچ اپنے دماغ میں نہ لا سکے۔۔۔

"پریشان نہ ہو اللہ کوئی بہتر حل نکالے گا۔۔۔ اب تک بھی تو اس نے ہر معاملے میں ساتھ دیا ہے۔۔۔ دیکھنا اب بھی میرا رب تمہیں اکیلا نہیں چھوڑے گا۔۔۔"

زویا اس کی بہت اچھی دوست تھی۔۔۔ جس نے اس کے

مشکل وقت میں اس کا بہت ساتھ دیا تھا۔۔ اس کے

پیرنٹس دوسرے شہر میں رہتے تھے۔۔ وہ جاب کے سلسلے

میں یہاں پریہا کے ساتھ رہتی تھی۔۔۔

پریہا کو بھی کسی ایسے ہی سہارے کی ضرورت تھی۔۔۔

جس کے آگے وہ اپنے دل کو حال بیان کر سکے۔۔۔

وہ دونوں ابھی باتیں کر ہی رہی تھیں جب پریہا کا موبائل

بجا تھا۔۔۔

"اسلام و علیکم مہرین آپی۔۔۔ اللہ کا شکر ہے۔۔ جی۔۔ جی فری ہوں میں ایک ویک کے لیے۔۔ اوکے جی ٹھیک ہے۔۔۔"

پریہا کا مقابل کی بات سنتے ایک پل کے لیے جگمگایا تھا۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اس کی چمک مانند پڑ گئی تھی۔۔۔

زویا اشارے سے پوچھ رہی تھی کہ کیا ہوا ہے۔۔۔۔

"ایک کمرشل کی آفر ہے شاہ زر عباس کے ساتھ۔۔۔ "

اس نے منہ بناتے زویا کو بتایا تھا۔۔۔ کمرشل کا سن کر وہ کتنی خوش ہوگئی تھی۔۔۔ اسے جتنی پیمنٹ چاہیے تھی اس کمرشل کے لیے اس سے زیادہ کی آفر کی جارہی تھی۔۔۔

مگر شاہ زر عباس کے ساتھ ہونے کے خیال سے اس نے فوراً انکار کرنا چاہا تھا۔۔

مہرین اشفاق ایک بہت بڑی ڈائریکٹر اور پروڈیوسر تھیں۔۔۔ پریہا نے سب سے پہلے کام انہیں کے ساتھ کیا تھا۔۔۔

تب سے وہ اس کا بہت خیال رکھتی تھیں۔۔۔ اسے بالکل اپنی چھوٹی بہنوں کی طرح سمجھتی تھیں۔۔۔

انہیں کی سرپرستی کی وجہ سے وہ بہت سارے لوگوں کی شر سے بچی بھی ہوئی تھی۔۔

"مہرین آپی وہ دراصل میں۔۔۔۔"

وہ انکار کرنے ہی والی تھی جب زویا نے اس کے ہاتھ سے موبائل لے کر کال کاٹ دی تھی۔۔۔

"دماغ تو نہیں خراب ہوگیا تمہارا۔۔۔ اتنی اچھی آفر کیوں ٹھکرا رہی ہو۔۔۔ وہ بھی شاہ زر عباس کے ساتھ کام کرنے کی۔۔۔ کتنے ایکٹرز اس آفر کے منتظر ہیں۔۔۔ شاہ زر عباس کے ساتھ کام کرنے والے کے تو ویسے ہی وارے نیارے

ہو جانے ہیں۔۔۔ مزید نام بن جانا اور کام بھی بہت ملنا

جس کی ابھی تمہیں اشد ضرورت ہے۔۔۔"

زویا کی بات پر پریہا نے گم صم سے انداز میں اس کی

جانب دیکھا تھا۔۔۔

"وہ بہت عجیب انسان ہے۔۔ مجھے بالکل اچھا نہیں لگا۔۔۔"

پریہا کو اس کا مسکراتی نگاہوں کی جانب دیکھنا اور سب سے

بڑی بات منہا کے حوالے سے وہ سب بولنا اسے بہت برا

لگا تھا۔۔۔ آج تک کبھی کسی نے اسے اس بارے میں یوں

سرعام ایسے نہیں بولا تھا۔۔۔۔

نہ اس نے کبھی کسی کو اتنا فری ہونے کی اجازت دی تھی۔۔

پھر پتا نہیں کیوں وہ پہلی ملاقات میں ہی اتنا فرینک ہونے لگا تھا۔۔۔

شاید بلاوجہ کے پروٹوکول نے اس کا دماغ بالکل خراب کردیا تھا۔۔

زویا کے سمجھانے اور اپنی اس وقت کی کنڈیشن کو دیکھتے ہوئے اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی ایڈ کے لیے حامی بھر دی تھی۔۔۔ کل سے ہی اس پر کام شروع کرنا تھا۔۔۔

کیونکہ شاہ زر صاحب صرف ایک ہفتے کے لیے ملک میں تھے۔۔۔ پھر اسے دورہ آسٹریلیا کے لیے جانا تھا۔۔۔ پریہا کو اس کے شیڈول کے مطابق چلنا اچھا خاصہ برا لگا تھا۔۔۔

ورنہ آج تک وہ ہر جگہ اپنے شیڈول کے مطابق باقیوں کو چلاتی آئی تھی۔۔۔ یہاں نہ تو اسکی سنی جانی تھی اور مہرین آپی کے لحاظ کی خاطر وہ چپ ہو گئی تھی۔۔۔

وہ اس وقت مہرین آپی کے آفس میں موجود تھے۔۔۔ اسے آئے ایک گھنٹہ ہوچکا تھا مگر شاہ زر عباس ابھی تک نہیں آیا تھا۔۔

"مہرین آپی ان محترم نے آنا بھی ہے یا نہیں۔۔۔ اتنی دیر ہو چکی ہے انتظار کرتے ہوئے۔۔ مجھے لگتا ہے اب چلنا چاہیے۔۔۔ "

پریہا مہرین آپی کا خیال کرتے بہت مشکل سے اپنا غصہ دباتے بولی تھی۔۔۔ ورنہ اگر یہاں کوئی اور ڈائریکٹر ہوتا تو وہ اب تک غصے سے واک آؤٹ کر چکی ہوتی۔۔

"وہ بس آنے ہی والے ہیں۔۔۔ آئم سو سوری۔۔۔ وہ دراصل مینیجر سے غلطی ہوگئی۔۔۔ اس نے انہیں ایک گھنٹہ ٹائم لیٹ بتایا ورنہ وہ تو ٹائم کے بہت پابند ہیں۔۔"

مہرین اشفاق اس کو اپنے غصہ پر کنٹرول کرتے دیکھ چکی تھیں۔۔۔ اسی خاطر جلدی سے صفائی پیش کی تھی۔۔۔

جس کر پریہا خاموش ہوگئی تھی۔۔ مہرین آپی کے لیے وہ اتنا تو کر ہی سکتی تھی۔۔۔ کچھ ہی دیر بعد دروازہ کھلا تھا اور وہ اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

مہرین نے اپنی جگہ سے اٹھتے بہت اچھے سے استقبال کیا تھا اس کا۔۔۔

شاہ زر عباس کو اپنے سامنے دیکھ اکثر سب لوگوں کے چہرے ایسے ہی خوشی سے جگمگا اٹھتے تھے۔۔۔ وہ ان کے

ملک کا فخر تھا۔۔۔ ان سب کو اس سے بہت زیادہ محبت تھی۔۔

جبکہ پریہا اپنی کرسی پر بیٹھی آج بھی اسے پوری طرح سے اگنور کر گئی تھی۔

"گڈ ایوننگ مس پریہا ملک۔۔۔۔"

اس نے خود ہی بلانے میں پہل کی تھی۔۔۔ جس کا جواب پریہا نے بہت آہستہ آواز میں بنا اس کی جانب دیکھے دیا تھا۔ وہ جتنا اس سے چڑھتی تھی وہ اتنا ہی اسے چڑھانے کی کوشش کرتا تھا۔۔

"آپ دونوں کمرشل کے بارے میں تو جانتے ہی ہیں۔۔ یہ ایک برینڈ نیو گاڑی کا ایڈ ہے۔۔۔ جس میں آپ دونوں کو میاں بیوی کا روک پلے کرنا ہوگا۔۔۔"

مہرین نے ان دونوں کو سکرپٹ پکڑاتے انہیں کمرشل کا اوور ویو دیا تھا۔۔۔

جو سنتے پریہا کو یہ تھیم سخت ناگوار گزرا تھا۔ جبکہ شاہ زر کی جانب سے کوئی خاص ری ایکشن نہیں آیا تھا۔۔

وہ دونوں ہی سکرپٹ پڑھنے لگے تھے۔۔۔ اس میں لکھا ایک سین پڑھ کر پریہا کی رنگت لال ہوئی تھی۔۔ وہ اب

سمجھی تھی کہ اس ایڈ کے اتنے پیسے کیوں پے کیے جا رہے تھے۔۔۔ ایسا کبھی کوئی سین اس نے سیریلز میں نہیں کیا تھا۔۔۔ وہ اپنے کو ایکٹر کا ہاتھ تک پکڑانے سے انکاری تھی۔۔

جس پر اکثر بہت زیادہ ایشو بھی بنایا جاتا تھا۔۔ اسے کئی بار باتیں بھی سنائی گئی تھیں کہ اگر وہ یہ سب نہیں کر سکتی تو اس فیلڈ میں آئی ہی کیوں۔۔۔

اسے زیادہ سے زیادہ پے کرنے کی آفر کی گئی تھی۔۔۔ مگر اس نے کبھی بھی پیسوں کی خاطر اپنی باؤنڈریز کراس نہیں ہونے دی تھیں۔۔

اس کمرشل کی پیمنٹ اس کے ایک سیریل سے بھی زیادہ تھی۔۔۔ جس پر کہیں نہ کہیں وہ ایسی ہی کسی سچویشن کا سوچ چکی تھی۔۔۔۔

اس میں ایک سین ایسا تھا جس میں وہ گرنے لگی ہوگی اور شاہ زر اسے اپنی بانہوں میں تھام لے گا۔۔۔ یہ سین وہ کسی قیمت پر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اور دوسرا سین جس پر پریہا کو اعتراض تھا وہ بیڈ روم سین تھا۔۔

جس میں وہ شاہ زر کی آفس جانے کی تیاری میں مدد کرتے ہوئے اسے ٹائی اور کوٹ پہنائے گی۔۔۔

جبکہ شاہ زر محبت سے اس کے بال سہلائے گا۔۔۔

پریہا نے گھبرا کر مہرین کی جانب دیکھا تھا۔۔ ان کے ہزبینڈ بھی وہاں آچکے تھے۔۔۔

شاہ زر کو دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے اسے کوئی خاص اعتراض نہیں ہے ان سینز سے اس کے لیے نارمل ہیں۔۔۔

"آپی میں یہ سینز نہیں کر سکتی۔۔۔"

پریہا نے سکرپٹ ٹیبل پر رکھتے صاف انکار کیا تھا۔۔۔ اس نے اسی خاطر انہیں رات کو ہی سکرپٹ سینڈ کرنے کو کہا تھا۔۔۔ وہ کوئی بھی ایسا ویسا ڈرامہ نہیں بنانا چاہتی تھی۔۔

شاہ زر نے بنا کچھ بولے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ سرخ پڑتی رنگت اور لرزتی پلکیں۔۔۔۔

کیا واقعی یہ کوئی ایکٹریس ہی تھی۔۔۔

"پری یہ کمرشل بہت ہٹ جانے والا ہے۔۔۔ میں پچھلے ایک ویک سے کئی ایکٹریس کے آڈیشن کر چکی ہوں۔۔ میں

جانتی تھی تمہیں اعتراض ہو گا اسی لیے پہلے تمہیں آپروچ نہیں کیا۔۔۔ مگر مجھے شاہ زر سر کے ساتھ تم ہی پرفیکٹ میچ لگی ہو۔۔۔ کوئی اور پسند ہی نہیں آئی۔۔۔ پلیز مان جاؤ۔۔۔

اسی خاطر میں نے تمہیں کال کر دی۔۔۔۔ پلیز کچھ تم شوٹ کر لو۔۔ کچھ ہم ایڈٹ کر دیں گے۔۔۔ شاہ زر سر کے پاس بھی ٹائم نہیں ہے۔۔۔"

مہرین کو لگا تھا شاید شاہ زر کے سامنے وہ ایسے ری ایکٹ نہ کرے۔۔ اسی خاطر اس نے پہلے پریہا کو سکرپٹ نہیں دکھایا تھا۔۔۔ پر یہ لڑکی کسی کا لحاظ نہیں کرتی تھی۔۔۔

پریہا نے شکایتی نگاہوں سے مہرین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اسے مسلسل فورس کیے جا رہی تھی۔۔۔

اسے بہت زیادہ مجبور کر دیا گیا تھا۔۔۔ شاہ زر عباس خاموشی سے بیٹھا یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔۔ اسے بہت زیادہ حیرت ہوئی تھی۔۔۔ ایسا کیا تھا جو یہ لڑکی اس فیلڈ پر کام کرنے پر مجبور تو تھی۔۔ پر وہ اپنی لمٹس کراس نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔ اس کی نگاہیں پریہا کی پریشان صورت پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ جیسے وہ کرنا چاہ رہی ہو پر کر نہیں پا رہی ہو۔۔۔

"تھوڑی بہت تبدیلی تو کی جاسکتی ہے نا۔۔۔ آپ کردیں چینج۔۔۔۔"

وہ اس لڑکی کی زرد پڑتی رنگت دیکھ خود ہی بول پڑا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی بات پر پریہا نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

کیا وہ اس پر ترس کھا کر یہ بول رہا تھا۔۔۔ پریہا کو یہی لگا تھا۔۔۔ اسے فیور تو کسی کی نہیں چاہئے تھی۔۔

اس شخص کی تو بالکل بھی نہیں۔۔۔

ایک دم سے اس کے اندر غصے کی سرد لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔

"نو تھینکس۔۔۔ میں کرنے کو تیار ہوں۔۔۔"

پریہا کی بات پر مہرین ایک دم سے خوش ہوئی تھی۔۔۔ شاہ زر نے اچھنبے سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ اچھے سے سمجھ چکا تھا کہ اس کی بات کی ضد میں وہ ایسا کرنے پر تیار ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس سے اتنی چڑھتی کیوں تھی۔۔ شاہ زر جتنا نارمل بی ہیو کرنے کی کوشش کر رہا تھا یہ لڑکی اتنا اسے اگنور کر رہی تھی۔۔۔ اس کی جانب دیکھ کر بات تک نہیں کرتی تھی۔

اس میں بہت زیادہ ایٹی ٹیوڈ تھا۔۔ وہ شاید اپنے سے آگے کسی کو سمجھتی ہی نہیں تھی۔۔۔۔

"تم دیکھنا اس ایڈ کے بعد انٹر نیشنل لیول پر بھی تمہاری ڈیمانڈ بڑھ جائے گی۔۔۔ عنقریب تمہیں ٹاپ ٹین ایکٹریس کی لسٹ میں آنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔۔"

وہ تیار ہو رہی تھی جب مہرین اس کے پاس آئی تھی۔۔۔

"آپی آپ جانتی ہیں مجھے ایسا کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔ "

پریہا کو ان کی بات بالکل بھی اچھی نہیں لگی تھی۔۔۔ وہ اپنی محنت سے یہاں تک پہنچی تھی۔۔۔ اسے کسی اور کی وجہ سے اپنا نام بنانے کی بالکل بھی چاہ نہیں تھی۔۔۔

"جانتی ہوں۔۔۔ یہ بھی جانتی ہوں کہ تمہیں اس کام میں بھی انٹرنسٹ نہیں ہے اور نہ شہرت میں۔۔۔۔ مگر جو میں چاہتی ہوں شاید وہ تم سمجھ نہیں پا رہی۔۔۔ یا پھر سمجھنا چاہتی ہی نہیں ہو۔۔۔۔"

مہرین کی زومعنی بات پر پریہا نے سوالیہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"شاہ زر عباس بہت کامیاب انسان ہے۔۔۔۔ ہر کوئی دیوانہ ہے اس کا۔۔۔ خاص کر لڑکیاں۔۔۔ نجانے کتنی لڑکیاں خود سے پرپوز کرچکی ہیں اسے۔۔۔ مگر اسے اب تک کوئی پسند نہیں آئی۔۔ تم جانتی ہو اس کمرشل کے لیے مجھے کتنی بڑی بڑی آرٹیسٹ نے اپروچ کیا ہے۔۔۔ میں نے سب کو انکار کردیا۔۔۔ کیونکہ میں نہیں چاہتی شاہ زر عباس کی نگاہوں میں تمہارے علاؤہ کوئی بھی اور ایکٹریس آئے۔۔۔ "

مہرین کیا بولنا چاہتی تھی وہ اچھے سے سمجھ رہی تھی۔۔۔

"میں چاہتی ہوں تم اور شاہ زر۔۔۔۔۔"

مہرین کی بات پر اس کے لبوں پر بے اختیار زخمی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

"آپ کو لگتا ہے شاہ زر عباس مجھ جیسی لڑکی سے شادی کرے گا۔۔۔"

وہ اپنا ہی مذاق بناتے ہنسی تھی۔۔

"یہ کیا بات ہوئی۔۔۔؟؟ کیا کمی ہے تم میں۔۔۔ اتنی اچھی تو ہو۔۔۔ میں بتا دوں گی کہ تم یہ کام صرف مجبوری میں کر رہی ہو۔۔۔ اور تمہاری بیٹی۔۔"

مہرین بیگم کو اس کا یہ انداز پسند نہیں آیا تھا۔۔۔ وہ انہیں بالکل اپنی چھوٹی بہنوں کی طرح عزیز تھیں۔۔۔

وہ اس کا بھلا چاہتی تھیں۔۔۔ وہ اپنی لائف میں کتنی سٹرگل کر رہی تھی یہ ان سے بہتر کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

"آپی پلیز۔۔۔ مجھے شاہ زر عباس بالکل بھی پسند نہیں ہے۔۔۔ اور نہیں میں کبھی ایسا کچھ سوچ سکتی ہوں۔۔۔

میری ساری زندگی کے لیے میری بیٹی کافی ہے۔۔۔ مجھے کسی
بھی انسان کا سہارا نہیں چاہئے۔۔۔ سب چھوڑ جاتے ہیں۔۔
کوئی ساتھ نہیں نبھاتا۔۔۔ ہر بار خود کو نہیں سنبھال سکتی
میں۔۔۔ باہر سے جتنی بھی مضبوط بننے کی کوشش کر
لوں۔۔۔ اندر سے بہت کمزور ہوں۔ میں جانتی ہوں آپ
مجھ سے بہت پیار کرتی ہیں۔۔۔

پر پلیز آئندہ میرے بارے میں ایسا سوچیئے گا بھی مت۔۔۔
"

وہ اپنی بات مکمل کرتی ان کی جانب سے رخ موڑ گئی تھی۔۔۔ اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔۔۔

"پری۔۔۔"

مہرین اس کی آنسو دیکھ پریشان ہو اٹھی تھی۔۔۔

"اچھا آئم سوری۔۔۔ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔۔"

وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے افسردگی بھرے انداز میں بولی تھیں۔۔۔

"اٹس اوکے۔۔۔۔"

اپنے آنسو صاف کرتے اس نے فوراً خود کو نارمل کیا تھا۔۔۔

وہ اب روتے کرلاتے دل کے ساتھ مسکرانا سیکھ گئی تھی۔۔۔ گر کر خود کو سنبھالا آگیا تھا اسے۔۔۔ اور یہ بھی جانتی تھی کہ زندگی کی یہ طویل مسافت اسے اکیلے ہی کاٹنی تھی۔۔۔

آنسو صاف کرتے اس نے میک اپ آرٹسٹ سے اپنا میک اپ ٹھیک کروایا تھا۔۔۔ اور مہرین کے ساتھ باہر آگئی تھی۔۔۔

جہاں پورا سیٹ اپ تیار تھا۔۔۔ اس کا دل اندر سے دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔

پہلی بار وہ کوئی ایسا سین کرنے جا رہی تھی۔۔۔ اس نے اس وقت لائٹ پنک کلر کا انتہائی خوبصورت ڈریس پہن رکھا تھا۔۔ دوپٹہ مفلر کی صورت گلے میں لپٹا ہوا تھا۔۔۔

اس کی نگاہیں سامنے کھڑے شاہ زر کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ جو اس وقت بلیک پینٹ اور لیدر جیکٹ پہنے بے پناہ ڈیشنگ اور ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔ اس کے بالوں کو جیل

لگا کر اچھے سے سیٹ گیا تھا۔۔۔ جو میچ کھیلتے وقت تو اس کی

کشادہ پیشانی پر بکھر جاتے تھے۔۔

وہ مہرین کے ہزبینڈ ساتھ کھڑا تھا۔۔۔ جو اس پروڈکشن

ہاؤس کے مالک تھے۔۔۔

ان دونوں کے درمیان اچھی خاصی سلام دعا تھی۔۔ پریہا کو

یہ آج پتا چلا تھا۔۔۔

ان کا پہلا شوٹ ہی بیڈ روم کا تھا۔۔۔۔

پریہا نے مٹھیاں میچتے اپنے آپ کو نارمل رکھنے کی کوشش

کی تھی۔۔۔

"پری۔۔۔ شاہ انکل۔۔۔۔"

سین شروع ہونے ہی والا تھا۔۔۔ جب اسے منہا کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔

"منو آپ یہاں۔۔۔۔"

وہ حیرت زدہ سی اس کے قریب آئی تھی۔۔۔

جو اس سے ملتی سیدھی شاہ زر کے پاس گئی تھی۔۔۔ شاہ زر اسے گود میں اٹھاتا محبت سے اس کے گال چوم گیا تھا۔۔۔

اسے اپنی یہ کیوٹ سی فین بہت پیاری لگی تھی۔۔۔

"تم دونوں یہاں کیوں آئی ہو۔۔۔"

زویا کو دیکھ پریہا تپ کر بولی تھی۔۔۔ اسے منہا کا اس طرح شاہ زر کے قریب جانا بالکل بھی پسند نہیں تھا۔۔۔

"شوٹ دیکھنے۔۔۔ اتنا اچھا چانس کیسے مس کر سکتی تھیں ہم۔۔۔ پہلی بار شاہ زر عباس کو اتنے قریب سے دیکھنے کا موقع مل رہا ہے۔۔۔"

زویا اس کی گھوریاں خاطر میں لائے بغیر شاہ زر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"پری مجھے آپ دونوں کے ساتھ پکچر بنوانی ہے۔۔۔"

اس کی بیٹی ابھی سے ہی تصویروں کی دیوانی تھی۔۔۔ پر یہا کبھی اس کی کسی بات سے تنگ نہیں آئی تھی۔۔ مگر آج اسے منہا کا یہ شوق پسند نہیں آیا تھا۔۔ وہ انکار کرنا چاہتی تھی پر منہا کے چہرے پر چھائی خوشی دیکھ وہ ایسا نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

مہرین اور ان کے ہزبینڈ اسجد کو بھی منہا سے بہت محبت تھی۔۔ وہ بھی اس وقت شوٹ رکوائے پہلے اسے اس کو اپنا شوق پورا کرتے دیکھتے رہے تھے۔۔

پریہا منہا کے ساتھ جا کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ وہ چھوٹی سی تھی جس کے درمیان میں کھڑے ہونے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔ پریہا شاہ زر سے اچھا خاصا فاصلہ بنائے ہوئے تھی۔۔۔

"پری ادھر ہوں نا پلیز۔۔۔۔"

منہا نے اس کا بازو پکڑ کر قریب کیا تھا۔۔۔ پریہا کی رنگت خفت کے مارے لال ہوئی تھی۔۔۔

منہا کے کہنے پر اسے زرا سا مزید شاہ زر کی جانب ہونا پڑا تھا۔۔۔۔

اب ان دونوں کے درمیان فاصلہ بہت کم تھا۔۔۔

مہرین اس کے خفگی بھرے تاثرات دیکھ مسکرا دی تھی۔۔۔ اپنی بیٹی کے آگے تو وہ انکاری ہو ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔

"منہا بہت تصویریں ہو گئیں۔۔۔ اب آپ زویا ماسی کے پاس جاؤ۔۔"

پریہا نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے شاہ زر سے دور کیا تھا۔۔۔ جس پر وہ منہ پھلاتی نہ چاہتے ہوئے بھی زویا کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔ اس کا ابھی شاہ زر سے مزید بات کرنے کو دل تھا۔۔۔

مگر پریہا کے دوٹوک انداز پر وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔ وہ جیسے پریہا اس کی ہر بات کا خیال رکھتی تھی۔۔۔

ویسے ہی منہا کو بھی اس کے روٹھنے پر خوف محسوس ہوتا تھا۔۔

پریہا اسے ڈانٹتی نہیں تھی۔۔۔ مگر اس سے ناراض ہو جاتی تھی۔۔۔۔

اس سے کچھ وقت کے لیے نارمل انداز میں بات کرنا چھوڑ دیتی تھی۔۔۔ اس وقت بھی پریہا کا خراب موڈ دیکھ وہ خود ہی ہٹ گئی تھی۔۔۔

شاہ زر نے نگاہیں موڑ کر اس کی سرخ پڑتی رنگت دیکھی تھی۔ یہ لڑکی اسے بار بار اپنی جانب متوجہ کر رہی تھی۔۔۔۔

بالوں کی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑستی وہ مڑ کر پانی کا گلاس اپنے لبوں سے لگا گئی تھی۔۔

وہ شاید اس کی نظروں سے کنفیوژ ہو رہی تھی۔۔۔ پریہا خود بھی نہیں جانتی تھی کہ اس کا سارا کانفیڈنس کہاں چلا گیا تھا۔۔۔

"زویا ماسی آئی لائک شاہ زر انکل۔۔۔"

منہا نے ان دونوں کو ایک دوسرے کے سامنے کھڑے دیکھ کہا تھا۔

جس پر زویا نے ان پریہا کی جانب دیکھا تھا۔۔ جس کی صورت بتا رہی تھی کہ وہ کتنی مشکل سے کھڑی تھی وہاں۔۔۔

ان کی شوٹنگ شروع ہو چکی تھی۔۔۔ آس پاس بہت سارے
لوگ کھڑے تھے۔۔۔

پریہا کا یہ روز کا کام تھا۔۔۔

مگر وہ نجانے کیوں مقابل کھڑے شخص کی نگاہوں سے بہت زیادہ
پزل ہو رہی تھی۔

اس نے بہت مشکل سے اپنے حصے کے ڈائیلاگز بولے تھے۔۔۔
جس کے بعد سانسیں مزید اٹکنے لگی تھیں۔۔۔ کیوں کہ اگلے سین
میں شاہ زر نے اس کے مزید قریب آنا تھا۔۔

پریہانے مہرین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس نے آج تک کبھی ایسا سین کبھی نہیں کیا تھا۔۔۔

"ریلیکس۔۔۔۔"

مہرین نے اسے وہیں سے کھڑے ہو کر اشارہ کیا تھا۔۔۔

شاہ زر اس کے قریب جھکتے اس کی آنکھوں میں جھانکتے اپنے ڈائیلاگز بول رہا تھا۔۔۔وہ اسے ٹچ نہیں کر رہا تھا۔۔۔

اسے کمفرٹیبل کرنے کی خاطر شاہ زر نے اس سے بہت حد تک فاصلہ برقرار رکھا ہوا تھا۔۔۔

جو بات پر یہا کو اندر کہیں اس شخص سے متاثر کر گئی تھی۔۔۔جو باقی مردوں کی طرح موقعے سے فایدہ نہیں اٹھا رہا تھا۔۔۔

پر یہا نے آج تک اس کی بہت تعریفیں سنی تھیں۔۔۔اور اس وقت وہ اس کی چارمنگ پر سنیلٹی کے آگے اچھی خاصی پزل ہو چکی تھی۔۔۔شاہ زر کے وجود سے اٹھتی دلفریب مہک اس کے حواس معطل کر رہی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں کی مقناطیسی کشش ایسی تھی کہ پر یہا اپنے ڈائیلاگز ہی بھول چکی تھی۔

وہ گم صم سے کھڑی اسے تکے جا رہی تھی۔۔۔ڈائریکٹر مائیک میں اسے اپنے ڈائیلاگ بولنے کا کہہ رہا تھا۔۔ مگر پریہا کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں آن ٹھہری تھیں۔۔۔

شاہ زر اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل گیا تھا۔۔۔اسے اپنی سحر انگیزی کا اندازہ اچھے سے تھا۔۔

یہ لڑکی چاہے جتنا بھی ایٹی ٹیوڈ دکھاتی اس لمحے اس کی قربت پر بری طرح سے پزل ہو چکی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

آج سے پہلے کبھی وہ اپنے ڈائیلاگز نہیں بھولی تھی۔۔۔ایسا پہلی بار ہوا تھا۔۔۔

مہرین نے آکر اسے اس کے ڈائیلاگز دوبارہ سے بتائے تھے۔۔۔۔

"تم ٹھیک ہو نا۔۔۔"

مہرین لبوں پر دھیمی مسکراہٹ سجائے پوچھ گئی تھی۔۔۔جس پر پریہا نے اسے خفگی بھری نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

اسے خود پر بھی بے پناہ غصہ آرہا تھا۔۔۔ڈرامے کے اتنے مشکل ڈائیلاگ یاد رکھنے والی یہ اتنے آسان سے الفاظ کیسے بھول گئی تھی۔۔۔

"جی ٹھیک ہوں۔۔۔"

اسنے دھیرے سے جواب دیتے ڈائیلاگز کو اچھی طرح سے اپنے دل میں بیٹھایا تھا۔۔۔

سین دوبارہ شروع ہوا تھا۔۔۔شاہ زر اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

پریہا کی آنکھوں میں دیکھتے اپنے الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔اب پھر پریہا کی باری تھی۔۔۔

اس شخص کی سر بکھیرتی سحر انگیز نگاہیں پریہا کی آنکھوں میں آن ٹھہری تھیں۔۔۔جو ایک دم سے کنفیوز ہو چکی تھی۔۔۔

اس کے چہرے کی جاذبیت اور مغرور نقوش میں دبی مسکراہٹ

پریہا کو بہت بری طرح سے نروس کر گئی تھی۔۔۔

ڈائیلاگز بولتے اسکی زبان پھر سے لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔۔جو دیکھ شاہ

زر کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

آدھے ڈائیلاگز پھر سے بھول چکی تھی۔۔۔۔

انسلٹ اور ٹینشن کے باعث اس کا سر بری طرح سے چکرا گیا

تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑا کر گر جاتی جب شاہ زر نے اس کے نازک

وجود کو اپنی مضبوط بانہوں میں قید کر لیا تھا۔۔۔۔

"پری کیا ہوا۔۔۔؟؟"

مہرین کے ساتھ ساتھ زویا بھی پریشانی سے اس کی جانب بڑھی تھیں۔۔۔۔ جبکہ شاہ زر تو اسے اپنی بانہوں میں سمیٹے اس کی بند ہوتی آنکھوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ اس کا چہرا گھبراہٹ کے مارے پسینے سے شرابور ہوا تھا۔۔۔۔

وہ نازک سی گلابی گڑیا اس وقت اس کی بانہوں میں تھی۔۔۔۔

پریہا اپنے حواسوں میں تھی۔۔۔ وہ اپنے وجود پر اس کی مضبوط گرفت محسوس کرتی ایک دم سے اس کے حصار سے نکلی تھی۔۔۔

مہرین نے پریہا کو تھام کر اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔۔۔

وہ ہولے ہولے لرز رہی تھی۔۔۔ یہ لرزاہٹ شاہ زر بھی محسوس کر چکا تھا۔۔۔

وہ اس کی حالت دیکھ اس سے دور ہوا تھا۔۔ اس کا مسکرانا پریہا کو جلا کر خاک کر گیا تھا۔۔

مہرین نے اسے کہا تھا کہ اگر اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو وہ کل کر لیں گے۔۔۔

مگر پریہا مزید اس شخص کے ساتھ اپنا وقت برباد نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

جس کے بعد پھر اپنے آپ کو اچھی طرح سے کوستے اس نے بہت مشکل سے یہ سین مکمل کیا تھا۔۔۔اس کا دل بہت بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔چہرے کی رنگت بالکل سرخ پڑ چکی تھی۔۔

شوٹنگ دوبارہ شروع ہو چکی تھی۔۔۔

سب کی ستائشی نگاہیں ان دونوں پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔

اپنے آپ کو بہت زیادہ سنبھالتے پریہا اب اپنے پورے کانفیڈنس کے ساتھ کھڑی تھی۔۔مگر جیسے ہی اسے شاہ زر کی آنکھوں میں دیکھنا پڑا وہ پھر سے کنفیوز ہوئی تھی۔۔۔

شاہ زر کے دیکھنے کا انداز بہت مختلف تھا۔۔۔اس کی آنکھیں مسکرا رہی تھیں۔۔۔۔

وہ بہت دلچسپی بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

پریہا کے ہاتھ اس کی ٹائی درست کرتے کانپ گئے تھے۔۔

لیکن اب کی بار اس نے خود پر بہت کنٹرول رکھا تھا۔۔۔

ان کے سین اتنے فلو میں چل رہا تھا کہ ڈائریکٹر کو کہیں پر بھی روکنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی تھی۔۔۔۔

ان کی کیمسٹری بہت زبردست تھی۔۔۔۔سب لوگ ہی بہت پسندیدگی بھری نظروں سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔۔۔

یہ ایڈ بہت زیادہ ہٹ جانے والا تھا۔۔ اسے دیکھ کر ہی اس بات کا

اندازہ ہو رہا تھا۔۔۔

اس شخص کے قریب کھڑے پریہا کا دل بہت بری طرح سے

دھڑک رہا تھا۔۔۔

اس کی نگاہوں کی تپش پریہا کو عجیب سے احساس سے دوچار کر رہی

تھی۔۔۔جو وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔

شوٹ ختم ہوتے ہی وہ تیزی سے ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گئی

تھی۔۔۔

انہیں کل پھر سے شوٹ کرنا تھا۔۔۔ جبکہ پریہا کو محسوس ہو رہا تھا کہ اس نے یہ ایڈ سائن کر کے بہت بڑی غلطی کی تھی۔۔۔

اس کا موڈ بہت زیادہ آف ہو چکا تھا۔۔۔۔

کتنی مشکل سے وہ یہ سین مکمل کر پائی تھی یہ وہیں جانتی تھی۔۔۔۔۔

وہاں سب لوگ نارمل تھے۔۔۔ مگر شرمندگی کے احساس سے اس کی نظریں نہیں اٹھ رہی تھیں۔۔۔

وہ جو تھوڑی بہت بات کر لیتی تھی پہلے۔۔۔۔ آج وہ بھی نہیں کر رہی تھی۔۔۔

شوٹنگ ختم ہوتے ہی اس نے جانا چاہا تھا۔۔۔ مگر مہرین نے اسجد کی سرپرائز برتھ ڈے پلان کر رکھی تھی۔۔۔

جس پر پریہا کو بھی مجبورا رکنا پڑا تھا۔۔۔ وہاں باقی ایکٹر اور ایکٹریس بھی آگئے تھے۔۔۔۔

جو وہیں پر آس پاس شوٹنگ کر رہے تھے۔۔۔

سب ہی شاہ زر عباس کے ارد گرد ایسے جمع ہو گئے تھے جیسے وہاں صرف وہی سلیبرٹی ہو۔۔۔

نیہا علی جس کے ڈرامے اس وقت بہت زیادہ ہٹ چل رہے تھے۔۔۔ سوشل میڈیا پر بھی اس کی بہت زیادہ فین فالونگ

تھی۔۔۔اس نے پریہا کے سامنے کھڑے ہو کر مہرین سے شکوہ کیا

تھا کہ اسے کیوں نہیں لیا گیا تھا اس ایڈ میں۔۔۔

اس کے کہنے کے مطابق وہ پریہا سے زیادہ شاہ زر کے ساتھ سوٹ

کر رہی تھی۔۔۔

مہرین سے شکوہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا ارادہ پریہا کو جیلس

کرنا بھی تھا۔۔۔

مگر پریہا نے اس کی بات کو سیریس نہیں لیا تھا۔۔۔نہ ہی اسے کوئی

فرق پڑا تھا۔۔۔

وہاں سے ہٹتی وہ شاہ زر کے قریب جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

پریہا نے نخوت سے نگاہیں موڑی تھیں اس کی جانب سے۔۔۔۔

سب اس کے ساتھ تصویریں بنارہے تھے۔۔

"دیکھو کتنی ڈیمانڈ اور فین فالونگ ہے شاہ زر کی۔۔۔۔ایک تم ہو جسے نجانے کیا مسئلہ ہے اس بچارے سے۔۔۔۔بالکل جینٹل مین ہے۔۔ آج اس نے جس طرح سے تمہیں کمفرٹیبل کیا سین میں۔۔۔میں سب دیکھ رہی تھی۔۔۔

ویسے تمہیں سنبھالنے کے لیے ایسے ہی کسی صبر کرنے والے انسان کی ضرورت ہے۔۔۔

جو تمہارا ایٹی ٹیوڈ جھیل سکے ہر وقت۔۔۔"

مہرین اپنی بات پر اب بھی قائم تھی۔۔۔ جسے پریہا نے سیریس ہی نہیں لیا تھا۔۔۔۔

مہرین کے کہنے پر شاہ زر کی جانب اٹھتی پریہا کی نظریں اس کے ساتھ چپکنے کی کوشش کرتی ملیحہ پرویز پر ٹھہر تھیں۔۔۔

جو اپنی خوبصورتی کا بھرپور طریقے سے استعمال کر رہی تھی۔۔۔

اسے حیرت زیادہ اس بات کی ہوئی تھی۔۔۔ کہ شاہ زر عباس جو اس سے بات کرنے کا کوئی موقع نہیں چھوڑتا تھا۔۔۔

وہ ملیحہ کو لفٹ ہی نہیں کروا رہا تھا۔۔۔

پریہا کی نگاہیں ایک دوبار اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔وہ وہاں کھڑی کسی بھی ایکٹریس سے زیادہ بات نہیں کر رہا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر چھائے سنجیدگی بھرے تاثرات اس کے نقوش کو مزید مغرور بنا گئے تھے۔۔۔

مگر جتنا وہ ہر دل عزیز اور مشہور تھا۔۔۔اس کا اگنور کرنا ابھی کسی کو برا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

سب ابھی بھی اس کے ارد گرد منڈلا رہے تھے۔۔۔

وہ باقیوں کو کیا کہتی جب اس کی اپنی بیٹی کی اس شخص کی سب سے بڑی دیوانی نکلی تھی۔۔۔

"آپ یہاں الگ تھلگ کیوں کھڑی ہیں۔۔۔؟؟ کبھی انجوائے بھی کرلیا کریں؟ مسکرانا صحت کے لیے اچھا ہوتا ہے۔۔۔"

وہ اپنے دھیان میں کھڑی موبائل پر لگی ہوئی تھی۔۔۔اس نے کیک چکھا تک نہیں تھا۔۔۔ہاتھ میں صرف ایک کولڈ ڈرنک کا ہاف گلاس لیا تھا۔۔۔جو ابھی بھی ویسے ہی اٹھائے کھڑی تھی۔۔۔

جب اس وقت کا سب سے زیادہ ٹرینڈ پر چلتا ایکٹر ظہیر قریشی اس کے پاس آن کھڑا ہوتا دوستانہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

دور کھڑے شاہ زر کی نگاہیں اسی پر تھیں۔۔۔۔اسے ظہیر کا پریہا کے پاس جانا اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

دل میں اس لڑکی کے لیے جذبات بڑھ رہے تھے۔۔۔

لیکن اگلے ہی لمحے اس کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا۔۔۔جب پریہانہایت ہی سنجیدگی سے اسے ٹکا سا جواب دیتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

کیا ایٹیٹیوڈ تھا اس لڑکی کا۔۔۔۔وہ کسی کو بھی گھاس نہیں ڈالتی تھی۔۔۔

اپنے آپ کو سب سے اوپر رکھتی تھی۔۔۔۔شاہ زر کو اچھا لگا تھا اس کا یہ انداز۔۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے گی۔۔۔۔

مگر جان بوجھ کر اسے چھیڑنے کی غرض سے وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔

اس کا رخ مہرین کی جانب جاتی پریہا کی جانب تھا۔۔۔وہ اس کے مقابل آتا ایک طرح سے اس کا راستہ روک گیا تھا۔۔۔

اس شخص کی اس دیدہ دلیری پر پریہا نے اپنی گھنیری پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

"آپ سے تھوڑی دیر کے لیے بات ہو سکتی ہے۔۔۔"

اس نے بہت مہذب لہجے میں مخاطب کیا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

پریہا کا جواب اس کی توقع کے عین مطابق تھا۔۔۔وہاں اردگرد موجود لوگ ان دونوں کی جانب ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ اپنی مخصوص بدتمیزی کا مظاہرہ کرتے وہاں سے جا نہیں پائی تھی۔۔۔

"منہا تو اتنی پیاری بچی ہے۔۔۔آپ کس پر چلی گئیں محترمہ۔۔۔"

شاہ زر نے اس کے مزاج پر چوٹ کرتے اسے چھیڑا تھا۔۔۔

نادانستہ طور پر وہ ایک بار پھر سے اس کے اور منہا کے رشتے پر ڈاؤٹ کر گیا تھا۔۔۔

"آپ کو مسئلہ کیا ہے۔۔۔؟؟"

اپنے سیاہ سیدھے بالوں کو کندھے سے جھٹکتے وہ تپ کر بولی تھی۔۔۔شاہ زر کی نگاہیں اس کی نازک کمر کو چھوتے بالوں سے الجھ گئی تھیں۔۔۔وہ بہت سارے لوگ اس حسن کی مورتی کو گھور رہے تھے۔۔۔

جو اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

مگر اس لڑکی کو اس وقت کچھ بھی کہنے کا اختیار اس کے پاس نہیں تھا۔۔۔ہاں مگر دل ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کی مغرور اور دلفریب اداؤں میں اٹک رہا تھا۔۔۔

"آپ اس فیلڈ میں کب سے ہیں۔۔۔؟؟"

شاہ زر نے اس سے بات کرنی چاہی تھی۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کی سیدھا جواب نہیں ملے گا۔۔۔

بے شک وہ بے پناہ حسین تھی۔۔۔ مگر آج تک اس نے کبھی کسی کو اپنے حسن میں اتنا گھمنڈ کرتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

اس لڑکی میں ایک الگ ہی کشش تھی۔۔۔۔ اس کے مسکرانے پر اس کے گالوں میں واضح ہوتے ڈمپلز۔۔۔۔

سیاہ بالوں کی دلکشی اور چمک بار بار اسے اپنی جانب متوجہ کر رہی تھی۔۔۔۔

پر یہا جتنے زیادہ نخرے دکھا رہی تھی۔۔۔وہ اتنا اس کی جانب متوجہ

ہو رہا تھا۔۔۔

آج تک وہ کبھی کسی لڑکی کی جانب اس طرح متوجہ نہیں ہوا

تھا۔۔۔

پہلی بار کسی لڑکی میں اتنا انٹرسٹ پیدا ہوا تھا۔۔۔جو سے خود بھی

اچھا لگ رہا تھا۔۔۔۔

"گوگل پر سارا بائیو ڈیٹا موجود ہے میرا۔۔۔وہاں سے دیکھ

لیں۔۔۔"

اس کے سوال کے جواب میں انتہائی روڈ لہجے میں کہا گیا تھا۔۔

شاہ زر کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔ وہ اس جواب کی توقع

بالکل بھی نہیں کر رہا تھا۔۔۔

"آپ اتنی روڈ کیوں ہیں۔۔۔؟؟"

شاہ زر صاف گوئی سے بولا تھا۔۔۔ وہ دونوں سین کے لیے ایک

دوسرے کے بالکل آمنے سامنے کھڑے تھے۔۔۔ انتہائی

قریب۔۔۔

اس پریہا اور اس پریہا میں واضح فرق نظر آ رہا تھا۔۔۔۔

ابھی وہ واپس سے اپنے کانفیڈنس بھرے انداز میں لوٹ چکی

تھی۔۔۔

اس کے اس سوال پر رکتے پریہا نے انتہائی خفگی بھرے انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"میں آپ کی طرح دل پھینک اور فلرٹ نہیں ہوں۔۔۔ ہر دوسرے انسان کے ساتھ فری ہونے کا شوق بھی نہیں ہے۔۔۔ آپ بھی اپنی لمٹ میں رہیں۔۔"

پریہا بھی اپنے اندر کی بات کہنے میں زرا سی نہیں جھجھکی تھی۔۔۔

اس کی بات پر شاہ زر کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔ اس نے بے انتہا سنجیدگی سے اس کو گھورا تھا۔۔۔

"خوش اخلاقی سے بات کرنے کو فلرٹ اور دل پھینک ہونا کہا جاتا ہے۔۔۔مجھے آج پتا چلا۔۔۔"

اسے پریہا کی بات پر غصہ تو بہت آیا تھا۔۔۔ مگر اس نے جواب بہت اچھے سے دیا تھا۔۔۔

یہ لڑکی اس کے اچھے بھلے موڈ کو غارت کر گئی تھی۔۔۔

اسے عورتوں کی عزت کرنا سکھایا گیا تھا۔۔۔اس لیے وہ کبھی بھی عورت پر چلاتا یا غصہ نہیں کرتا تھا۔۔۔

ویسے بھی وہ بہت کول مائینڈڈ شخص تھا۔۔۔اسے خود پر کنٹرول رکھنا بہت اچھے سے آتا تھا۔۔۔

وہ ایگریسو ہو کر کھیلتا ضرور تھا۔۔۔ جس سے اس کے مخالفین سہم جاتے تھے۔۔۔ مگر اس کی صحت پر کوئی خاص اثر نہیں ہوتا تھا۔۔۔

پریہا نے زرا سا نگاہیں پھیر کر ارد گرد دیکھا تھا۔۔۔ سب ان کی جانب متوجہ ہو رہے تھے۔۔۔ کیونکہ پریہا کا اس طرح کسی کے ساتھ کھڑے ہو کر بات کرنا ان سب کو ہی حیرت کا شکار کر گیا تھا۔۔۔

اوپر سے ان کا جو پراجیکٹ آنے والا تھا۔۔۔وہ سوچ کر ہی پریہا کا دل چاہا تھا وہ اس وقت سب کی نگاہوں سے غائب ہو جائے۔۔۔۔

اس نے کیا بھی ایسا ہی تھا۔۔۔

وہ اس کے سامنے سے ہٹتی مہرین سے اجازت لیتی وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔۔

وہ اب مزید وہان کھڑے ہو کر اپنا کوئی سکینڈل نہیں بنوانا چاہتی تھی۔۔۔۔یہاں بلاوجہ کسی کے ساتھ بھی نام جوڑ دینا لوگوں کی عادت تھی۔۔۔اسی وجہ سے وہ کسی سے بات نہیں کرتی تھی۔۔۔

جسے اس کا گھمنڈ کہتے بہت سے لوگ اس کے مخالف بھی تھے۔۔۔

وہ کسی کو اپنے خلاف مزید کچھ بھی بولنے کا موقع نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔

"کتنے اچھے لگ رہے تھے تم دونوں ایک ساتھ۔۔۔۔؟؟"

زویا نے اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتے کہا تھا۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔"

پریہا نے تپ کر کہا تھا۔۔۔۔

"اتنا غصہ کیوں کر رہی ہو۔۔۔؟؟ صرف ایک ایڈ ہی تو تھا۔۔۔۔"

زویا اس کے غصے سے بگڑے تاثرات دیکھ بولی تھی۔۔۔

"جلدی سے یہ ایڈ ختم ہو مجھے اس شخص کی دوبارہ صورت بھی نہیں دیکھنی۔۔۔"

پریہا کو اس شخص کی مسکراتی نگاہوں سے چڑ ہونے لگی تھی۔۔

وہ آخر اس میں اور اس کی بیٹی میں اتنا انٹرسٹ کیوں لے رہا تھا۔۔

اپنے کام سے کام کیوں نہیں رکھتا تھا۔۔۔

"کیوں۔؟؟ ایسی کیا برائی ہے اس میں۔۔۔ اچھا خاصہ گڈ لکنگ اور سین سیبل انسان ہے۔۔۔ تمہیں اتنا مسئلہ کیوں ہے اس سے۔۔"

زویا اپنے فیورٹ پلیئر کے بارے میں یہ سب نہیں سن پائی تھی۔۔۔

"ایک نمبر کا چھچھورا اور فلرٹ انسان ہے۔۔۔ خامخواہ فری ہونے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔"

پریہا ناگواری سے بولی تھی۔۔۔ اسے اب تک یہ سمجھ نہیں آتا تھا کہ ایک کرکٹ کھیلنے والے شخص کو اتنی اہمیت کیوں دیتے تھے لوگ۔۔۔ ایسا بھی کیا خاص تھا۔۔۔ گیم ہی تو کھیلتا تھا۔۔۔ جس کا معاوضہ ادا کیا جاتا تھا اسے۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے پری۔۔۔ ہر جگہ مغرور مشہور ہے وہ۔۔۔۔ فیبز سے اچھے سے ملتا ضرور ہے مگر زیادہ بات نہیں کرتا۔۔۔ تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔"

زویا اس کی بات ماننے کو تیار ہی نہیں تھی۔۔۔ جس کے جواب میں پریہا کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔۔

وہ اس انسان کا دوبارہ ذکر بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اس نے نگاہیں موڑ کر منہا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اس کے ساتھ لگ کر سو چکی تھی۔۔۔

"میری جان۔۔۔"

جھک کر اس کا گال چومتی وہ زیر لب بڑبڑائی تھی۔۔۔۔وہ مغرور اور گھمنڈی تو شروع سے تھی۔۔۔

وہ کسی کے ساتھ بھی زیادہ فری نہیں ہوتی تھی۔۔۔مگر اس شخص سے زیادہ چڑ اسے اس بات پر ہوئی تھی۔۔

کہ وہ دوبار منہا کے اسکی بیٹی ہونے پر ڈاؤٹ کر چکا تھا۔۔۔۔وہ بھی بنا جھجھکے یا لحاظ کیے۔۔۔۔

انتہائی ڈھیٹائی کے ساتھ وہ اس کے منہ پر ایسا بول دیتا تھا۔۔۔

ابھی بھی وہ سب سوچتے پریہا کا غصہ مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

"آج تو بڑی رونق لگی ہوئی ہے گھر پر۔۔۔"

وہ بارہ بجے کے قریب فریش ہو تا روم سے نکلا تھا۔۔۔ چھٹی کی وجہ سے سب لوگ ہی گھر پر موجود تھے۔۔۔

اس کے دونوں چچا اور پھوپھو کی فیملی بھی آئی ہوئی تھی۔۔ سب سے ملتا وہ اپنے بابا کے قریب آن بیٹھا تھا۔۔۔

"رونق تو لگے گی ہی نا۔۔۔ خاندان کے سب سے موسٹ وانٹڈ بیچلر کو کھونٹی سے باندھنے کی باتیں جو چل رہی ہیں۔۔۔"

جنید نے اس کی پیٹھ تھپتھپاتے اسے چھیڑا تھا۔۔۔

جبکہ شاہ زر کے شکوے بھری نگاہوں سے سامنے بیٹھی اپنی پھوپھو کو دیکھا تھا۔۔۔

جو ہمیشہ اس کے لیے انتہائی خطرناک ارادے لے کر آتی تھیں۔۔۔۔

"اتنی پیاری لڑکیوں کے رشتے لے کر آئی ہوں۔۔۔بسمہ اللہ پڑھ کر کسی ایک تصویر پر ہاتھ رکھ دو۔۔ ساری زندگی دعائیں دو گے مجھے۔۔۔"

رابعہ بیگم نے اس کی گھوریوں پر ہاتھ میں پکڑی ساری تصویریں شرمین بیگم کو پکڑا دی تھیں۔۔۔ تاکہ وہ اپنے لاڈلے کو دکھا کر اس کی رضامندی لے سکیں۔۔۔

"میرا ابھی ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔۔ اس لیے آپ سب مجھ پر اپنا وقت ضائع نہ کریں۔۔۔ یہ حسن اور علی کا رشتہ دیکھیں۔۔۔۔ انہیں زیادہ ضرورت ہے شادی کی۔۔۔"

اس نے تو پوں کا رخ اپنی جانب سے ہٹایا تھا۔۔۔

"ان کی منگنیاں خاندان کی بہت اچھی لڑکیوں سے ہو چکی ہیں۔۔۔ ایک تم رہ گئے ہو جسے کوئی پسند ہی نہیں آرہی۔۔۔ لگتا ہے کسی حور

پری کے انتظار میں بیٹھے ہو کہ وہ آسمان سے اتاری جائے گی تمہارے لیے اور اسی سے شادی کرو گے تم۔۔۔"

غزل بھی خفگی کا اظہار کرتے بولی تھی۔ اسے کتنا ارمان تھا اپنے لاڈلے بھائی کی شادی کا۔۔۔ مگر وہ تھا کہ کسی بھی لڑکی کے لیے مان ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

غزل کی بات پر شاہ زر کی آنکھوں میں چھن سے کسی کا نازک سراپا آن ٹھہرا تھا۔۔۔

لب آپ ہی آپ مسکرا دیئے تھے۔۔۔

"ایسا بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ کیا پتا کوئی پری آجائے میری زندگی میں۔۔۔ امید اچھی رکھنی چاہیے۔۔۔"

وہ ابھی ان سب کو نہیں بتا سکا تھا کہ ایک پری تو اس کی زندگی میں آ بھی چکی تھی۔۔۔۔

وہ جب بھی گھر آتا تھا اسکے ساتھ یہی کیا جاتا تھا۔۔۔

وہ جس طرح ایک ملک سے دوسرے ملک گھومتا تھا۔۔۔ اور جس طرح لڑکیاں سرعام اس کے لیے اپنی دیوانگی کا اظہار کر رہی ہوتی تھیں۔۔۔ شرمین بیگم کو ہر وقت یہی دھڑکا لگا رہتا تھا کہ وہ بھی کسی دوسرے ملک سے کوئی ایسی ویسی لڑکی اٹھا کر نہ لے آئے۔۔۔

اس لیے وہ سب چاہتے تھے کہ شاہ زر جلد از جلد ان کی پسند کی گئی کسی اچھی سی لڑکی کے لیے رضامندی دے دے۔۔۔

لیکن وہ تھا کہ کسی کے کہے میں ہی نہیں آتا تھا۔۔۔ ہمیشہ اپنی من مانیاں ہی کرتا آیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"منو میری جان دوا لے لو۔۔۔ میں آپ کے پاس تھوڑی دیر میں پہنچ جاؤں گی۔۔۔"

پریہا سیٹ پر آتو گئی تھی۔۔ مگر اس کی جان منہا میں اٹکی ہوئی تھی۔۔ جسے کل سے بہت سخت بخار تھا۔۔

زویا اس کا خیال رکھ رہی تھی۔۔۔ مگر پریہا کے دل کو پھر بھی سکون نہیں آرہا تھا۔۔۔ منہا بیماری میں بالکل اس کی طرف چڑچڑی سی ہو جاتی تھی۔۔۔

وہ اس کسی کی کوئی بات سنتی ہی نہیں تھی۔۔۔

اس وقت بھی بس رو رہی تھی۔۔ جبکہ اسے روتا دیکھ پریہا کا اپنا دل بیٹھا جا رہا تھا۔۔۔ اس کا دھیان شوٹ کی جانب تھا ہی نہیں تھی۔۔۔

شاہ زرعباس اس کے قریب کھڑا تھا۔۔۔ جو ایکٹر نہ ہوتے ہوئے بھی بہت اچھا کام کر رہا تھا۔۔ جبکہ اس کو بار بار ری ٹیک پر ری

ٹیک مل رہا تھا۔۔۔اور سین بھی وہی چل رہا تھا۔۔۔جس میں

اسے شاہ زر کے قریب آنا تھا۔۔۔

پریہا کے پسینے چھوٹے ہوئے تھے۔۔

جبکہ شاہ زر بہت غور سے اس کی یہ پریشانی ملاحظہ کر رہا تھا۔۔

"کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟"

وہ پوچھے بغیر نہیں رہ پایا تھا۔۔وہ نجانے کیوں چاہنے کے باوجود

اس لڑکی سے اپنا دھیان نہیں ہٹا پاتا تھا۔۔

اس وقت بھی اس کی پریشان حالت دیکھ وہ پوچھے بغیر نہیں رہ پایا

تھا۔۔

پریہاسین کے دوران بہت کم وقت کے لیے اس کے قریب گئی تھی۔۔۔ مگر اس شخص کی دلفریب مہک ابھی تک پریہا کو اپنے اردگرد اٹھتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ اس کی بانہوں کا لمس اسے ابھی بھی اپنے بازوؤں پر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

اس نے پہلی بار کسی انسان کو اس طرح اپنے قریب آنے دیا تھا۔۔

اب یہ شوٹ آن ائیر آنے کے بعد اسے جو آفرز آنے والی تھیں۔۔۔ وہ سوچ کر ہی اسے گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

یہ شخص اس سے کہیں زیادہ بڑی شہرت اور مقام رکھتا تھا۔۔۔ یہ ایڈ بہت ہٹ جانے والا تھا۔۔۔

اس نے یہ ایڈ کس مجبوری کے تحت کیا تھا وہ یہ کسی کو نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔ اگر اسے پیسوں کی اتنی اشد ضرورت نہ ہوتی تو وہ کبھی بھی یہ ایڈ نہ کرتی۔۔۔

"جی۔۔۔"

پریہا اس وقت ٹینشن کا شکار تھی۔۔ اس لیے مختصر جواب دیتی وہاں سے جانے لگی تھی۔۔۔۔

اس نے پورا شوٹ منہا کی فکر میں بہت ہی غائب دماغی کے ساتھ کیا تھا۔۔۔

وہ دونوں ایک ساتھ ہی باہر نکلے تھے۔۔ جہاں موجود میڈیا کا ہجوم دیکھ وہ دونوں ہی اپنی اپنی جگہ ساکت ہوئے تھے۔۔۔ پریہا کسی بھی قیمت پر اس شخص کے ساتھ میڈیا کی نظروں میں نہیں آنا چاہتی تھی۔۔

لیکن کیمرے کی فلش لائٹس نے رات کی تاریکی کو دن کے اجالوں میں بدل دیا تھا۔۔۔ وہ مسلسل ان کی تصویریں کھینچ رہے تھے۔۔۔

"سر میم آپ دونوں کو ایک ساتھ کام کر کے کیسا لگا۔۔۔؟؟ کیا آپ دوبارہ ایک ساتھ کام کرنا چاہیں گے۔۔"

وہ لوگ مائیک آگے کرتے مسلسل سوال پوچھنے کی تگ ودو میں تھے۔۔ مگر ان دونوں کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔۔۔

گارڈز نے میڈیا والوں کو روک رکھا تھا۔ ان دونوں کے قریب نہیں آنے دے رہے تھے۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟؟ آپ کی گاڑی نہیں آئی ابھی تک۔۔۔"

شاہ زر کی گاڑی آچکی تھی۔۔۔ جبکہ پریہا کو ایسے ہی منتظر نگاہوں سے روڈ کی جانب دیکھتا پا کر اس نے پوچھا تھا۔۔۔

"نہیں پتا نہیں ڈرائیور کہاں رہ گیا۔۔۔؟؟"

پریہا جو جلد از جلد گھر پہنچنا تھا۔۔۔ منہا نے ابھی تک دوا نہیں کھائی تھی نہ وہ سو رہی تھی۔۔۔

"میں ڈراپ کر دیتا ہوں آپ کو۔۔۔ آجائیں میرے ساتھ۔۔۔"

شاہ زر نے اسے آفر کی تھی۔۔۔۔ یہ جگہ ایسی بالکل بھی نہیں تھی کہ وہ کھڑے ہو کر اس طرح باتیں کرتے۔۔۔

"نو تھینکس۔۔۔۔"

پریہا نے اپنے مزاج کے مطابق انتہائی رکھائی کے ساتھ جواب دیا تھا۔۔

"ہر بات میں یہ فضول کا ایٹی ٹیوڈ دکھانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔۔۔ یہاں کھڑے رہنا مناسب بالکل بھی نہیں ہے۔۔ آجائیں میرے ساتھ۔۔۔ ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔۔۔"

شاہ زراب کی بار تھوڑی خفگی سے بولا تھا۔۔۔ یہ لڑکی بہت زیادہ ایٹی ٹیوڈ دکھاتی تھی۔۔۔۔

اپنے حسن کا اتنا گھمنڈ اس نے آج تک کبھی کسی میں نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

پریہا نے ایک بار پھر سے ڈرائیور کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔ جو بند جا رہا تھا۔۔۔

وہ مزید یہاں انتظار نہیں کر سکتی تھی۔۔۔منہا کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی۔۔۔۔رکشہ ٹیکسی میں جانے پر اس کے لیے ویسے ہی مصیبت بن جاتی تھی۔۔۔لوگ اسے پہچاننے لگ جاتے تھے اور ہجوم اکٹھا ہو جاتا تھا۔۔

اس وقت اس شخص سے لفٹ لینے کے علاوہ اس کے پاس کوئی دوسرا آپشن نہیں تھا۔۔۔

مہرین اور اسجد نے ویسے ہی دیر سے جانا تھا۔۔وہ انہیں ابھی زحمت نہیں دینا چاہتی تھی۔۔

ناچار سی وہ خاموشی کے ساتھ اس کی گاڑی کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

جو چیز وہاں پیچھے کھڑے چند ایک کیمرہ مین کی نظر میں آچکی تھی۔۔۔ جس بات کا خیال اس وقت ان دونوں نے ہی نہیں کیا تھا۔۔۔

یہ منظر پوری دلکشی کے ساتھ کیمرے کی آنکھ میں محفوظ ہو چکا تھا۔۔۔

"آپ سنگل مدر کب سے ہیں۔۔۔؟؟"

وہ شاہ زر کے برابر پچھلی سیٹ پر بیٹھی تھی۔۔۔دونوں کے بیچ اچھا خاصہ فاصلہ تھا۔۔۔

وہ شخص ویسے تو بہت شرافت کا مظاہرہ کر رہا تھا۔۔پریہا کو بالکل بھی ان کمفرٹیبل فیل نہیں ہوا تھا۔۔۔مگر اس کا پوچھا جانے والا سوال پریہا کو انتہائی ناگوار گزرا تھا۔۔۔

"مسٹر شاہ زر آپ کو میرے بارے میں جاننے میں اتنا انٹرسٹ کیوں ہے۔۔۔؟"

پریہا دانت پیستے بولی تھی۔۔۔

"اس بات کا جواب آپ کو خود سوچنا چاہیے۔۔۔"

شاہ زر نے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ سجائے اس کے حسین چہرے کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔اور اگلے ہی پل نگاہیں پھیر گیا تھا۔۔ابھی اس کے پاس کوئی حق نہیں تھا اس چہرے کو گھورنے کا۔۔۔۔

اس کے انداز میں کچھ ایسا تھا جس نے پریہا کو ٹھٹھکنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

"آپ جانتے بھی کیا ہیں میرے بارے میں مسٹر شاہ زر عباس۔۔۔ پلیز اپنی لمٹس میں رہیں۔۔۔مجھے ایسی باتیں بالکل بھی پسند نہیں ہیں۔۔۔"

پریہا اس کی جانب سے نگاہیں پھیرتے تپ کر بولی تھی۔۔

"جاننا چاہتا ہوں آپ کے بارے میں۔۔۔ آپ اچھی لگی ہیں مجھے۔۔۔۔اس میں برائی کیا ہے۔۔۔"

وہ شخص اس طرح آرام سے یہ بات بول دے گا۔۔۔پریہا کو یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

"کیا کہا آپ نے؟؟؟ آپ کا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔۔۔۔"

پریہا اب کی بار اس کی جانب پلٹتی تپ اٹھی تھی۔۔۔اسے اب اس شخص کے ساتھ اس گاڑی میں بیٹھنا انتہائی غلط فیصلہ لگا تھا۔۔

"جی الحمدللہ میرا دماغ بالکل درست ہے۔۔۔ہاں مگر آپ کے معاملے میں دل تھوڑی گڑبڑ کر رہا ہے۔۔"

شاہ زر اس کی بدتمیزی کا جواب بھی بہت نارمل انداز میں دے رہا تھا۔۔پریہا دانت پیس کر رہ گئی تھی۔۔۔

"میں شادی شدہ ہوں اور میری ایک آٹھ سال کی بیٹی بھی ہے۔۔۔ دوبارہ ایسی کوئی بھی فضول بات مت کیجئے گا۔۔۔ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔"

پریہا اسے انگلی اٹھا کر وارن کرتے بولی تھی۔۔۔

اسے بالکل بھی یقین نہیں آیا تھا۔۔ کہ یہ اتنا بڑا اکر کٹر جس کی ایک دنیا دیوانی تھی۔۔

وہ اس طرح سر عام اس کے سامنے اپنی پسندیدگی کا اظہار کر دے گا۔۔۔

اس نے تو سن رکھا تھا کہ شاہ زر عباس میں بہت زیادہ گھمنڈ تھا۔۔

وہ زیادہ بات کرنا پسند نہیں کرتا تھا۔۔۔

مگر اس کے ساتھ تو بالکل ہی مختلف انداز میں پیش آ رہا تھا۔۔

پریہا کی رنگت غصے سے لال ہو چکی تھی۔۔۔ اس کے چہرے پر مغروریت آن ٹھہری تھی۔۔۔

اسے اپنے حسن کی تباہ کاریوں کا بہت اچھے سے اندازہ تھا۔۔۔

وہ کسی بھی انسان کو اپنی جانب ایسے ہی مائل کر سکتی تھی۔۔۔وہ یہ بھی اچھے سے سمجھ رہی تھی کہ شاہ زر عباس اس کے حسن سے متاثر ہو کر اس کی جانب متوجہ ہو رہا ہے۔۔۔۔

اس سے پہلے بھی بہت لوگ ایسے ہی اس کے دیوانے بن چکے تھے۔۔۔۔ مگر اسے اس سب میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔۔۔

شاہ زر عباس سے تو اسے ویسے ہی چڑ تھی۔۔۔وہ اس شخص کو کسی بھی طرح سے اپنے قریب برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

"یہ جھوٹ کسی اور کے آگے بولا ماہا پریہا ملک۔۔۔نہ تو تم شادی

شدہ ہو۔۔۔اور نہ ہی منہا تمہاری سگی اولاد ہے۔۔۔زندگی میں

پہلی بار کوئی لڑکی اتنی اچھی لگی ہے مجھے۔۔۔اس لیے اظہار بھی

کر دیا۔۔۔تم مجھے فلرٹ کہو یا دل پھینک۔۔۔میں اپنی طرف

سے کوشش ضرور کروں گا۔۔۔تم پہلی نظر کی پسند ہو

میری۔۔۔اور شاہ زر عباس اپنے دل کی خواہش کو پورا کرنے کی

خاطر کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔

اگر دل کا معاملہ واقعی سیریس ہوا تو تمہیں بھی اپنی جانب مائل کر لوں گا۔۔ تمہیں خود بھی خبر نہیں ہو گی کہ تم کب میری محبت میں گرفتار ہو گئی۔۔۔ اپنی قابلیت پر اتنا بھروسہ ہے مجھے۔۔۔"

اس کی جانب ہلکا سا جھک کر وہ سرد نگاہوں سے اس کی نگاہوں میں جھانکتا انتہائی شاہانہ لہجے میں بولتا پریہا کو سر سے پیر تک جھلسا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

"کیا مطلب اس بکواس کا۔۔؟؟؟ آپ ہوتے کون ہو میری پرسنل لائف پر سوال اٹھانے والے۔۔۔ کیا ثبوت ہے آپ کے پاس اس بات کا کہ منہا میری بیٹی نہیں ہے۔۔۔"

پریہا غصے سے چیختے ہوئے بولی تھی۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا

اپنے مقابل بیٹھے اس شخص کا منہ توڑ دے۔۔۔

سمجھتا کیا تھا خود کو۔۔۔سب سے زیادہ بڑی گدھی تو وہ نکلی تھی جو

اس شخص کی نگاہیں سمجھتے ہوئے بھی اس کے ساتھ آگئی تھی۔۔۔

شاہ زر عباس کی نگاہیں پہلے دن سے اسے عجیب سے احساس سے

دوچار کر رہی تھیں۔۔۔

وہ شخص اسے بہت مختلف انداز سے دیکھتا تھا۔۔اسے دیکھتے وقت

شاہ زر کی مقناطیسی نگاہوں کی مسکراہٹ انتہائی دلفریب ہوتی

تھی۔۔۔

ان نگاہوں میں کسی قسم کی ہوس نہیں تھی۔۔

لیکن جو احساس تھا وہ پریہا کو زیادہ خطرناک لگا تھا۔۔۔

"ثبوت دینے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔۔۔ تمہیں دیکھ کر کہیں سے نہیں لگتا تم ایک آٹھ سال کی بچی کی ماں ہوں۔۔"

وہ اب بھی اپنی بات پر ڈٹا ہوا تھا۔۔۔ پریہا اس کی اس ڈھیٹائی پر مزید خفگی کا شکار ہوتی اس کی جانب سے نگاہیں پھیر گئی تھی۔۔۔

اس شخص میں شرم لحاظ بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔ جس قدر بے باکی سے اس نے یہ تجزیہ کیا تھا۔۔۔ پریہا کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہو چکی تھی۔۔۔۔

اس نے دوبارہ کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔نہ وہ کرنا چاہتی تھی۔۔۔

آج شوٹ ختم ہو چکا تھا۔۔۔

دوبارہ وہ کبھی مر کر بھی اس شخص کے ساتھ کوئی کام کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔اس لیے اسے اس بات کی تسلی تھی کہ دوبارہ اسے اس شخص کا سامنا ہی نہیں کرنا تھا۔۔۔

نہ ہی اس کی کوئی بات سنی تھی۔۔۔ہاں اس کی بات سن کر وہ اندر سے جھلس ضرور گئی تھی۔۔۔

گاڑی اس کے گھر کے سامنے رکی تھی۔۔وہ ابھی باہر نکلنے ہی لگی تھی۔۔۔جب چوکیدار تیزی سے اس کے قریب آیا تھا۔

"بی بی جی ڈرائیور کا چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔۔۔اس وجہ سے وہ آپ کو لینے نہیں آ سکا۔۔۔اور زویا بی بی نے کہا ہے کہ منہا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔انہیں ہاسپٹل لے کر جانا پڑے گا۔۔۔بخار بڑھتا ہی جا رہا ہے۔۔۔"

چوکیدار کی بات سنتے پریہا کا دل رک سا گیا تھا۔۔اس نے موبائل دیکھا تھا۔۔۔زویا نے بھلا اسے اس بارے میں انفارم کیوں نہیں کیا تھا۔۔مگر موبائل پاور آف دیکھ اس نے بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ مارا تھا۔۔بیٹری ڈیڈ ہو چکی تھی اس کی۔۔۔

وہ تیزی سے باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"تمہارے پاس گاڑی نہیں ہے۔۔۔ منہا کو یہاں لے آؤ میں ہاسپٹل لے جاتا ہوں اسے۔۔۔"

شاہ زر بھی گاڑی سے اتر کر اس کے قریب آیا تھا۔۔۔۔

پریہا کی آنکھیں اس وقت آنسوؤں سے لبریز تھیں۔۔۔۔ اسے منہا سے آگے کچھ بھی نہیں تھا۔۔

"منہا کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔ اسے پہلے بھی ایک بار بخار ہوا تھا۔۔۔ وہ بہت کریٹیکل کنڈیشن میں چلی گئی تھی۔۔۔۔"

پریہا کے ہاتھ پیر پھول چکے تھے۔۔۔اس نے بھیگتی آنکھوں سے شاہ زر کی جانب دیکھا تھا۔۔وہ بالکل بھول چکی تھی کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ان دونوں کے درمیان کیا بات ہوئی تھی۔۔

وہ اس پر کتنا غصہ تھی۔۔

اسے یاد تھا تو صرف یہ کہ اس وقت اس کی جان سے عزیز ہستی تکلیف میں تھی۔۔

جبکہ شاہ زر عباس تو ان حسین آنکھوں کی دلکشی میں کھو سا گیا تھا۔۔ جو خوفزدہ سی پانیوں سے لبریز تھی۔۔۔

"ڈونٹ وری کچھ نہیں ہو گا اسے۔۔۔"

وہ ان آنکھوں کی دلفریبی سے نگاہیں چراتا اسے تسلی دیتا اس کے ساتھ اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ جہاں زویا بیڈ پر بے سدھ پڑی منہا کے ماتھے پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھ رہی تھی۔۔

وہ منہا کو اکیلے نہیں لے کر جا سکتی تھی۔۔۔۔ اسے پریہا کی جانب سے اس بات کی بالکل بھی اجازت نہیں تھی۔۔

"منو میری گڑیا۔۔۔۔"

پریہا اندر آتے بے قراری سے اسے پکار گئی تھی۔۔۔ جبکہ زویا پریہا کے ساتھ آتے شاہ زر کو دیکھ حیرت زدہ رہ گئی تھی۔۔۔

پریہا نے منہا کو اٹھانا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ جس طرح سے خود کانپ رہی تھی۔۔۔اس نے یقیناً پریہا کو گرا دینا تھا۔۔۔اس لیے شاہ زر آگے ہوتا منہا کو اپنی مضبوط بانہوں میں اٹھا گیا تھا۔۔۔

جو بچی ہمیشہ اسے دیکھ کر کھل اٹھتی تھی۔۔۔وہ اس وقت بالکل ہوش سے بیگانہ تھی۔۔۔۔

اسے اس طرح دیکھ شاہ زر کو بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

وہ اسے اٹھائے باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

پریہا کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔۔ جبکہ زویا شاہ زرعباس کو اس طرح اپنے گھر میں دیکھ ابھی تک اپنی حیرت پر قابو نہیں پارہی تھی۔۔۔۔

اگر منہا کو اس بات کا اندازہ ہو جاتا تو اس نے ویسے ہی آنکھیں کھول لینی تھی۔۔۔۔ وہ بہت بڑی دیوانی تھی اس شخص کی۔۔۔

وہ لوگ اسے لیے جلدی سے ہاسپٹل پہنچے تھے۔۔۔۔

ان دونوں نے ہی چہرے پر ماسک لگا رکھا تھا۔۔۔ اسی لیے انہیں کوئی ٹھیک سے پہچان نہیں پائے تھے۔۔۔ ایک دو لوگوں نے

مشکوک ہوتے آگے آنا چاہا تھا۔۔ مگر شاہ زر کے گارڈز نے انہیں سائیڈ پر کر دیا تھا۔۔

ڈاکٹرز نے فوراً سے منہا کا ٹریٹمنٹ شروع کر دیا تھا۔۔۔

شاہ زر نے پلٹ کر پریہا کی جانب دیکھا تھا۔۔ جو زویا کے ساتھ لگی مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔۔

اس مغرور اور گھمنڈی لڑکی کا یہ انداز بھی بہت انوکھا تھا۔۔۔

اگرچہ وہ دیکھنے میں ایک آٹھ سال کی بچی کی ماں نہیں لگتی تھی۔۔۔ مگر اس کی محبت منہا کے لیے سگی ماؤں سے بھی بڑھ کر تھی۔۔۔

شاہ زر کو یہ لڑکی پہلی نظر میں ہی انتہائی اچھی لگی تھی۔۔

وہ ابھی تک اپنی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔دل اسے اپنے سامنے دیکھ کر اس کی جانب ہمکنے لگتا تھا۔۔۔اس کی ساری بدتمیزی اور بدلحاظی سے بھی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔

اسے اس بات کی بھی پرواہ نہیں تھی کہ اگر سچ میں وہ منہا کی سگی ماں ہو۔۔۔اسے آج تک کرکٹ سے زیادہ کبھی کسی بھی شے یا انسان میں اتنی دلچسپی پیدا نہیں ہوئی تھی۔۔۔

مگر نجانے کیوں یہ لڑکی دل کو ڈسٹرب کرنے لگی تھی۔۔۔

یاشاید آج تک اسے ہر جانب سے اتنی پزیرائی ملی تھی کہ اس کو

پریہا کا اس بری طرح سے اگنور کرنا ہضم نہیں ہوا تھا۔۔۔

"ڈاکٹر صاحب منہا کی طبیعت کیسی ہے اب۔۔۔؟؟"

ڈاکٹر کو باہر نکلتا دیکھ پریہا تیزی سے آگے بڑھی تھی۔۔۔

"بچی اب کافی بہتر ہے۔۔۔انہوں نے کسی بات کا بہت زیادہ

سٹریس لیا ہے۔۔۔آپ کوشش کریں انہیں زرا سا بھی سٹریس نہ

ہو۔۔۔بچی کے لیے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔۔۔"

ڈاکٹر اپنی بات کہتے وہاں سے جا چکے تھے۔۔۔ جبکہ شاہ زر نے حیرت بھری نگاہوں سے پریہا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اس عمر میں بھلا کیسی ٹینشن تھی اسے۔۔۔

" تھینکس آپ نے بہت مدد کی ہماری۔۔۔ آپ ابھی جا سکتے ہیں۔۔۔ ہماری وجہ سے اتنی زحمت ہوئی آپ کو۔۔۔"

زویا منہا کے پاس اندر جا چکی تھی۔۔۔ جبکہ پریہا شاہ زر کے قریب آئی تھی۔۔۔

وہ واقعی دل سے اس کی مشکور تھی۔۔۔ جس نے اس مشکل وقت میں اس کی مدد کی تھی۔۔۔

اور اتنی دیر ان کے ساتھ کھڑا ہاسپٹل کے ساتھ انتظامات دیکھتا رہا تھا۔۔۔

"میں منہا سے ملنا چاہتی ہوں۔۔۔"

اس نے پریہا کی سوجی آنکھوں کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔رونے کی وجہ سے اس کی انکھیں ایسے ہی سوج جاتی تھیں۔۔۔

شاہ زر کو یہ لڑکی بار بار اپنی جانب متوجہ کر دیتی تھی۔۔۔

پریہا نے منع کرنا چاہا تھا۔۔۔مگر پھر یہ سوچ کر کے منہا اسے دیکھ کر بہت خوش ہو جاتی تھی۔۔۔وہ بنا کچھ بولے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

اسے اب شاہ زر عباس کی نگاہوں سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔۔

ان آنکھوں کی پسندیدگی اسے اب ڈسٹرب کرنے لگی تھی۔۔۔جو وہ کبھی نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔۔

اس نے اپنی ساری زندگی منہا کے لیے وقف کی تھی۔۔۔وہ اب اسی کے ساتھ ہی گزارنا چاہتی تھی۔۔۔

مگر اس وقت وہ منہا کو لے کر اتنی ڈر چکی تھی کہ اسی شخص کی مدد لے گئی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں ایک ساتھ اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔جب منہا نے آنکھیں کھول کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

شاہ زر کو دیکھ اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔وہ اٹھنا چاہتی تھی مگر نقاہت زدہ سی اپنی جگہ سے اٹھ نہیں پائی تھی۔۔۔

"منو۔۔۔"

پریہا اس کے قریب آن بیٹھتی اس کا ہاتھ چومتے بہت مشکل سے اپنے آنسوؤں کو اندر دھکیل گئی تھی۔۔۔

"آئم سوری پری۔۔۔"

منہا اس کی سوجی آنکھیں دیکھ سمجھ چکی تھی کہ پریہا اس کی وجہ سے کتنا روئی ہے۔۔

وہ پریہا کی طرح ہی حساس تھی۔۔۔

"اتنی پیاری سی گڑیا بیڈ پر پڑی بالکل بھی اچھی نہیں لگ رہی۔۔۔۔ آپ تو بہت بریو گرل ہو۔۔۔ بریو گرل تو بیمار نہیں ہوتیں۔۔۔"

شاہ زر اسے پریہا کے آنسو دیکھ پریشان ہوتا دیکھ اس کے قریب آتے پریہا کی گرفت سے اس کے ہاتھ نکالتا اسے اپنے ساتھ لگا گیا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی اس حرکت پر پریہا نے انتہائی ناگواری سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

یہ شخص ہوتا کون تھا اس سے اس کی منہا کو اس طرح چھیننے

والا۔۔

اس نے تھوڑی سی جگہ دی تھی اور وہ بالکل ہی استحقاق جمانے لگا

تھا۔۔۔۔

پر یہا کو خود پر کسی کا بھی دھونس جمانا پسند نہیں تھا۔۔۔

وہ آج تک وہی کرتی آئی تھی جس میں اس کی خوشی ہوتی تھی۔۔۔

بنا اس کی جانب دیکھے بھی شاہ زر اس کی نگاہوں میں پھوٹتے

شرارے محسوس کر سکتا تھا۔۔

یہ لڑکی منہا کے معاملے میں اتنی ان سیکور کیوں تھی وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔

وہ اسی کی بیٹی تھی اسی کے پاس ہی جانی تھی۔۔۔ مگر شاہ زر نے نوٹ کیا تھا کہ وہ جب بھی منہا کے قریب جاتا تھا۔۔۔ پریہا کی رنگت بدل جاتی تھی۔۔ اسے بالکل بھی پسند نہیں تھا کہ شاہ زر کا منہا کے قریب آنا۔۔۔

جو بات زویا نے بھی محسوس کی تھی۔۔۔

پریہا نے پہلے کبھی منہا کے حوالے سے ایسا بی ہیوئیر کسی کے ساتھ نہیں رکھا تھا۔۔۔

"کس بات سے پریشان ہے یہ پیاری گڑیا۔۔۔ آپ اپنے شاہ زر انکل کو بھی نہیں بتاؤ گی۔۔۔۔"

شاہ زر اس کا چھوٹا سا ہاتھ تھامے محبت سے بولا تھا۔۔۔

جس پر منہا کی آنکھوں میں پھر سے آنسو سمٹنے لگے تھے۔۔۔

"میری بیٹی پریشان ہو رہی ہے پلیز۔۔۔۔"

پریہا بہت مشکل سے خود پر ضبط رکھے ہوئے تھی۔۔۔ اس نے اپنی انگلیاں بہت سختی سے میچ رکھی تھیں۔۔۔

"وہ یہ بات اپنے اندر رکھ کر زیادہ پریشان ہو گئی۔۔۔ اس کی بات سن کر اس کا سلوشن ڈھونڈنا زیادہ بیسٹ ہے۔۔۔'

شاہ زر نے بھی اس کی جانب دیکھ کر اسے گھوری سے نوازتے چپ رہنے کو کہا تھا۔۔۔

جبکہ اس کے اس دھونس بھرے انداز پر پریہا نے زویا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو نگاہیں نیچے کیے مسکرا رہی تھی۔۔۔

پریہا جس طرح سے اس شخص کے ساتھ بدلحاظی دکھاتی تھی۔۔۔ وہ بھی اب اسے اپنے انداز میں ٹریٹ کرنے لگا تھا۔

"شاہ زر انکل میرے سکول میں رننگ کمپٹیشن ہے۔۔۔میں ایک ویک سے تیاری کرتی رہی ہوں۔۔۔سب سے فاسٹ میں تھی۔۔۔۔"

وہ بات کرتے ہوئے پھر سے رو دی تھی۔۔۔

پریہا کے دل پر ہاتھ آن پڑا تھا۔اس نے آگے ہونا چاہا تھا پر زویا اسے ہاتھ پکڑ کر روک گئی تھی۔۔۔

"تو اس میں رونے کی کیا بات ہے میرا بچہ۔۔۔۔"

شاہ زر نے اس کے آنسو صاف کرتے محبت سے کہا تھا۔۔۔

پریہا کی نظریں شاہ زر کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔وہ بہت زیادہ محبت کے ساتھ پیش آتا تھا منہا کے ساتھ۔۔۔

اس وقت بھی اسے اپنے ساتھ لگائے بہت نرمی سے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

"پرنسل نے اناؤنس کیا ہے کہ سب بچے اپنے فادر کے ساتھ پرفارم کریں گے۔۔۔ پچھلے دو دن سے سب بچے اپنے فادر کے ساتھ پریکٹس کے لیے آرہے ہیں۔۔۔ ٹیچر نے مجھے کہا کہ میرے بابا یا گھر کا کوئی میل ممبر نہیں ہیں تو میں کمپیٹیشن سے باہر ہو جاؤں گی۔۔۔"

یہ سب بولتے منہا کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔۔۔ وہ بہت زیادہ اذیت کا شکار تھی۔۔۔۔

جبکہ پریہا نے اس کی تکلیف دیکھ اپنے آنسوؤں کو چھپانے کی خاطر رخ موڑ لیا تھا۔۔

اس نے اب تک منہا کو کسی بھی محرومی کا شکار نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔ لیکن اس مقام پر آ کر وہ بے بس ہو جاتی تھی۔

شاہ زر نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ اس کا نازک وجود اس وقت ہچکیوں کی زد میں تھا۔

جو دیکھ شاہ زر کے دل کو تکلیف ہوئی تھی۔۔۔ یہ دل میں پیدا ہوتا احساس اسے اس بات سے باور کرواتا تھا۔۔ کہ یہ لڑکی اس کے دل کو بری طرح سے افیکٹ کر رہی تھی۔۔

"ارے کس کی اتنی جرأت کہ وہ آپ کو کمپیٹیشن سے باہر کرے۔۔۔ آپ پرفارم بھی کرو گی اور جیتو گی بھی۔۔۔'

شاہ زر نے اس کے آنسو صاف کرتے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

جس پر منہا نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"نہیں نا شاہ زر انکل آپ نہیں سمجھ رہے۔۔۔وہاں سب بچے اپنے اپنے فادر کے ساتھ پرفارم کریں گے۔۔میں اکیلے پرفارم کر کے تو ویسے بھی ہار جاؤں گی۔۔۔اور اکیلے پرفارم کرنا بھی نہیں ہے۔۔۔"

منہا کے پھولے گال پھر سے آنسوؤں سے بھیگ گئے تھے۔۔۔

"تو کس نے کہاں میری گڑیا اکیلے پرفارم کرے گی۔۔۔میں پرفارم کروں گا نا آپ کے ساتھ۔۔۔آپ کو یہ بات پہلے ہی مجھے بتا دینا

چاہیے تھی۔اتنا پریشان کیوں ہوئے آپ۔۔۔؟؟ابھی پر امس

کرو آئندہ کچھ بھی ہو گا تو آپ مجھ سے شیئر کرو گی۔۔۔آپ نے

فرینڈشپ کی تھی مجھ سے۔۔فرینڈز سے تو پھر ساری باتیں شیئر

کرتیں ہیں نا۔۔"

وہ بہت نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا۔۔۔

جبکہ منہا کے چہرے پر خوشی کے تاثرات نمودار ہو چکے

تھے۔۔۔۔پریہا نے حیرت زدہ سا ہو کر اس کی جانب دیکھا

تھا۔۔۔۔

یہ شخص کیا بول رہا تھا منہا کو۔۔۔ وہ کوئی عام انسان نہیں تھا جو ایسے ہی منہا کے ساتھ پرفارم کر دیتا اور کسی کو کوئی فرق ہی نہیں پڑنا تھا۔۔۔ وہ ایک بہت بڑا اکرکٹر تھا۔۔۔ جس کے بارے میں چھوٹی سے چھوٹی خبر کے منتظر رہتے تھے لوگ۔۔۔

شاہ زر عباس کا پریہا ملک کی بیٹی کے ساتھ پرفارم کرنا ایک بہت بڑی خبر بن سکتی تھی۔۔۔

منہا تو یہ سن کر خوشی سے نہال ہو چکی تھی۔۔۔۔ اس کے لیے یہ بات کسی خواب سے کم نہیں تھی کہ شاہ زر عباس اس کے ساتھ پرفارم کرنے والا تھا۔۔۔۔

اس کا جیتنا تو لازم تھا۔۔۔اس کی آنکھوں کی چمک ایک دم سے لوٹ آئی تھی۔۔۔

پریہا کی نگاہیں شاہ زر عباس کے خوبرو چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔ جو اپنی امیج کی پرواہ کیے بغیر اس وقت صرف منہا کی خوشی دیکھ رہا تھا۔۔۔پریہا کا دل عجیب سے احساسات کا شکار ہوا تھا۔۔۔

یہ شخص صرف اسے ہی نہیں اس کی بیٹی کو بھی پوری توجہ دیتا تھا۔۔۔

کیا وہ واقعی اسے سچے دل سے چاہتا تھا۔۔۔

"زویا یہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔بہت بڑا اسکینڈل بن جائے گا۔۔۔"

پریہا زویا کو کہتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔شاہ زر اس کی پریشانی کی وجہ نوٹ کر چکا تھا۔۔۔

وہ زویا کو منہا کے پاس رہنے کا کہتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

جہاں پریہا بے چینی کے عالم میں کوریڈور میں چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔

"منہا کو وہ جھوٹا بہلاوا کیوں دیا۔۔۔آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔۔۔مجھے اپنی بیٹی کو ہینڈل کرنا بہت اچھے سے آتا ہے۔۔۔

پچھلے آٹھ سالوں سے اس کا دھیان رکھ رہی ہوں۔۔۔آپ کو کس

نے کہا اس طرح ہیرو بننے کا۔۔۔باقی لوگوں کے لیے ہو نگے ہیرو

آپ میرے نزدیک آپ کی قطعاً کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔۔"

پر یہا اس وقت منہا کی طرح احساس محرومی کا شکار ہوتی بنا سوچے سمجھے اسے باتیں سنا گئی تھی۔۔۔۔وہ منہا کو ایک ہیپی فیملی نہیں دے پائی تھی۔۔۔اس کا دل اس تکلیف سے بھر چکا تھا۔۔۔

اوپر سے اس شخص کا یوں ترس کھانا اسے سخت ناگوار گزار تھا۔۔۔

اس کا دل عجیب سے احساسات کا شکار ہو رہا تھا۔۔۔

اس کا احسان چکانے کے بجائے کہ اس نے منہا کو اتنے اچھے سے سنبھالا تھا۔۔۔

وہ الٹا اس کی انسلٹ کر گئی تھی۔۔

"یہ جھوٹا بہلاوا نہیں ہے۔۔۔۔ میں نے بولا ہے تو میں منہا کے ساتھ پرفارم بھی کروں گا۔۔۔ یہ اس کا اور میرا معاملہ ہے۔۔۔ آپ کو بیچ میں پڑنے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے محترمہ۔۔۔"

وہ اس کی بدلحاظی پر اسے گھورتا واپس پلٹنے لگا تھا۔۔۔ جب پریہا اس کے راستے میں آتی اس کا راستہ روک گئی تھی۔۔۔

"اگر ایسا ہوا تو بہت بڑا اسکینڈل بن جانا ہے۔۔۔"

پریہا اسے اپنی بات سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ورنہ اسے بھلا اپنی بیٹی کی خوشی سے زیادہ اور کیا چاہیے تھا۔۔۔

"مجھے ایسی باتوں سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔"

وہ کندھے آچکاتے ہوئے بولا تھا۔۔اس نے ان ساری باتوں کو کبھی اہمیت نہیں دی تھی۔۔۔۔اس کے بارے میں لوگ چاہے کچھ بھی بولتے اسے پرواہ ہی نہیں رہتی تھی۔۔۔۔اس کا گیم اچھا تھا وہ جیت کر اپنی عوام کو خوشی دیتا تھا۔۔

ملک کے لیے فخر کا باعث تھا۔۔۔۔

پھر اس کی پرسنل لائف میں کیا چل رہا تھا۔۔۔ اس میں وہ کسی کو دخل درازی کرنے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔۔۔

"مگر مجھے پڑتا ہے۔۔۔۔ اس وقت تو منہا جیت جائے گی۔۔۔ مگر بعد میں اس پر جو سوال اٹھیں گے اس کا کیسے مقابلہ کرے گی وہ۔۔۔۔ میری بیٹی میری زندگی ہے اسے میں کسی قیمت پر نہیں کھو سکتی۔۔۔۔'

پریہا کی بات پر شاہ زر نے گہری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

یہ مغرور لڑکی منہا کے معاملے میں بالکل مختلف روپ دھاڑ لیتی تھی۔

"ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا جس سے منہا کو کوئی تکلیف برداشت کرنی پڑے۔۔اس لیے ریلیکس رہو۔۔۔ غصہ تھوڑا کم کیا کرو۔۔یہ چھوٹی سی ناک مزید پھول گئی تو انڈسٹری میں کام نہیں ملنا۔۔"

وہ اس کی ہر وقت غصے سے پھول جانے والی اس چھوٹی سی اس وقت بھی سرخ پڑتی ناک پر چوٹ کرتا چہرے پر ماسک لگاتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ پر یہا کو جب تک اس کی بات کا مطلب سمجھ آیا تھا۔۔۔وہ بہت دور جا چکا تھا۔۔۔

"ایڈیٹ۔۔۔۔۔"

اس نے دور جاتے شاہ زر کی چوڑی پشت کو گھورتے اسے دل ہی دل میں شاندار القابات سے نوازا تھا۔۔۔۔

وہ اسے اگنور کرنے کی جتنی کوشش کرتی تھی۔۔۔وہ اتنا ہی اس کے سامنے آجاتا تھا۔۔

اب پھر منہا کی وجہ سے اسے برداشت کرنا تھا۔۔۔پریہا اندر آگئی تھی۔۔۔

جہاں منہا کو بیڈ پر بیٹھ کر زویا سے خوش ہو کر باتیں کرتے دیکھ وہ اپنی جگہ بے چینی کا شکار ہوئی تھی۔۔۔ منہا شاہ زرعباس سے اٹیچ ہو رہی تھی۔۔۔

جو وہ نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔ وہ شخص کیا کرنا چاہ رہا تھا پریہا سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

اگر وہ اس میں انٹرسٹڈ تھا بھی تو وہ اس کی جانب مائل نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔ وہ اسے کسی بھی قیمت پر قبول نہیں تھا۔۔

پریہا کا دل بوجھل سا ہوا تھا۔۔۔ وہ زویا کو منہا کے پاس ہی رہنے کا کہتی وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔

اس کے تھکے تھکے قدم دوسرے بلاک کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔

جہاں وہ ہر ہفتے آتی تھی۔۔۔

وہاں کی ڈاکٹر اور ایک دو ں نرسز اسے جانتی تھیں۔۔۔ مگر اس کے کہنے پر آج تک اس کی شناخت کسی کو نہیں بتائی گئی تھی۔۔۔

وہ ماسک لگا کر جاتی تھی۔۔۔ اس لیے آتے جاتے لوگ اسے پہچان نہیں پاتے تھے۔۔۔

اس وقت بھی ں رس کو سلام کرتی وہ روم کے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ اندر داخل ہوتے ہی سامنے پڑے وجود کو دیکھ اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔۔۔

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ کبھی اس ہستی کو ایسے حال میں بھی دیکھنا پڑے گا۔۔۔

جس سے دن و رات باتیں کرتے اس کا دل نہیں بھرتا تھا۔۔

پچھلے آٹھ سال سے اس نے بالکل ہی منہ موڑ رکھا تھا اس سے۔۔۔

اس کا بے جان ہاتھ اپنی گرفت میں لیتی وہ اس پر چہرا ٹکاتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

"تھک چکی ہوں میں۔۔۔اب مزید اکیلے نہیں گزارا ہو رہا۔۔۔ پلیز لوٹ آؤنا میرے پاس۔۔۔"

اس کی دونوں آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

جو مقابل کے ہاتھ کو بھی پوری طرح سے بھیگو گئے تھے۔۔ مگر مقابل کو اس پر ترس نہیں آیا تھا۔۔

وہ ہمیشہ کی طرح اپنے دل کا بوجھ کم کرتی اس کے پاس سے اٹھ گئی تھی۔۔ آج بھی اس انسان کو اس پر رحم نہیں آیا تھا۔۔۔

پریہا کی آں کھیں اب درد کر رہی تھیں۔۔۔۔ وہ بہت زیادہ روئی تھی۔۔۔

اس کی آنکھیں اب سوج چکی تھیں۔۔۔

"پری۔۔۔۔"

وہ جیسے ہی اندر آئی منہا سو چکی تھی۔۔۔جبکہ زویا کھڑکی میں کھڑی اسی کی منتظر تھی۔

"تم خود کو کس بات کی سزا دے رہی ہو پری۔۔۔ایک اتنا اچھا انسان تمہارا خواہشمند ہے۔۔جسے پانے کی خاطر نجانے کتنے دل منتیں مانگتے ہیں۔۔۔شاہ زر عباس کی نگاہوں میں تمہارے لیے واضح پسندیدگی دیکھی جا سکتی ہے۔۔۔وہ اتنی بڑی شخصیت جس کے پوری دنیا میں نجانے کتنے چاہنے والے ہیں۔۔۔وہ یہاں تمہارے پیچھے خوار ہو رہا ہے۔۔۔

اور تم اس کو بے عزت کیے جا رہی ہو۔۔۔ تم جوان ہو، خوبصورت ہو۔۔۔ کیوں اپنے آپ کو ایسے خوار کر رہی ہو۔۔۔

کب تک ایسے ہی خود پر خوشیاں حرام کیے رکھنے کا ارادہ ہے۔۔ اگر اسے مزید پچاس سال بھی ہوش نہ آیا تو کیا کرو گی۔۔۔ اسی کے سہارے بیٹھی رہو گی۔۔۔ ڈاکٹرز پوری طرح سے ناامید ہو چکے ہیں۔۔۔ تم پھر بھی پاگلوں کی طرح پیسہ بہائے جا رہی ہو۔۔۔۔ مجھے تمہاری بالکل سمجھ نہیں آ رہی پر یہا تم اپنی اتنی دشمن کیوں ہو۔۔۔۔"

زویا آج بولنے پر آئی تھی تو بولتی چلی گئی تھی۔۔۔۔

جبکہ پریہا کی سرخ پڑتی رنگت بات رہی تھی کہ اسے زوہا کی باتیں بالکل بھی پسند نہیں آئی تھیں۔۔۔

"ہاں ایسے ہی رہوں گی۔۔۔ کیونکہ میں اپنی لائف میں بہت خوش ہوں۔۔۔ مجھے اپنی زندگی میں مزید کوئی برداشت نہیں ہے۔۔۔ ہو گا شاہ زر عباس اچھا۔۔۔ مگر مجھے نہیں چاہیے وہ۔۔ پوری دنیا میں تنہا بھی رہ گئی تب بھی ایسے ہی رہنا پسند کروں گی۔۔۔"

پریہا دوٹوک لہجے میں بولتی زویا کے سامنے سے ہٹنے لگی تھی۔۔۔

جب زویا نے اس کا بازو تھام کر اسے روک لیا تھا۔۔۔

"کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں۔۔۔۔ شاہ زر عباس نظر انداز کیے جانے کے قابل بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔۔ اور نہ ہی تمہاری نظروں میں اس کے لیے ناپسندیدگی ہے۔۔۔ پھر ایسا کیوں کر رہی ہو تم۔۔۔۔ اس دن شوٹ میں تمہارا شاہ زر کے آگے گھبرا۔۔۔وہ عام بات تو نہیں تھی۔۔۔ آج سے پہلے کتنے ایکٹرز کے ساتھ کام کیا ہے۔۔۔۔ پہلے تو کبھی ایسے تمہارے پسینے نہیں چھوٹے۔۔ جیسے شاہ زر کے سامنے تمہاری حالت غیر ہوئی۔۔۔ بچپن سے جانتی ہوں تمہیں۔۔۔ مجھ سے کچھ نہیں چھپا سکتی تم۔۔۔۔"

زویا کی خفگی بھری جانچتی نگاہیں پریہا کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔اسے پریہا کا بی ہیویئر شاہ زر کے ساتھ بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے زویا پلیز نہ تو خود کچھ الٹا سیدھا سوچو اور نہ ہی میرے دماغ میں ڈالو۔۔"

پریہا نے اسے صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔ مگر زویا کو اس کی جھکی نظریں اچھے سے باور کروا گئی تھیں۔۔۔ کہ وہ اس وقت جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔ وہ جب جھوٹ بولتی تھی تو ایسے ہی اپنی نظریں چرا لیتی تھی۔۔

زویا نے اس سے دوبارہ کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔ مگر اسے اس بات کا تو پورا یقین ہو چکا تھا کہ پریہا اس سے جھوٹ بول رہی تھی۔۔۔۔ مگر اسے نہیں بتا رہی تھی۔۔۔

وہ کافی ٹائم سے جانتی تھی پریہا کو۔۔۔ وہ مزاجاً کافی مغرور لڑکی تھی۔۔ اپنے حسن کو لے کر گھمنڈ بھی تھا اس میں۔۔۔

مگر اس نے کبھی کسی سے بلاوجہ خار نہیں ڈالی تھی۔۔۔ جیسی خار وہ شاہ زر عباس سے ڈالے بیٹھی تھی۔۔۔

وہ ایسا کیوں کر رہی تھی زویا سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بھابھی آپ نے یہ ایڈ دیکھا۔۔۔ پریہا ملک کا شاہ زر بھائی کے ساتھ۔۔۔۔"

کنول ٹی وی پر چلتے ایڈ کو سٹاپ کرتے وہاں آکر بیٹھتی کائنات کا مخاطب کرتے بولی تھی۔۔۔

"ہاں دیکھا میں نے۔۔۔ کیا زبردست ایکٹنگ کی ہے شاہ زر نے۔۔۔ دونوں کی جوڑی کیا کمال کی لگ رہی ہے۔۔۔۔"

کائنات نے آخری جملہ اندر داخل ہوتی شرمین بیگم کو دیکھ شرارتاً بولا تھا۔۔۔

"ہاں وہ پیاری بھی تو بہت ہے۔۔۔ مگر میں نے سنا ہے بہت نک چڑھی ہے۔۔۔۔ شاہ زر بھائی کو نخرے اٹھوانے کی عادت ہے۔۔۔ ایسی لڑکی انہیں زرا پسند نہیں آئے گی۔۔۔ جسے سیدھے منہ بات کرنا نہ آتا ہو۔۔۔"

کنول کائنات کی بات کو سیریس لیتے برا سا منہ بناتے بولی تھی۔۔۔ جبکہ شرمین بیگم کی خفگی بھری صورت دیکھ ان کے ساتھ ساتھ اندر داخل ہوتی غزل بھی ہنس پڑی تھی۔۔۔

"کچھ بھی فضول مت بولا کرو تم لوگ۔۔۔۔ اس لڑکی کا بھلا کیا جوڑ میرے شاہ زر کے ساتھ۔۔ یہ ٹی وی ڈرامے والی ایسی ہی ہوتی

ہیں۔۔ کسی بھی مرد کے ساتھ سوٹ کر جاتی ہیں۔۔۔ شاہ زر اور

مزاج کا بندہ ہے۔۔۔۔

وہ کبھی بھی ایسی لڑکی کو اپنے لیے پسند نہیں کرے گا۔۔۔"

شرمین بیگم نے فوراً ان کو ڈپٹا تھا۔۔۔

"شاہ زر بھائی پر نجانے کتنی لڑکیوں کی نظریں ہیں آپی۔۔۔ کل سے

سوشل میڈیا پر ایک خبر گردش کر رہی ہے۔۔۔ کچھ فوٹو گرافس

بھی ہیں۔۔۔ کہ پریہا ملک اور شاہ زر عباس کو ایک ساتھ ایک

گاڑی میں جاتے دیکھا گیا ہے۔۔۔۔ یہ دیکھیں۔۔۔"

کنول نے اپنا موبائل اٹھا کر ان دونوں کے سامنے کیا تھا۔۔۔

شرمین بیگم بھی اسی وقت وہاں آن بیٹھتیں اس کی باتیں سن چکی تھیں۔۔۔ جبکہ وہ دونوں بھی وہ تصویریں دیکھ کچھ دیر کے لیے خاموش ہوئی تھیں۔۔۔ کیونکہ ان تصویروں میں پریہا کو شاہ زر کی گاڑی میں بیٹھتے واضح طور دیکھا جا سکتا تھا۔۔۔

"یہ ایکٹریس تو ایک بچی کی ماں ہے نا۔۔۔ وہی ہے نا جس کے بارے میں کائنات اس دن تم نے مجھے بتایا تھا۔۔۔"

شرمین بیگم کے چہرے پر بھی ناگواری بھرے تاثرات پھیلے ہوئے تھے۔۔۔ انہیں اپنے بیٹے کی وجاہت اور بے پناہ مقبولیت کی وجہ

سے ویسے خدشہ سا لگا رہتا تھا۔۔۔ ایسی زرا سی خبر بھی ان کو اپ سیٹ کر دیتی تھی۔۔۔۔

"ارے آپ سب لوگ تو ایسے بی ہیو کر رہی ہو جیسے شاہ زر اس لڑکی کو بیاہ کر ساتھ لے آیا ہو۔۔۔ لفٹ دے دی ہو گی ویسے ہی۔۔۔ شاہ زر چھوٹا بچہ تو بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔ اور نہ اتنا معصوم ہے کہ ایسے ہی کسی کی بھی باتوں میں آجائے گا۔۔۔ اس پورے خاندان کا سب سے سلجھا ہوا اور سمجھدار مرد ہے۔۔۔

کبھی بھی کچھ غلط نہیں کرے گا۔۔۔"

غزل کو اپنے لاڈلے بھائی کے حوالے سے زرا سا مشکوک ہوں ا بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔اس کی اتنی بڑی تقریر کے جواب میں کوئی کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔ مگر شرمین بیگم کا دل ابھی بھی خدشات میں گھر چکا تھا۔۔۔

وہ سوچ چکی تھیں جتنی جلدی ہو سکے وہ شاہ زر سے شادی کے حوالے سے رضامندی لے کر اس کا رشتہ پکا کر دیں گی۔۔۔

"یار یہ کس مصیبت میں ڈال دیا مجھے۔۔۔۔ تھوڑا سا بھی نہیں بھاگا جا رہا۔۔۔ تم ہی ارحم کے ساتھ کمپیٹیشن میں حصہ لے لیتے۔۔۔"

اویس دوراؤنڈ لگا کر ہی ہانپتے ہوئے شاہ زر کے قریب کرسی پر آن گرا تھا۔۔۔

"یہ کیا ہے بھابھی۔۔۔؟؟ آپ نے تو میرے بھائی کو بالکل بزرگ بنا کر رکھ دیا ہے۔۔۔ پہلی بار دیکھا ہے کسی انسان کو جوانی میں بڑھاپا آتے۔۔۔"

شاہ زر نے بڑے بھائی پر چوٹ کرتے وہاں چائے لے کر آتی کائنات کو بھی لپیٹ میں لیا تھا۔۔۔۔

اویس اس سے سات سال بڑا تھا۔۔۔ مگر دونوں کے بیچ بہت زیادہ دوستی تھی۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے ہر بات آرام سے

ڈسکس کر لیتے تھے۔۔۔ کائنات اس کی بات پر مسکراتی واپس پلٹ گئی تھی۔۔۔

وہ دونوں بھائی ایسے ہی ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچتے رہتے تھے۔۔۔۔

شاہ زر جب بھی گھر ہوتا تھا۔۔۔ گھر پر ایسے ہی رونق لگی رہتی تھی۔۔

"اب اصل بات بتاؤ گے۔۔۔"

کائنات کے جاتے ہی اویس ارحم کو کھیلنے کے لیے دور بھیجتا شاہ زر کے قریب ہوا تھا۔۔۔

جس پر شاہ زر نے اسے پریہا کے حوالے سے ساری بات بتادی تھی۔۔۔ اپنا ایک رازداں تو رکھنا چاہتا تھا وہ۔۔۔

جو آگے چل کر اس کو سپورٹ تو کر سکے۔۔۔ جبکہ اویس منہ کھولے اسے تکے جا رہا تھا۔۔۔

"تمہیں ایک آٹھ سال کی بچی کی ماں سے سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔ یقین نہیں آرہا مجھے۔۔۔"

اویس نے پریہا کی تصویر دیکھی تھی۔۔۔ جس میں وہ دیکھنے میں شاہ زر کے جوڑ کی ہی تھی۔۔۔ مگر اس کے ساتھ موجود منہا کا حوالہ اور

اس کا شوبز انڈسٹری سے تعلق رکھنا بہت سارے مسائل پیدا کر سکتا تھا۔۔۔

"کیا تم واقعی سیریس ہو اس لڑکی کے معاملے میں۔۔۔۔؟؟"

اویس کو ابھی یقین نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ اس کا بھائی ہمیشہ اپنی زندگی میں کچھ نہ کچھ ایڈونچر اور باقی خاندان والوں سے مختلف کرتا آیا تھا۔۔۔ مگر اویس کو اس بات کا بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ شادی کے معاملے میں بھی ایسا ہی کچھ سوچ بیٹھا ہے۔۔۔

اسے عام شے تو کبھی پسند ہی نہیں آتی تھی۔۔۔

"آپ کو اپنا بھائی ٹائم پاس کرنے والا لگتا ہے کیا۔۔۔۔"

شاہ زر نے مصنوعی خفگی بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"لڑکی تو اچھی ہے مگر گھر میں ہنگامہ کھڑا ہو جانا ہے۔۔۔۔۔پر یہاں کے لیے کوئی نہیں ماننے والا۔۔۔"

اویس نے اسے اطلاع دی تھی۔

"آج تک اپنی لائف کا چھوٹے سے چھوٹا فیصلہ میں نے اپنی مرضی سے کیا ہے۔۔۔ پھر سب یہ کیوں لگتا ہے کہ میں اتنا اہم فیصلہ ان سب کی مرضی سے کروں گا۔۔۔زندگی میں پہلی بار تو کوئی اچھی لگی

ہے۔۔اس دل کو بری طرح سے بھا گئی ہے۔۔۔۔ آئے گی تو وہی میری زندگی میں۔۔۔۔ورنہ کوئی نہیں۔۔۔۔"

وہ اپنے مخصوص ضدی لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

"خیر ابھی گھر والوں کو کیا کہوں۔۔وہ لڑکی ہی نہیں مان رہی۔۔۔"

اویس کو جواب دیتا وہ بے بسی بھرے انداز میں مسکرا دیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"پری شاہ زر انکل تو ابھی تک آئے ہی نہیں ہیں۔۔ اگر وہ نہ آئے تو کیا ہو گا۔۔۔۔"

منہا سب کو آتا دیکھ پریشانی کے عالم میں بولی تھی۔۔۔ تھوڑی دیر میں ان کا کمپیٹیشن شروع ہو جانا تھا۔۔۔

سب بچے اپنے اپنے پارٹنر کے ساتھ پریکٹس کر رہے تھے۔۔۔

منہا کے چہرے پر ہارنے کا خوف منڈلا رہا تھا۔۔۔ اس نے پریہا سے موبائل لے کر شاہ زر کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔

جو کال بھی پک نہیں کر رہا تھا۔۔۔

" دیکھا کہا تھا نہ میں نے تمہیں۔۔۔ یہ شخص اعتبار کے قابل نہیں ہے۔۔۔ امید دلا کر میری بیٹی کو مزید تکلیف کا شکار کر دے گا۔۔۔"

پریہا منہا کی زرد پڑتی رنگت دیکھ پریشانی سے بولتی یہ نہیں دیکھ پائی تھی کہ منہا نے کال کاٹی نہیں تھی۔۔۔ بیل جا رہی تھی۔۔۔ جسے پک کرتے شاہ زر اس کے شاندار خیالات سن چکا تھا۔۔۔

یہ لڑکی اس کے حوالے سے اتنے برے خیالات کیوں رکھتی تھی۔۔۔

وہ منہا کے پاس ہی آنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر اچانک سے اسے ایک ضروری میٹنگ کے لیے بلا لیا گیا تھا۔۔۔

اس کی پچھلی ساری پرفارمینس اور ٹیم ورک کو دیکھتے اسے کیپٹن شپ دینے کے بارے میں سوچا جارہا تھا۔۔ وہ بہت زیادہ خوش تھا اس سے۔۔۔

منہا سے کیے وعدے کے مطابق وہ وہاں پہنچ چکا تھا۔۔ کمپٹیشن میں سے صرف دس منٹ رہ گئے تھے۔۔۔۔

منہا تو پوری طرح سے ناامید ہو چکی تھی مگر اسے قریب آتے دیکھ منہا کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔۔ وہ اس وقت بھی ماسک اور کیپ میں خود کو پوری طرح سے چھپائے ہوئے تھا۔۔۔

اس نے منہا کو کیسے سمجھایا تھا کہ اس نے کسی کے سامنے بھی شاہ زر کا ذکر نہیں کیا تھا۔۔۔ سکول کی پرنسپل اور انتظامیہ تو ویسے ہی اس کی فین تھی۔۔۔اس نے معاملے کو ایسے سنبھلا تھا کہ پریہا کو کچھ کرنا ہی نہیں پڑا تھا۔۔۔

مگر وہ اب بھی اس سے خوش نہیں تھی۔۔۔اسے وہ شخص آج بھی اتنا ہی برا لگتا تھا۔۔۔

"کیسی ہو۔۔۔؟؟"

اس نے بہت ہی نرمی سے پوچھا تھا۔۔۔اس کی پر شوق نگاہیں پریہا کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔جو اس وقت پنک لباس میں چہرے پر

ہمیشہ کی طرح خفگی بھرے تاثرات سجائے اسے پوری طرح سے اگنور کر رہی تھی۔۔۔

آنکھوں کی مغروریت مزید بڑھی ہوئی تھی۔۔۔

"آپ کو مجھ سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔۔۔میں اپنی بیٹی کے ساتھ آپ کو کتنی مشکل سے برداشت کر رہی ہوں۔۔۔یہ میں ہی جانتی ہوں۔۔۔"

وہ ہمیشہ کی طرح اس کی انسلٹ کر گئی تھی۔۔۔

"تم شروع سے اتنی ہی بدتمیز ہو۔۔۔یا میرے سامنے ہو جاتی ہو۔۔۔۔'

وہ بھی ادھار رکھنے والوں میں سے نہیں تھا۔۔پر یہا نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔اس کی جانب سے کوئی جواب نہ پاکر وہ منہا کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔جبکہ پر یہا نے اس کی چوڑی پشت کو گھورا تھا۔۔

نجانے کہاں سے یہ شخص اس کی زندگی میں آن ٹھہرا تھا۔۔

وہ وجاہت کا شاہکار ہر لحاظ سے پرفیکٹ انسان تھا۔۔۔اس کی منہا سے محبت دیکھ کر یہ بھی اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ منہا کو بھی قبول کرے گا۔۔

مگر پریہا کو وہ ہی قبول نہیں تھا۔۔۔ یہ سب سوچتے ہوئے بھی پریہا کے چہرے کے تاثرات تن گئے تھے۔۔۔

سب بچے اپنی فیمیلیز سے آئے پارٹنرز کے ساتھ کھڑے ریس کے لیے بالکل تیار تھے۔۔۔ وہاں شاہ زر کی اپنی فیملی بھی موجود تھی۔۔۔ اویس اور کائنات ارحم کو سپورٹ کرنے آئے تھے۔۔۔۔

وہاں اتنے سارے لوگ تھے۔۔۔ مگر کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔۔۔ کہ ان سب کے بیچ ان کی قومی کرکٹ ٹیم کا نمبر ون آل راؤنڈر موجود تھا۔۔۔

پریہا کی نظریں ان دونوں پر ہی جمی ہوئی تھیں۔۔۔منہا کے
چہرے پر چھائی مسکراہٹ دیکھنے لائق تھی۔۔۔

جو دیکھ دیکھ کر پریہا خوش ہو رہی تھی۔۔۔۔

اس کی نگاہیں منہا کے ساتھ کھڑے شاہ زر عباس کی جانب بھی
ایک دو بار بے اختیاری میں اٹھ گئی تھی۔۔۔۔

وہ لمبا چوڑا شخص بے پناہ وجیہہ لگ رہا تھا۔۔۔اس کی شاندار
شخصیت وہاں بہت سارے لوگوں کو مرعوب کر گئی تھی۔۔۔۔اس
کو دیکھ بہت سے لوگ مشکوک بھی ہوئے تھے۔۔۔

مگر پھر یہ سوچ کر کہ شاہ زر عباس یہاں کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔ وہ اپنی سوچ جھٹک گئے تھے۔۔۔

وسلنگ کی آواز پر شاہ زر بھی باقی سب کی طرح منہا کا ہاتھ تھامے آگے کی جانب بھاگا تھا۔۔۔ وہ منہا کا خیال کرتا اس کے ساتھ ساتھ آہستہ قدموں سے بھاگ رہا تھا۔۔۔

منہا کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔ لیکن وہ ہارنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

شاہ زر اسے مسلسل موٹیویٹ کر رہا تھا۔۔۔ ارحم اور اویس ان کے ساتھ سے آگے نکل گئے تھے۔۔۔

"شاہ زر انکل میں ہارنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔"

منہا منی بسورتے بولی تھی۔۔۔۔ارحم سے تو اسے کسی قیمت پر نہیں ہارنا تھا۔۔۔

"یہ شخص اپنے بھتیجے کو جتانے کی خاطر میری منہا کا جان بوجھ کر تو نہیں ہرا رہا۔۔۔۔"

پریہا کی سوچ اس شخص کے بارے میں فورا منفی ہوئی تھی۔۔۔

جس پر زویا نے تاسف بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

جہاں شاہ زر منہا کو نجانے کیسے سمجھتا اپنے بالکل ساتھ لگائے اسے اپنے سہارے بھگاتا اویس اور ارحم سے آگے نکلتا وننگ پوائنٹ کراس کر گیا تھا۔۔۔ وہ دونوں فرسٹ آئے تھے۔۔۔

دوسرے نمبر پر اویس اور ارحم تھے۔۔۔ جبکہ پریہا ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

پریہا کا دل عجیب سے احساس سے گھر گیا تھا۔۔۔ وہ کیوں اس سب کو کنٹرول نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

یہ شخص اتنے آرام سے اس کی لائف میں داخل ہو کر ہر شے پر اختیار حاصل کر رہا تھا۔۔۔

پریہا کا دماغ اس سوچ کے ساتھ مزید خراب ہو چکا تھا۔۔۔

کیوں کہ آج شاہ زر عباس نے جس طرح سے منہا کے لبوں پر

مسکراہٹ لا کر اسے اتنی بڑی تکلیف سے نکالا تھا۔۔۔اس بات نے

پریہا کے دل میں شاہ زر کے لیے نرم گوشہ پیدا کر دیا تھا۔۔

جس کے بعد اس کا دل مزید بوجھل ہو چکا تھا۔۔

اس نے آگے بڑھ کر منہا کو مبارک باد بھی نہیں دی تھی۔۔۔

کیونکہ وہ شخص اس کے ساتھ کھڑا تھا۔۔

زویا تو کب سے ان کے قریب پہنچ چکی تھی۔۔۔جبکہ شاہ زر بے

یقینی بھری نگاہوں سے اس لڑکی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

وہ اتنی سخت دل کیسے ہو سکتی تھی۔۔۔اور اسے اتنا ناپسند کیوں کرتی تھی۔۔

اسی لمحے پریہا نے بھی اس کی جانب دیکھا تھا۔۔دونوں کی نگاہوں کا تصادم بے ساختہ تھا۔۔۔

پریہا اپنی نظروں کا زاویہ تبدیل نہیں کرپائی تھی۔۔۔اس شخص کی آنکھوں میں آج اسے غصہ نظر آیا تھا۔۔۔۔

پریہا کا دل انجانے احساس سے دھڑکا تھا۔۔۔وہ تیزی سے وہاں سب ہٹ گئی تھی۔۔۔

وہ دوسرے گراؤنڈ میں آ گئی تھی۔۔۔ جہاں اس وقت کوئی نہیں تھا۔۔۔ جب اسے اپنے پیچھے بھاری قدموں کی چاپ سنائی دی تھی۔۔

پریہا بنا پلٹے ہی جان گئی تھی کہ یہ کون تھا۔۔۔

"میں تمہاری اس قدر ناپسندیدگی کی وجہ جاننا چاہتا ہوں۔۔۔"

اس کی گمبھیر آواز پریہا کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔ جس کے ساتھ ہی پریہا کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے پلٹی تھی۔۔۔ جب وہ شخص اسے اپنے پیچھے کچھ ہی فاصلے پر کھڑا نظر آیا تھا۔۔۔۔

وہ ہمیشہ کی طرح خوشگوار موڈ میں بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔اس کے چہرے پر انتہائی سنگین تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔۔

وہ آج پوری سنجیدگی کے ساتھ اس سے بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ اس سے پہلی نظر میں ہی بہت پسند آئی تھی۔۔۔

اور یہ پسندیدگی آہستہ آہستہ ہر گزرتی ملاقات کے ساتھ محبت میں تبدیل ہو رہی تھی۔۔۔

اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ اس کا دل اتنی جلدی یہ سفر طے کر جائے گا۔۔۔۔

مگر وہ چاہ کر بھی اسے اپنے دماغ سے کسی بھی لمحے فراموش نہیں کر پاتا تھا۔۔۔اس لڑکی کی یہ مغرور ادائیں اور نفرت کا احساس اسے اپنی جانب سے دھیان ہٹانے ہی نہیں دیتا تھا۔۔۔۔

دل تھا کہ اس کی جانب کھینچا چلا جا رہا تھا۔۔۔۔وہ خود کو روک ہی نہیں پا رہا تھا۔۔۔

نجانے یہ کونسی کشش تھی جو اسے کھینچ رہی تھی۔۔۔

اس نے ہمیشہ سے یہی سوچا تھا کہ وہ کبھی بھی کرکٹ سے زیادہ کسی بھی شے کے لیے اپنا جنون نہیں رکھے گا۔۔۔۔

مگر اس معاملے میں دل کے فیصلہ کرنے کی نوبت ہی نہیں آئی تھی۔۔۔اس لڑکی نے اسے ایسے اپنے ساتھ باندھ لیا تھا کہ اس سنبھلنے کا بھی موقع نہیں ملا تھا۔۔۔

"آپ کو ایسی غلط فہمی کیوں ہے میں آپ کسی بھی طرح سے میری توجہ کا باعث ہیں۔۔۔میرے نزدیک آپ کی اتنی ویلیو بھی نہیں ہے کہ میں آپ کو ناپسند کرنے میں اپنی انرجی ویسٹ کروں۔۔۔ آپ کو سمجھ نہیں آتی کہ مجھے آپ میں کسی قسم کا کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔۔پھر بھی آپ کیوں میرے پیچھے آتے ہیں۔۔۔۔ پوری دنیا کے لیے اتنے قابلے عزت ہیں آپ۔۔۔۔

آپ کو ایسی حرکتیں زیب نہیں دیتیں۔۔۔"

پریہا اس کے بالکل سامنے کھڑی اسے اچھے سے باور کروا گئی تھی کہ اس شخص کی پریہا کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں تھی۔۔۔

اس کی بات پر شاہ زر کتنے ہی لمحے اس کے مغرور چہرے کو گھورتا رہا تھا۔۔۔

یہ لڑکی اس کی سوچ سے بھی زیادہ نہ چڑھی اور گھمنڈی تھی۔۔۔وہ اچھے سے سمجھ گیا تھا کہ اسے اب کیسے ڈیل کرنا تھا۔۔۔

اس لڑکی کو اپنی دسترس میں تو وہ لے کر ہی رہنے والا تھا۔۔۔

کیونکہ وہ اپنی ان حرکتوں سے اس کے دل کو مزید گھائل کر رہی تھی۔۔۔

"اوکے فائن۔۔ اب ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ اگر آپ کو میرا آپ کی جانب متوجہ ہونا پسند نہیں ہے تو میں اب دوبارہ آپ کو ڈسٹرب نہیں کروں گا۔۔ لیکن منہا کے معاملے میں آپ کی ایک نہیں سنوں گا۔۔ اس بچی سے بات کرنے میں آپ کو کوئی ایشو نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ سوری میری وجہ سے آپ کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔۔ اب دوبارہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔"

وہ اپنی بات کہتا اس پر ایک بھرپور نگاہ ڈالتا وہاں سے نکل گیا

تھا۔۔۔

جبکہ پریہا کتنے ہی لمحے حیرت زدہ سی اپنی جگہ پر کھڑی رہی

تھی۔۔۔۔یہ شخص اس طرح سے مان جائے گا اسے یقین نہیں آیا

تھا۔۔۔

وہ باہر آئی تھی۔۔۔جہاں منہا اب زویا کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔۔

وہ وہاں سے بھی جا چکا تھا۔۔۔۔

"پری یہ دیکھیں میری ٹرافی۔۔۔۔۔مجھے ہمیشہ سے خواہش تھی اسے جیتنے کی۔۔۔ آج شاہ زر انکل نے پوری کر دی۔۔۔۔ آئی لو یو۔۔۔۔وہ بہت اچھے ہیں۔۔۔"

منہا کا چہرا خوشی سے جگمگا رہا تھا۔۔۔وہ پریہا کے ساتھ لگتی خوشی سے چہکتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

جبکہ پریہا تو اس کی یہ اتنی خوشی دیکھ کر ہی اپنی جگہ ساکت رہ گئی تھی۔۔۔ آج اس نے منہا کو اتنا خوش کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔یہ سب شاہ زر کے باعث ہوا تھا۔۔۔

پریہا کے لبوں پر دھیمی سے مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ سمٹ بھی گئی تھی۔۔۔۔اس شخص نے اتنا کچھ کیا تھا اس کی بیٹی کی خاطر۔۔۔

جس کا شکریہ ادا کرنے کے بجائے وہ اس کو بے عزت کر گئی تھی۔۔۔۔

پریہا منہا کو لیے وہاں سے لوٹ آئی تھی۔۔۔۔ مگر اس کی دماغ میں ابھی بھی وہ اسی شخص کی باتیں چل رہی تھیں۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"منہا اب اٹھ جاؤ آپ۔۔۔ بہت دیر ہو چکی ہے۔۔۔ صبح سکول بھی جانا ہے آپ نے۔۔۔۔"

منہا زویا کے ساتھ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی میچ دیکھ رہی تھی۔۔۔

پریہا کی بات پر اس نے منہ بسورا تھا۔۔۔۔

"پری مجھے ابھی نہیں سونا۔۔۔۔ میچ ختم ہونے والا ہے۔۔۔ دیکھو ہم میچ جیت رہے ہیں۔۔۔ اور شاہ زر انکل نے مجھے کہا تھا کہ وہ میچ ختم ہوتے ہی مجھ سے بات کریں گے۔۔۔۔"

منہا اسے جواب دیتی پھر سے میچ کی جانب متوجہ ہو چکی تھی۔۔۔

جس پر پریہا بھی ناچاہتے ہوئے وہاں بیٹھ گئی تھی۔۔۔وہ منہا کو سلانے کے بعد ہی سوتی تھی۔۔

اس نے ایک بار بھی سکرین پر دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔وہ موبائل پر لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

جب منہا کی چیخ پڑی تھی اس کے کانوں میں۔۔۔۔۔

"منو کیا ہوا۔۔۔؟؟"

وہ ہڑبڑا کر اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔جہاں وہ میچ جیت جانے پر خوشی سے جھومتی سکرین پر ابھرتی شاہ زر عباس کی وجیہہ

صورت کو دیکھ اس کے قریب جاتی اسے سکرین پر ہی بوسہ دے گئی تھی۔۔۔۔

پریہا نے حیرت زدہ سا ہو کر منہا کی اس شخص کے لیے یہ محبت دیکھی تھی۔۔۔جو بلاوجہ کی نہیں تھی۔۔۔

شاہ زر کے اسے اب تک جس قدر محبت سے نوازا تھا۔۔۔یہ اسے کا ری ایکشن تھا۔۔۔

بچے تو ایسے ہی ہوتے تھے۔۔۔جہاں سے محبت ملتی تھی وہیں کہ ہو کر رہ جاتے تھے۔۔۔

پریہا کی نگاہیں بھی شاہ زر کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔ جس کا چہرا پسینے سے شرابور تھا۔۔۔

وہ اپنے چہرے سے ہیلمٹ اتار رہا تھا۔۔۔ اس کے سیاہ گھنے بالوں پیشانی پر چمکے ہوئے تھے۔۔۔ وہ اس وقت بھی ہمیشہ کی طرح بے پناہ وجیہہ لگ رہا تھا۔۔۔۔ وہاں موجود شائقینِ اسے سراہ رہے تھے۔۔۔۔

شاہ زر عباس نے آج بھی ان کی امیدوں کو رائیگاں نہیں جانے دیا تھا۔۔۔ ہر میچ کے بعد لوگوں کی اس کے لیے محبت بڑھ جاتی تھی۔۔۔

وہ کھیلتا ہی اتنی لگن اور جنون کے ساتھ تھا کہ اس کے جنون کے آگے باقی لوگوں کا عزم بھی کمزور پڑ جاتا تھا۔۔۔

پریہا کو اندازہ ہی نہیں ہوا تھا کہ وہ اتنی دیر اسے تکے چلی گئی تھی۔۔

اسے ہوش تب آیا تھا جب شاہ زر سکرین سے ہٹا تھا۔۔۔ وہاں اب دوسری ٹیم کو دکھایا جارہا تھا۔۔۔

پریہا نے خفیف سا ہوتے سکرین سے نگاہیں ہٹا کر ان دونوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

جو اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔۔زویا کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"کیا پرسنالٹی ہے نا بندے کی۔۔۔ان لوگوں کو بھی اپنی جانب متوجہ کر لیتا ہے جو اسے سخت ناپسند کرتے ہیں۔۔۔۔"

زویا نے اسے چھیڑتے کہا تھا۔۔۔۔جس پر پریہا نے اسے خفگی بھری نگاہوں سے اسے گھورنے پر اکتفا کیا تھا۔۔۔۔

وہ غلطی کر چکی تھی۔۔۔اب بولنے کے لیے اس کے پاس کچھ نہیں تھا۔۔۔

"منہا کوئی فون نہیں آیا ابھی تک۔۔۔۔چلو اٹھو اب آپ۔۔۔"

میچ ختم ہوئے دس منٹ گزر چکے تھے۔۔۔ مگر کوئی کال نہیں آئی تھی۔۔۔۔ پریہا کی بات پر منہا بے دلی سے اٹھی تھی۔۔۔۔

کیونکہ پریہا کے تیور بتا رہے تھے کہ وہ اب اسے زرا سی مہلت بھی نہیں دینے والی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے پریہا کے موبائل کی سکرین شاہ زرعباس کے نام سے جگمگا اٹھی تھی۔۔۔۔

یہ نمبر بھی منہا نے ہی سیو کیا تھا۔۔۔

ابھی وہ شخص اتنی دیر کھیلنے کے بعد تھکا ہوا واپس لوٹا تھا۔۔۔اور ریسٹ کرنے کے بجائے اس نے منہا سے کیے گئے وعدے کے مطابق اسے کال کر دی تھی۔۔۔۔

کیا یہ شخص اس کی بیٹی کو واقعی اتنی اہمیت دیتا تھا۔۔۔وعدوں کا اتنا پابند تھا وہ شخص۔۔۔۔

"شاہ زر انکل نے کال کر دی۔۔۔۔"

منہا خوشی سے چہکتی اس کے قریب آتے اس سے موبائل لے گئی تھی۔۔۔۔

پریہا خاموشی سے واپس صوفے پر ٹک گئی تھی۔۔۔

"میں نے پورا میچ دیکھا ہے شاہ زر انکل۔۔۔۔پری کی ڈانٹ بھی سنی۔۔۔مگر آپ کا میچ ادھورا نہیں چھوڑا۔۔۔"

منہا کی بات پر پریہا نے اسے گھورا تھا۔۔۔اس کا ذکر کرنے کی بھلا کیا ضرورت تھی۔۔۔

مگر منہا کو اس وقت ہوش ہی کہا تھا۔۔۔وہ اپنے ہی باتوں میں لگی ہوئی تھی۔۔۔

وہ شاہ زر سے اس طرح کھل کر اپنے سکول کی پوری روٹین ڈسکس کر رہی تھی۔۔۔جیسی کبھی اس کے ساتھ بھی نہیں کی تھی۔۔۔

پریہا خاموش بیٹھی اسے تکے جا رہی تھی۔۔۔

"منہا اب بس کرو۔۔۔پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے۔۔۔"

پریہا نے اسے ٹوکا تھا۔۔۔اس کی یہ آواز سپیکر کے پار بھی سنائی دی تھی۔۔۔

منہا کا کوئی ارادہ نہیں تھا کال بند کرنے کا۔۔۔ مگر شاہ زر کے کہنے پر وہ مان گئی تھی۔۔۔۔

جس بات پر پریہا نے لب بھینچ لیے تھے۔۔۔اس کی بیٹی کو اس شخص نے پوری طرح سے اپنے کنٹرول میں کر لیا تھا۔۔۔

"اوکے خدا حافظ۔۔۔شاہ زر انکل آپ پری سے بات کر لیں۔۔۔

"

منہا اسے موبائل پکڑاتی اس کا گال چومتی اپنے روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔ جبکہ اس کی اس حرکت پر پریہا گھبرا گئی تھی۔۔۔۔

اس نے فون کان سے لگایا تھا۔۔۔ کال ابھی بھی چل رہی تھی۔۔۔

اسے مقابل کی بھاری سانسیں سپیکر پر ابھرتی سنائی دی تھیں۔۔۔

اسے امید تھی کہ وہ شخص کوئی بات کرے گا۔۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔

اس شخص نے اس کی موجودگی محسوس کرتے ہی کال کاٹ دی تھی۔۔۔

پریہا کے لب حیرت زدہ سے واں ہوئے تھے۔۔۔

"میں کونسا مری جا رہی تھی بات کرنے کی خاطر۔۔۔۔"

پریہا نے تپ کر کہا تھا۔۔۔۔۔ سکرین پر اب پھر سے گزرے میچ کی جھلکیاں دکھائی جا رہی تھیں۔۔۔ پریہا ٹی وی بند کرتی منہا کے روم میں آ گئی تھی۔۔۔۔

اسے خود بھی سمجھ نہیں آئی تھی کہ اس کا موڈ اس بات پر اتنا زیادہ آف ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

اچھی بات تھی کہ وہ اسے اگنور کر رہا تھا۔۔۔ وہ بھی تو یہی چاہتی تھی۔۔۔

پھر اتنا برا کیوں لگ رہا تھا۔۔۔۔وہ اپنی کیفیت سمجھ نہیں پا رہی

تھی۔۔۔

منہا کو سلانے کے بعد وہ اپنے روم میں آئی ہی تھی جب اس کا

موبائل بجا تھا۔۔۔انجان نمبر تھا۔۔۔۔۔

اس نے انجانے احساس کے تحت کال پک کر لی تھی۔۔۔

"مس پریہا ملک کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟"

دوسری جانب سے ابھرتی آواز وہ ٹھیک سے پہچان نہیں پائی

تھی۔۔۔جب اس کے پوچھنے پر دوسری جانب سے جاندار قہقہ

گونجا تھا۔۔۔۔

"اب اتنی زیادتی تو مت کریں پریہا صاحبہ۔۔۔ آپ ہمیں پہنچاننے سے انکار کر رہی ہیں۔۔۔ جن سے اتنے پرانے تعلقات ہیں آپ کے۔۔۔ اور اجنبیوں کو گلے لگا رہی ہیں۔۔۔ یہ تو غلط بات ہو گئی نا۔۔۔ ہمارے سامنے پارسائی کا ناٹک کرنا۔۔۔ اور شاہ زر عباس جیسے شخص کو دیکھ کر لال ٹپکاتے اس کی بانہوں میں جھول جانا۔۔۔۔"

وہ شخص ہمیشہ کی طرح انتہائی گھٹیا الفاظ استعمال کر گیا تھا۔۔۔

وہ کون تھا پریہا یہ بھی پہچان گئی تھی۔۔۔۔

"فون بند مت کرنا میری پوری بات سنے بغیر۔۔۔۔ ورنہ بہت پچھتاؤ گی تم۔۔۔۔"

پریہا اس گھٹیا شخص سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

وہ کال کاٹنے ہی لگی تھی جب اس کی سرد وار ننگ پریہا کو اپنی جگہ ساکت کر گئی تھی۔۔۔

"فون کیوں کیا مجھے۔۔۔؟؟"

پریہا ہونٹ بھینچتے بہت مشکل سے خود پر ضبط کرتے بولی تھی۔۔۔ ورنہ دل تو کر رہا تھا کہ اس شخص کو اتنی گالیاں نکالے کہ وہ دوبارہ کچھ بھی بولنے کے قابل نہ بچے۔۔۔

"تعریف کرنے کے لیے۔۔۔بہت زبردست ایڈ تھا۔۔۔کیا زبردست سین تھا۔۔۔جب تم شاہ زرعباس کی بانہوں میں قید تھی۔۔۔بس پوچھنا یہ تھا کہ جب تم شاہ زرعباس کی بانہوں میں لہرا سکتی ہو تو تھوڑا سا ہمارا دل بھی تو خوش کر سکتی ہو۔۔۔

اب میری آفر پچاس لاکھ سے ایک کروڑ ہو چکی ہے۔۔۔۔صرف ایک رات کی ہی تو بات ہے۔۔۔کسی کو پتا بھی نہیں چلنے دوں گا۔۔۔"

وہ شخص پھر سے اپنی غلیظ باتوں پر اتر آیا تھا۔۔۔یہ ایک بہت بڑا ڈائیریکٹر یاسین مہدی تھا۔۔۔

جو اپنا ایک بہت بڑا پروڈکشن ہاؤس چلا رہا تھا۔۔۔ مگر انتہا کا ہوس پرست اور گھٹیا انسان تھا۔۔۔

خوبصورت اور جوان لڑکیوں کو دیکھ اس کی ایسے ہی لال ٹپکنے لگتی تھی۔۔۔ وہ باقیوں کو بھی ایسی ہی گھٹیا آفر کرتا تھا فیمس ہونے کی خاطر۔۔۔۔

اور ساتھ دھمکیاں بھی دیتا تھا کہ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا یا کسی کو بتایا تو وہ ان کا کریئر شروع ہونے سے پہلے ہی ختم کر دے گا۔۔۔
کچھ لڑکیاں پھر اس کی بات مان بھی لیتی تھیں۔۔۔۔

مگر پریہا اس شخص پر لعنت بھیج کر وہاں سے آ گئی تھی۔۔۔

جس کے بعد یاسین مہدی نے اسے ہر لحاظ سے ڈی گریڈ کرنے کی کوشش کی تھی۔۔ سب لوگوں کو اسے کام دینے سے بھی منع کر دیا تھا۔۔ پریہا کہیں نہ ٹھہر پاتی اگر مہرین اور اسجد کا سہارا نہ ہوتا اسے۔۔۔

باقی سب نے اسے کام دینے سے منع کر دیا تھا۔۔۔ مگر مہرین نے اپنی دوستی نبھاتے اسے اپنے سیریل میں کاسٹ کیا تھا۔۔۔

جو بہت زیادہ ہٹ جانے کی وجہ سے پریہا کی بہت بڑی پہچان بنا گیا تھا۔۔ وہی لوگ جو اسے کام نہیں دے رہے تھے۔۔۔ وہ اسے آفرز کرنے لگے تھے۔۔۔

مگر پریہا کو ان سب کے نام بہت اچھے سے یاد تھے۔۔۔ جنہوں نے یاسین مہدی کے ساتھ مل کر اسے بہت زیادہ ڈی گریڈ کیا تھا۔۔۔ اس نے ان میں سے کسی کی بھی آفر قبول نہیں کی تھی۔۔۔ اور آج تک کبھی ان کے ساتھ کام نہیں کیا تھا۔۔

مہرین اور اسجد نے اسے بہت زیادہ سپورٹ کیا تھا۔۔۔ اگر وہ دونوں نہ ہوتے تو اس نے یاسین مہدی جیسے درندوں کے ہتھے ہی چڑھ جانا تھا۔۔۔

وہ چھتیس سالہ شخص شادی شدہ اور دو بیٹیوں کا باپ بھی تھا۔۔۔

بظاہر وہ پوری دنیا کے سامنے انتہائی شریف تھا۔۔ مگر اس کے کالے کرتوتوں سے بہت کم لوگ واقف تھے۔۔۔

"تم جیسے گھٹیا اور بے غیرت انسان سے ایسی گھٹیا آفرز کے سوا اور امید بھی کیا رکھی جا سکتی ہے۔۔ کچھ تو شرم حیا کر لو۔۔۔ تمہارے گھر میں بھی جوان بہنیں موجود ہیں۔۔ دو بیٹیوں کے باپ ہو۔۔۔ خدا کا خوف کر لو تم۔۔۔ کل کو تمہارا کیا ان بیچاریوں کو نہ بھگتنا پڑ جائے۔۔"

پریہا اس کی بات سن کر بھڑک اٹھی تھی۔۔۔وہ کال بند کرنے ہی والی تھی جب یاسین کے الفاظ پر وہ اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔۔

"تمہاری اور شاہ زر عباس کی کچھ فوٹو گرافس موجود ہیں میرے پاس۔۔۔جو تم دونوں کو بہت بری طرح سے بدنام کر سکتی ہیں۔۔۔اگر تم نے میری بات نہ مانی تو کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں بچو گی۔۔۔ میری آفر قبول کر لو۔۔۔دنیا والوں کے ساتھ بے عزت ہونے سے بچ جاؤ گی۔۔۔"

اسے کسی قسم کا خوف نہیں تھا۔۔۔وہ اسے پھر سے بلیک میل کر رہا

تھا۔۔۔

"کونسی فوٹوگرافس۔۔۔۔۔۔؟؟"

پریہا ایک پل کے لیے ٹھٹھکی تھی۔۔۔شاہ زر کے ساتھ اس کی

کونسی ایسی فوٹوگرافس تھیں۔۔۔جن کی شے پر یہ شخص اتنی بڑی

بات بول رہا تھا۔۔۔۔

"تمہیں بھیج دی ہیں میں نے۔۔۔دیکھ لو اور پھر فیصلہ کر لینا۔۔آج

رات کا وقت ہے تمہارے پاس۔۔۔۔"

وہ اپنی بات کہتا کال کاٹ چکا تھا۔۔۔ پریہا نے جلدی سے اس کی بھیجی گئی تصویریں اور ویڈیو دیکھی تھیں۔۔۔

جو دیکھتے اس کی رنگت بے انتہا سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔ اس کا پورا وجود پسینے میں بھیگ گیا تھا۔۔۔۔

یہ شوٹنگ کے دوران مختلف اینگلز سے لی گئی تصویریں تھیں۔۔۔ جن میں وہ گھبرا کر حواس کھوتے لڑکھڑائی تھی۔۔۔ اصل بات کچھ اور تھی۔۔۔ مگر یہ تصویریں کچھ اور کہہ رہی تھیں۔۔۔

اسی دوران ایک ویڈیو بھی بنائی گئی تھی۔۔۔۔ جس میں اسے شاہ زر کے ساتھ انتہائی نازیبا حالت میں دکھایا گیا تھا۔۔۔

صرف یہی نہیں پریہا کی شاہ زر کی گاڑی میں بیٹھنے اور شاہ زر کے اس کے ساتھ اس کے گھر میں داخل ہونے کی ساری تصویریں موجود تھیں۔۔۔

انہیں اس قدر فالو کیا جا رہا تھا۔۔۔ اور انہیں خبر بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

یہ مواد ایسا تھا جو ان دونوں کو بہت بری طرح سے بدنام کر سکتا تھا۔۔۔ پریہا کے ہاتھ پیر پھول چکے تھے۔۔۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔

یاسین مہدی کی گھٹیا آفر تو وہ مر کر بھی قبول نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

لیکن اسے روکنے کے لیے کس سے بات کرتی وہ۔۔۔

اسے مہرین اور اسجد کا خیال آیا تھا۔۔۔اس نے جلدی سے مہرین کو کال ملائی تھی۔۔۔

مگر اس کا نمبر بند جاتا دیکھ اسے یاد آیا تھا کہ کل ہی تو وہ دونوں چھٹیاں منانے ایک ہفتے کے لیے ملک سے باہر گئے تھے۔۔۔ اور وہ جب بھی باہر جاتے تھے۔۔۔ان کے موبائل ایسے ہی سوئچ آف ہو جاتے تھے۔۔۔

تاکہ ان تمام جھنجھٹ سے ہٹ کر وہ پر سکون لمحات گزار سکیں۔۔۔

ان دونوں کے موبائل سوئچ آف تھے۔۔۔۔

پریہا کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے۔۔۔

بے بسی کے عالم میں اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔

کچھ سوچتے اس نے شاہ زر کا نمبر ڈائل کر دیا تھا۔۔۔ اب یہی شخص تھا جو اس کی مدد کر سکتا تھا۔۔۔

مگر بہت بار کال جانے کے باوجود پک نہیں کی گئی تھی۔۔

"یہ کال کیوں نہیں پک کر رہا۔۔۔ اب کیا کروں میں۔۔۔۔"

اس نے بہت بار ٹرائے کیا تھا مگر کال پک نہیں کی گئی تھی۔۔۔۔

تین گھنٹے گزر چکے تھے اسے کوئی حل نظر نہیں آیا تھا کہ وہ کس سے مدد مانگے۔۔۔

جب اسی لمحے اس دوبارہ سے یاسین مہدی کی کال آنے لگی تھی۔۔

اسے سوچنے کے لیے دیا ٹائم اب ختم ہو چکا تھا۔۔۔

پریہا نے اس کی کال پک نہیں کی تھی۔۔۔وہ اس گھٹیا انسان کی کوئی بات بھی نہیں سننا چاہتی تھی۔۔۔

وہ ایسے ہی بیٹھی موبائل کو گھورتی رہی تھی۔۔۔

جہاں پر اب کال آنا بند ہو چکی تھی۔۔۔وہ کتنے ہی لمحے ایسے ہی بیٹھی رہی تھی۔۔۔

وقت گزرتا گیا تھا اور اس کی آں کھوں سے آنسو بہتے رہے تھے۔۔

سب ختم ہونے والا تھا۔۔

کل کی صبح طلوع ہوتے ہی اس کی ذات پر جو کیچر اچھالا جانے والا تھا۔۔وہ سوچ کر ہی اسے اپنے روح کانپتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔۔اسے ابھی پیسوں کی بہت ضرورت تھی۔۔۔

کسی کی زندگی کا سوال تھا۔۔۔اگر اس وقت اس کے کیریئر پر برا اثر پڑتا تو اس نے بہت پیچھے رہ جانا تھا۔۔۔

وہ ایسے ہی بیٹھی تھی جب زویا دروازہ کھولتی پریشان حالت میں اس کے پاس آئی تھی۔۔۔

"پری تمہاری یہ تصویریں پتا نہیں کس نے ہر جگہ وائرل کر دی ہیں۔۔۔"

زویا کے چہرے پر بھی ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔۔۔اس کی بات سنتے پریہا کے آنسو مزید شدت سے بہہ نکلے تھے۔۔۔۔

زویا کے پوچھنے پر اس کے ساتھ لگتی وہ اسے ساری بات بتاتی چلی گئی تھی۔۔۔

جو سنتے زویا کی حالت بھی اسی جیسی ہی ہو گئی تھی۔۔۔

"پری اب کیا ہو گا۔۔۔ایک گھنٹے کے اندر یہ تصویریں اتنی زیادہ وائرل ہو چکی ہیں۔۔۔۔لوگ تمہارے بارے میں بہت برا بول رہے ہیں۔۔۔۔شاہ زر کے بارے میں کوئی کچھ نہیں بول رہا۔۔۔۔"

زویا کی بات پر رائمہ کے آنسوؤں میں مزید تیزی آئی تھی۔۔۔

"پریہا شاہ زر کی کال آ رہی ہے۔۔۔۔"

زویا نے موبائل اٹھاتے اس کے سامنے کیا تھا۔۔۔

"مجھے بات نہیں کرنی۔۔۔۔اب کیا فائدہ کال کرنے کا۔۔۔"

پریہا روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

وہ اس سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔یقیناً اس نے بھی اب تصویریں دیکھنے بعد کال کی تھی۔۔۔

"ایک بار بات تو کرلو۔۔۔۔انہیں بتادو کہ یہ سب کس نے کیا۔۔۔کیا پتا وہ تمہاری کوئی مدد کر سکیں۔۔۔؟؟"

زویا نے کال اٹینڈ کرتے اسے پریہا کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔۔

جس کا پوری طرح سے آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔ اتنا محتاط ہو کر چلنے کے باوجود یہ سب ہو گیا تھا۔۔۔

ہمیشہ کی طرح برا ابھی صرف لڑکی کو ہی کہا جا رہا تھا۔۔۔

"آئم سوری میں روم سے باہر تھا۔۔۔ تمہاری کال نہیں دیکھ پایا۔۔۔"

اس کے انداز سے بھی پریشانی واضح تھی۔۔۔ اسے پچھلے ایک گھنٹے میں اپنے خاندان کے تقریباً سب لوگ ہی باری باری کالز کر چکے تھے۔۔۔

اس نے عباس صاحب اور اویس کے علاوہ کسی کی بھی کال پک نہیں کی تھی۔۔۔ان دونوں کو اپنی جانب سے تسلی دیتا وہ پہلے تو حماد کو کال کر کے یہ ساری تصویریں اور ویڈیو ہٹانے کی کوشش کرتا رہا تھا۔۔۔

بہت ساری جگہوں سے یہ تصویریں اور ویڈیو ہٹا لی گئی تھی۔۔۔

مگر جس قدر انہیں شیئر کر دیا گیا تھا۔۔کچھ جگہوں پر ابھی بھی یہ باقی تھیں۔۔۔یہ ٹائم ایسا تھا جس میں زیادہ لوگ سوشل میڈیا پر ایکٹو رہتے تھے۔۔۔

جس کا اچھا خاصہ فائدہ اٹھایا گیا تھا۔۔۔

"مجھے کوئی بات نہیں کرنی آپ سے۔۔۔ جب میں نے کال کی

تب میری بات سن لی ہوتی تو میری اتنی بدنامی نہ ہوتی۔۔۔"

پریہا کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔ اسے یوں روتا دیکھ

شاہ زر کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

"اوکے ریلیکس۔۔۔ میں ہینڈل کر لوں گا۔۔۔ رونے سے یہ مسئلہ

حل نہیں ہو گا۔۔۔ اس لیے پہلے اپنے آنسو صاف کرو۔۔'

وہ اسے بچوں کی طرح پچکارتے ہوئے بولا تھا۔۔

"آپ کو کیوں پریشانی ہونی۔۔۔ آپ کو تو کوئی کچھ نہیں کہہ

رہا۔۔۔ بدنامی تو میری ہی ہو رہی ہے۔۔۔"

پریہا اپنے آنسو صاف کرتے اپنے مخصوص خفگی بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔اس سیریس سچویشن میں بھی وہ اس پر ہی غصہ نکال رہی تھی۔۔۔شاہ زر کے لب دھیرے سے مسکرائے تھے۔۔

"کوئی بدنامی نہیں ہو رہی۔۔۔اور نہ میں ہونے دوں گا۔۔۔ آرام سے سو جاؤ۔۔۔ صبح تک سب نارمل ہو جائے گا۔۔۔"

شاہ زر اسے تسلی دیتے بولا تھا۔۔۔یہ لڑکی ہر بار نئے انداز میں اس کے سامنے آتی تھی۔۔۔

ہر وقت مغرور بن کر رہنے والی اس وقت جس طرح بچوں کی طرح سسک رہی تھی۔۔۔شاہ زر کا دل بے قرار ہوا تھا۔۔۔

"ہاں آپ جادوگر ہیں نا کہ سب ٹھیک کر دیں گے۔۔۔ ابھی مجھے بہت کچھ سہنا پڑے گا۔۔۔ کاش میں اس شوٹ کے لیے راضی ہی نہ ہوتی۔۔۔"

پریہا افسوس بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔ اسے نارمل ہو کر بات کرتا دیکھ زویا روم سے نکل گئی تھی۔۔۔

"محترمہ پر بات میں میرے دل کو نشانہ بنانا ضروری ہوتا ہے کیا۔۔۔'

شاہ زر کی گھمبیر آواز اسپیکر سے گونجی تھی۔۔۔ پریہا کا دل تھم سا گیا تھا۔۔۔

وہ کچھ نہیں بول پائی تھی۔۔۔وہ کال بند کرنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر شاہ زر اسے ایسا نہیں کرنے دے رہا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا یہ لڑکی رو رو کر پھر خود کو تکلیف پہنچائے گی۔۔۔۔

"تمہیں کسی پر شک ہے کہ ایسا کون کر سکتا ہے۔۔۔"

شاہ زر نے پوچھا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی بات پر پریہا کی جانب سے ایک دم سے خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔"

اس نے جھوٹ بولا تھا۔۔۔

شاہ زر جانتا تھا کہ وہ نہیں بتانا چاہتی۔۔۔اس لیے اس نے دوبارہ پوچھا بھی نہیں تھا۔۔۔

"بہت ساری جگہوں سے تصویریں ہٹ چکی ہیں۔۔۔۔جہاں رہ گئی ہیں۔۔۔وہاں سے بھی صبح تک ہٹ جائیں گی۔۔۔'

شاہ زر کی بات پر پریہا نے حیرت زدہ ہوتے لیپ ٹاپ اٹھا کر دیکھا تھا۔۔وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔۔۔

جس مین ویب سائٹ پر یہ سب پوسٹ ہوا تھا۔۔۔وہاں سے ہٹ چکا تھا۔۔۔۔

اور بھی بہت سی جگہوں سے آہستہ آہستہ ہٹایا جا رہا تھا۔۔۔۔

پریہا عجیب سے احساسات کا شکار ہوئی تھی۔۔۔اس شخص کو وہ ہمیشہ سے بہت بری طرح ٹریٹ کرتی آئی تھی۔۔۔مگر اس نے کیا کیا تھا۔۔۔اس کے بنا کہے ہی اس کی اتنی مدد کر دی تھی۔۔۔

دل میں پہلے ہی اس شخص کے لیے نرم گوشہ موجود تھا۔۔۔اب اس میں مزید اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔

"تھینکس۔۔۔۔"

اس کی بہت کمزور سی آواز اسپیکر پر ابھرتی شاہ زر کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔

"یور ویلکم۔۔۔"

وہ شائستگی سے بولا تھا۔۔۔شاہ زر کا کل پھر میچ تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے اب اسے تھوڑا آرام کرنا تھا۔۔۔مگر پریہا اب اس سے بات کرنے کے موڈ میں تھی شاید۔۔۔

"آپ کی فیملی تک بھی یہ سب گیا ہو گا۔۔۔۔آپ کو بھی پرابلم فیس کرنی پڑی ہو گی نا۔۔۔۔"

پریہا نے پوچھا تھا۔۔۔وہ گزشتہ دنوں میں اس شخص کے بارے میں جاننے کی خاطر اس کے بارے میں سارے انٹرویو سن چکی تھی۔۔۔

وہ اپنی فیملی سے بہت زیادہ کلوز تھا۔۔۔اس کے لیے اس کے

پیرنٹس بہت زیادہ اہمیت کے حامل تھے۔۔

اس سکینڈل کے بعد یقیناً ان کا بھی شدید ری ایکشن آیا ہو گا۔۔۔

"مجھے چیلنجز فیس کرنے میں مزا آتا ہے۔۔۔اور میری فیملی کو مجھ

پر بہت ٹرسٹ ہے کہ میں کبھی کچھ بھی غلط نہیں کروں گا۔۔"

شاہ زر کا لہجہ مسکراتا ہوا تھا۔۔

جو سنتے پریہا بھی مسکرا دی تھی۔۔

"تم ملنا چاہو گی میری فیملی سے۔۔۔'

شاہ زر کو اس سے بات کرنا بھی اچھا لگ رہا تھا۔۔۔وہ صبح تین بجے

کا اٹھا ہوا تھا۔۔

مسلسل پریکٹس اور پھر میچ کے بعد وہ اچھا خاصہ تھک چکا تھا۔۔

مگر اس کے باوجود اب بھی جاگ کر اس سے بات کر رہا تھا۔۔۔

جو کرنا اسے بہت اچھا بھی لگ رہا تھا۔۔اس کی اتنی کوششوں کے

بعد تو وہ اس کے ساتھ یوں کھل کر بات کر رہی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔"

پریہا نے صاف گوئی سے جواب دیا تھا۔۔۔

"کیوں۔۔"

اس لڑکی کا یہ مغرور انداز اسے سب سے زیادہ پسند تھا۔۔۔اس کے حسین چہرے پر یہ غرور جچتا بھی تھا۔۔۔

"آپ کی فیملی کے بارے میں سنا ہے میں نے۔۔۔بہت معزز لوگ ہیں۔۔۔مجھ جیسی لڑکی سے ملنا پسند نہیں کریں گے۔۔"

پریہا ملک اپنی ہی انسلٹ کر جائے گی شاہ زر کو اس بات کا اندازہ نہیں تھا۔۔۔مگر اس کے اپنے بارے میں ادا کیے گئے الفاظ شاہ زر کو سخت ناگوار گزرے تھے۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا پریہا نے کال ہی کاٹ دی تھی۔۔۔۔

شاہ زر نے دوبارہ کال کرنی چاہی تھی۔۔۔

مگر اس کا فون ہی آف جا رہا تھا۔۔۔

"یہ کس مغرور لڑکی سے دل لگا بیٹھے تم شاہ زر عباس۔۔۔۔ یہ لڑکی تمہیں اچھا خاصہ خوار کرنے والی ہے۔۔۔"

وہ اپنے بالوں میں انگلیاں پھنساتا بے چینی سے بولا تھا۔۔۔ آخری جملہ ادا کرتے اس کی آواز بھیگ گئی تھی۔۔۔۔

یقیناً اس سے بات کرنے کے بعد وہ اب رو رہی ہو گی۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ اسے سمجھنے لگا تھا کہ وہ بظاہر پتھر بننے کی کوشش کرتی اندر سے اتنی ہی موم جیسی تھی۔۔۔ وہ جان بوجھ کر ایسا بی ہیوئیر رکھتی تھی تاکہ کوئی اس کے قریب نہ جا سکے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ارے پریہا ملک تم نے تو بہت اونچا ہاتھ مارا ہے۔۔سید ھا شاہ زر عباس پر ہی ڈورے ڈال دیئے۔۔۔اچھا طریقہ ہے ویسے فیمس ہونے کا۔۔۔"

پریہا اپنے کام پر آئی تھی۔۔۔جب ملیحہ پرویز بالوں کو جھٹکتی اس کی جانب طنزیہ مسکراہٹ اچھالتے بولی تھی۔۔۔

"ہر کوئی تمہاری طرح نہیں ہوتے ملیحہ جو فیمس ہونے کے لیے شارٹ کٹ ڈھونڈے۔۔۔میں اپنا کام محنت سے کرنے کی عادی

ہوں۔۔۔ تم جیسے لوگ راہوں میں رکاوٹ ڈالنے سے باز کہاں

آتے ہیں۔۔۔"

پریہانے اس کا طنز اسی پر لوٹاتے اس کی بولتی بند کر دی تھی۔۔ ملیحہ

یاسین مہدی کی بہت خاص بندی تھی۔۔۔

اس کا ایک سال پہلے یاسین کے ساتھ افیئر بھی رہ چکا تھا۔۔۔ یہ

جانتے ہوئے بھی کہ وہ میرڈ اور دو بیٹیوں کا باپ ہے۔۔۔

اور اب وہ اسی شخص کے کہنے پر اسے بے عزت کرنے کے لیے

یہاں آ گئی تھی۔۔۔

اسے کل سے ان تصویروں کے حوالے سے بہت ساری باتیں سننی پڑی تھیں۔۔۔جو ساری اس کے مخالفین کی جانب سے ہی نکلی تھیں۔۔

"بہت اونچا اڑ رہی ہو۔۔۔لگتا ہے شاہ زر عباس سے تھوڑی سی شے ملی ہے تمہیں۔۔۔"

ملیحہ کو آج اس کا اس طرح کھل کر بولنا انتہائی ناگوار گزرا تھا۔۔

جبکہ پریہا اس کا جواب دیئے بغیر وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔وہ ایسے لوگوں کے منہ نہیں لگنا چاہتی تھی۔۔۔جن کو دوسروں پر کیچر اچھالنے کے سوا کچھ نہیں آتا تھا۔۔

یاسین مہدی کی جانب سے چلی گئی اس سازش سے پریہا کو اچھی خاصہ نقصان ہوا تھا۔۔۔

اس کا ایک پراجیکٹ بالکل بند کر دیا گیا تھا۔۔۔اس نے خود کو بہت مشکل سے سنبھال رکھا تھا۔۔۔

اگر شاہ زر بروقت معاملے کو نہ سنبھالتا تو اس کو مزید نقصان ہونا تھا۔۔۔۔

وہ ایک ویک کے لیے اپنے کام سے بریک لے کر اپنا پورا وقت منہا کے ساتھ گذارنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

اسے اپنے نیو گھر میں بھی شفٹ ہونا تھا۔بریک لینے کا ارادہ تو اس کا پہلے سے تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"یہ سامنے والے گھر میں نئے لوگ شفٹ ہوئے ہیں کیا۔۔۔"

وہ سب خواتین لان میں بیٹھی شام کی چائے انجوائے کر رہی تھیں۔۔۔جب غزل نے وہاں آتے پوچھا تھا۔۔۔

"ہاں شمیم کہہ رہی تھی کہ دو دن پہلے کوئی فیملی شفٹ ہوئی ہے یہاں۔۔'

کائنات نے بتایا تھا۔۔

عباس صاحب کا عالیشان بنگلے کے دونوں اطراف ان کے بھائیوں کے گھر تھے۔۔۔ دونوں گھروں کے دروازے اس گھر میں کھلتے تھے۔۔۔ اسی لیے ہر وقت ان کا آنا جانا لگا رہتا تھا۔۔۔

شاہ زر اور پریہا کے حوالے سے چلتی خبروں سے گھبرا کر شرمین بیگم نے شاہ زر کے سامنے اپنی ایک دوست کی بیٹی کا رشتہ رکھا تھا۔۔۔ جسے شاہ زر بھی جانتا تھا۔۔۔ وہ بہت زیادہ مذہبی گھرانے سے تعلق رکھنے والی باپردہ اور شریف لڑکی تھی۔۔۔ اکثر ان کے گھر بھی آیا کرتی تھی۔۔۔

شرمین بیگم کو امید تھی کہ شاید شاہ زر زینب کے لیے مان جائے۔۔۔

مگر اس نے اس سے رشتے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔ اور اس نے واضح الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ وہ اسی لڑکی سے شادی کرے گا جسے وہ پسند کرتا تھا۔۔۔ اس نے اپنی پوری لائف گزارنی تھی۔۔۔

جیون ساتھی بھی اسی کی مرضی کا ہونا چاہیے تھا۔۔۔

جس بات پر فلحال سب نے خاموشی اختیار کر لی تھی۔۔۔ وہ ابھی صرف یہی جاننا چاہتے تھے کہ وہ لڑکی کون تھی۔۔۔۔

"میں بہت اچھے سے جانتی ہوں تائی جان وہ لڑکی پر یہاملک ہی

ہے۔۔۔ جس سے شاہ زر شادی کرنا چاہتے ہیں۔۔۔"

کنول وہاں آکر بیٹھتی یقین سے بولی تھی۔۔۔

"اگر ایسا ہے تو میرا بیٹا اپنے ساتھ بہت غلط کر رہا ہے۔۔۔ خاندان

کی باحیا اور باکردار لڑکیوں کو چھوڑ کر اس لڑکی کو چن رہا ہے۔۔۔

جس کو نہ تو پہنے اوڑھنے کی تمیز ہے اور نہ شرم وحیا ہے اس

میں۔۔۔ ایسی ٹی وی پر کام کرنے والی لڑکیاں ہمارے جیسے شریف

گھرانوں کی بہوئیں نہیں بنتیں۔۔۔ آج تک شاہ زر کی ہر بات مانی

ہے ہم نے۔۔۔

مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اپنی زندگی برباد کرنے کی کوشش کرے گا اور ہم ایسا ہونے دیں گے۔۔۔'

شرمین بیگم خفگی بھرے انداز میں بولی تھیں۔۔۔

ان کے لہجے میں پریہا کے لیے سخت ناپسندیدگی شامل تھی۔۔

"آپا صرف اتنا ہی نہیں وہ ایک آٹھ سالہ بچی کی ماں بھی ہے۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آرہا شاہ زر کو اس میں ایسا کیا نظر آگیا ہے۔۔ کہ اس کی خاطر میری بیٹی کو ٹھکرا دیا۔۔۔"

کنول کی مدر شازیہ بیگم کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔

وہاں بیٹھی تمام خواتین کے انداز میں پریہا کے لیے نفرت ہی نفرت تھی۔۔۔ جبکہ غزل نے خاموشی کے ساتھ سب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔

وہ بھی اس حق میں نہیں تھی۔۔۔اس نے ہمیشہ شاہ زر کی دلہن کے روپ میں ایک اچھی اور سلیقہ شعار لڑکی کو دیکھا تھا۔۔۔

اب شاہ زر کا انکار اور پریہا جیسی لڑکی کا انتخاب کرنا اسے بھی اچھا تو نہیں لگا تھا۔۔۔

مگر وہ اس وقت کچھ نہیں بولنا چاہتی تھی۔۔۔ایک بار اس بارے میں شاہ زر سے بات ضرور کرنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ ایسا کیوں کر رہا تھا۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ پریہا جیسی لڑکی کو اس گھر میں کبھی بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔۔۔۔

کبھی بہو کی حیثیت نہیں دی جائے گی۔۔۔

اگر عباس صاحب مان بھی جاتے تب بھی گھر کی خواتین نے اسے قبول نہیں کرنا تھا۔۔۔۔

گھر کے ماحول میں عجیب سی سرد مہری پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

"اویس بھائی آپ اس بارے میں پہلے سے جانتے تھے نا۔۔۔"

حسن ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر میچ دیکھتے اویس کو مخاطب کر گیا تھا۔۔۔۔

وہ سب کزنز آفس سے لوٹنے کے بعد اس وقت ٹی وی کے آگے ہی جمع تھے۔۔۔

جہاں شاہ زر اپنی دھماکے دار بیٹنگ کر رہا تھا۔۔۔

"کس بارے میں۔۔۔"

اویس انجان بنا تھا۔۔

"پریہا ملک کے بارے میں۔۔۔"

حسن کی بات پر سب نے ہی پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ وہ سب کزنز آپس میں بہت اچھے دوست تھے۔۔۔

کوئی کسی سے کچھ نہیں چھپاتا تھا۔۔۔اس لیے شاہ زر کی جانب سے کیا جانے والا دھماکہ ان سب کے لیے ہی حیرت کا باعث تھا۔۔۔

عباس صاحب بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔۔۔ان سے چھوٹے ادریس صاحب تھے۔۔۔جن کی دو بیٹیاں اور دو بیٹے تھے۔۔۔

زہرا، کل ول اور حسن۔۔۔

ادریس صاحب کے بعد شجاعت صاحب کا نمبر تھا۔۔۔جن کے دو بیٹے تھے۔۔۔جنید اور نبیل۔۔۔

اویس سب میں بڑا تھا۔۔ مگر سب ہی کزنز اس سے بہت زیادہ فری تھے۔۔

ان سب لڑکوں کی آپس میں بہت اچھی دوستی تھی۔۔یہی وجہ تھی کہ سب ہی حیران تھے شاہ زر نے ان میں سے کسی کو بھی پریہا کے حوالے سے کچھ کیوں نہیں بتایا تھا۔۔

شاہ زر نے آج تک ان سب کی ہر معاملے میں مدد کی تھی۔۔۔وہ لوگ بھی اسے سپورٹ کرنے کا پورا ارادہ رکھتے تھے۔۔۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ شاہ زر اپنی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کرتا تھا۔۔۔

اس پر کچھ بھی مسلط نہیں کیا جا سکتا تھا۔

"وہ جانتا تھا کہ ایسا ہی ہنگامہ ہونے والا ہے۔۔۔اس لیے وہ آسٹریلیا والے دورے سے واپس آکر آرام سے بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔مگر اب سب کچھ ویسے ہی بگڑ گیا ہے۔۔۔گھر کی خواتین کے مزاج نہیں مل رہے۔۔۔

بڑے الگ پلاننگ کیے بیٹھے ہیں کہ آتے ہی شاہ زر کا نکاح کروا دیا جائے گا۔۔۔"

اویس بھی اچھا خاصہ پریشان لگ رہا تھا۔۔۔ جس طرح سے وہ تصویریں اور ویڈیوز اچھالی گئی تھیں۔۔ ان سے معاملہ اچھا خاصہ بگڑ چکا تھا۔۔۔

عباس صاحب اور باقی سب کسی قیمت پر نہیں چاہتے تھے کہ ان کے گھر کی عورتیں سوشل میڈیا کی زینت بنیں۔۔۔ پھر وہ ایسی لڑکی کو کیسے قبول کر سکتے تھے۔۔۔ جو پہلے سے ہی ہر جگہ مشہور تھی۔۔

"جس دن سے ان دونوں کا ایڈ آیا مجھے اسی دن شک پڑ گیا تھا کہ کچھ تو ضرور ہو گا۔۔۔ شاہ زر جس طرح پریہا ملک کی جانب دیکھ رہا

تھا۔۔۔ویسے آج تک کبھی کسی لڑکی کی جانب دیکھتے نہیں پایا میں نے اسے۔

اس نے تو آج تک خاندان کی لڑکیوں کی جانب بھی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا۔۔۔اور موصوف کا دل بھی آیا تو کس پر۔۔۔اس انسان کو اپنی زندگی نارمل طریقے سے گزارنی تو آتی ہی نہیں ہے۔۔۔"

نبیل مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

جس پر باقی سب نے بھی مسکرا کر تائید کی تھی۔۔۔

"بس دعا کرو جو ہو اچھا ہو۔۔۔اس بار معاملہ زرا مختلف ہے۔۔۔وہ لڑکی بھی تو کوئی عام نہیں ہے۔۔۔"

جنید بھی ناامید ہی تھا۔۔

اس کے ساتھ بھی ایسا ہو چکا تھا۔۔وہ جس لڑکی سے محبت کرتا تھا۔۔۔

اس سے شادی کرنے کے لیے اسکے والدین نہیں مانے تھے۔۔۔
اس کی شادی اسکی پھوپھو زاد ایمن سے کی گئی تھی۔۔۔

اسنے بہت کوشش کی تھی۔۔۔مگر کوئی نہیں مانا تھا۔۔شاہ زر نے بھی اس کا پورا ساتھ دیا تھا۔۔۔

مگر اس کے فادر نے صاف لفظوں میں کہہ دیا تھا کہ اگر وہ شادی نہیں کرے گا ایمن سے تو وہ اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنی فیملی سے

نکال دیں گے۔۔۔ جس پر مجبوراًاسے اس شادی کے لیے ماننا پڑا تھا۔۔

جس کا بھگتوں وہ اب تک بھگت رہا تھا۔۔۔ ان دونوں کے بیچ آج تک انڈرسٹینڈنگ نہیں ہو پائی تھی۔۔

ایمن زرا مختلف مزاج کی تھی۔۔۔ اس کی زرا سی بات پر بہت بڑا ایشو کریٹ کر دیتی تھی۔۔۔

ان کی شادی کو صرف ایک سال ہوا تھا اور وہ نجانے کتنی بار روٹھ کر اپنے مائیکے جا چکی تھی۔۔۔

اس کی زندگی سے بھی ابھی تک اس کے بڑوں سیکھ نہیں ملی تھی۔۔۔

جو وہ اب شاہ زر کے ساتھ بھی وہی سب کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔۔

لیکن شاہ زر کا معاملہ زرا زیادہ سنگین تھا۔۔۔ کیونکہ پریہا کا تعلق ٹیلی ویژن انڈسٹری سے تھا۔۔۔۔

جسے اس گھر کے لوگ کسی بھی قیمت پر قبول نہیں کرنے والے تھے۔۔

"لگتا ہے رات کو تایا جان سے ہوئی بات کا سارا غصہ یہ اپنی بیٹنگ پر نکال رہا ہے۔۔۔'

صائم سب کی باتوں سے لاپرواہ شاہ زر کی بیٹنگ دیکھنے میں مگن تھا۔۔

وہ اپنے آپ کو شاہ زر کا سب سے برا فین مانتا تھا۔

"ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔۔یہ تو واقعی جنونی ہوا پڑا ہے۔۔۔"

اویس بھی اس جانب متوجہ ہوتے بولا تھا۔۔۔

اس کی پرفارمینس دیکھ ان سب کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"پری کیا بنا رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟"

منہا موبائل اٹھائے کچن میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ جہاں پریہا کمر پر دوپٹہ باندھے بہت ہی مصروف انداز میں کام کر رہی تھی۔۔ وہ اس وقت پرپل کلر کے ڈریس میں ملبوس بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔

اس نے اپنے سیاہ لمبے بالوں کو نازک کمر سے سمیٹ کر انہیں کیچر میں مقید کر رکھا تھا۔۔

بالوں کی سائیڈ سے کٹی لٹیں چہرے کے گرد بکھری ہوئی تھیں۔۔

وہ لڑکی سادگی میں بھی قیامت ڈھا رہی تھی۔

"اپنی منو کے لیے اس کی فرمائش پر چاکلیٹ کیک بنا رہی

ہوں۔۔۔"

اس نے جھک کر منہا کا گال چومتے محبت پاش لہجے میں کہا تھا۔۔

"شاہ زر انکل آپ کو پتا ہے پری میری ہر بات مانتی ہیں۔۔۔"

اس کی بات پر خوش ہوتی وہ اب موبائل سکرین کی جانب دیکھتی

شاہ زر کو بتانے لگی تھی۔۔۔ جسے ابھی تھوڑی دیر پہلے اس نے ویڈیو

کال ملائی تھی۔۔۔

پریہا کے ہاتھ سے پلیٹ چھوٹتے چھوٹتے بچی تھی۔ اس نے حیرت

بھری نگاہوں سے منہا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس کی رنگت ایک دم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔ گھبراہٹ کے عالم میں چہرے پر آئی لٹو جو پیچھے کرتے وہ اپنے ہاتھ پر لگی چاکلیٹ چہرے پر لگا گئی تھی۔۔۔

لیکن وہ ابھی بہت حد تک اسی تسلی میں تھی کہ منہا کے کیمرہ اپنی جانب ہی کر رکھا ہو گا۔۔۔۔

وہ بھلا کہاں نظر آرہی ہو گی۔۔۔

"شاہ زر انکل دیکھیں پری نے ساری چاکلیٹ اپنے فیس پر لگا دی ہے۔۔"

منہا ہنستے ہوئے بولی تھی۔۔۔

پریہا کی رنگت خطرناک حد تک لال ہوئی تھی۔۔۔اس کی لاڈلی بیٹی نے شاہ زر کو اپنا نیو گھر دیکھانے کی خاطر بیک کیمرہ ہی آن کر رکھا تھا۔۔۔

"جی دیکھ رہا ہوں۔۔۔"

اس شخص کی گھمبیر بھاری آواز پر پریہا کی دھڑکنوں کو منتشر کر گئی تھی۔۔۔

شاہ زر عباس بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے پر شوق نگاہوں سے یہ حسین مناظر دیکھ رہا تھا۔جو منہا اسے کب سے دکھا رہی تھی۔۔۔ اس لڑکی کا اپنے نام پر بوکھلاہٹ زدہ ہو کر سرخ ہونا۔۔۔

وہ سب بہت اچھے سے ملاحظہ کر چکا تھا۔

یہ لڑکی بظاہر اسے جو اگنور کرنے کی کوشش کرتی تھی۔۔۔ ویسا حقیقت میں کچھ نہیں تھا۔۔ وہ بھی اس کی جانب متوجہ ہو چکی تھی۔۔۔ مگر اس کے سامنے یہ بات واضح نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"منہا آپ جاؤ باہر۔۔۔ میں وہیں آ رہی ہوں۔۔۔۔"

اس نے رخ موڑتے منہا کو جواب دیا تھا۔۔

"منہا مجھے آپ کی پری سے بات کرنی ہے۔۔۔ کیا تھوڑی دیر بات ہو سکتی ہے۔۔۔"

اس کا بوجھل لہجہ پریہا کی سماعتوں سے ٹکراتا پریہا کو اچھی طرح سے پزل کر گیا تھا۔۔۔کیمرے کا رخ ابھی بھی اسی کی جانب ہی تھا۔۔۔شاہ زر کی نظریں اس کے کیچر میں مقید بالوں سے الجھ رہی تھیں۔۔۔

اس نے بہت مشکل سے اپنی نگاہوں کو کنٹرول کیا تھا۔۔۔

"اوکے شاہ زر انکل آپ پری سے بات کریں۔۔۔خدا حافظ۔۔۔۔"

کیمرے کا رخ اپنی جانب موڑ کر اسے خدا حافظ کہتی وہ موبائل پریہا کے ہاتھ میں پکڑا گئی تھی۔۔۔۔

پریہا کی پچھلے دو دن سے روز اس سے فون پر بات ہو رہی تھی۔۔۔

وہ شخص بہت اچھا تھا۔۔۔۔

وہ اسے جیسا ٹائم پاس اور غلط سمجھتی تھی وہ ویسا نہیں تھا۔۔۔اس سے بہت اچھی طرح سے بات کرتا تھا۔۔۔

وہ اسے اپنے ہر جملے میں باور کروا چکا تھا کہ وہ اسے بہت زیادہ پسند کرنے لگا تھا۔۔۔اور اس بار واپس آتے ہی اس سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

وہ چاہتا تھا پریہا بھی مان جائے۔۔۔مگر پریہا کی جانب سے اسے کوئی جواب نہیں ملا تھا۔۔۔

لیکن اس کے بہتر ہوتے رویے سے شاہ زر کو کافی تسلی ملی تھی۔۔۔

"کیسی ہیں محترمہ آپ۔۔۔ صبح میچ سے پہلے کال کی تھی۔۔۔ میری کال کیوں نہیں پک کی؟؟"

وہ مصنوعی خفگی بھرے انداز میں بولا تھا۔۔۔۔ پریہا کے موبائل سائیڈ پر رکھ دیا تھا۔۔۔ تاکہ وہ اسے نہ دیکھ سکے۔۔۔

اس لڑکی کی یہ ادائیں اسکے دل کو گھائل کر دیتی تھیں۔۔۔

"میں بزی تھی۔۔۔"

اس کی نگاہیں سکرین پر جگمگاتے شاہ زر عباس کے وجیہہ نقوش کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔

وہ خود اپنے آپ کو اس کے سامنے نہیں آنے دے رہی تھی۔۔۔ مگر کن اکھیوں سے اسے ضرور تکے جا رہی تھی۔۔۔

"ایک منٹ لگتا ہے گڈ لک دینے میں۔۔"

شاہ کی نگاہیں اسے دیکھنا چاہتی تھیں۔۔ مگر اسے خالی چھت کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

"پورا ملک وش کرتا ہے آپ کو۔۔۔ میرے وش کرنے سے کیا بدل جائے گا۔۔۔ اتنا اچھا تو کھیلتے ہیں آپ۔۔۔"

پریہا کو بھی اس سے بات کرنا اچھا لگنے لگا تھا۔۔۔ جس انسان کو ہر طرف سے توجہ ملتی تھی۔۔۔ وہ اسکی توجہ کا منتظر رہتا تھا۔۔۔ یہ احساس بہت خوش کن تھا۔۔۔

اس کے دل میں اس شخص کے لیے جو جذبات پیدا ہو رہے تھے۔۔۔

وہ انہیں خود سے بھی چھپا کر رکھنا چاہتی تھی مگر ایسا ممکن نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔

"تو مطلب مجھے دیکھا جا رہا ہے۔۔۔ مجھے تو پتا چلا ہے آپ میرا میچ نہیں دیکھتیں۔۔۔ آپ کو کرکٹ پسند نہیں ہے۔۔۔"

شاہ زر کے لب دلکشی سے مسکرائے تھے۔۔۔وہ لڑکی دھیرے دھیرے اس کے سامنے اقرار کر رہی تھی۔

"مم میں نے نہیں دیکھا۔۔۔ منہا اور زویا ہی بتا رہی تھیں۔۔۔"

اس نے فوراً نفی میں جواب دیا تھا۔۔۔ جبکہ وہ یہ بھول گئی تھی کہ زویا اور منہا اسے بھی زیادہ اب باتیں شاہ زر سے ڈسکس کرتی تھیں۔۔۔

وہ اسے بتا چکی تھیں کہ جب شاہ زر سکرین پر آتا تھا۔۔۔پریہا کسی نے کسی بہانے وہاں آکر بیٹھ جاتی تھی۔۔۔

یہ سب سنتے شاہ زر کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا تھا۔۔۔

وہ بے پناہ خوش تھا۔۔۔ اس نے اس لڑکی کے دل کو اپنی جانب مائل کر ہی لیا تھا۔۔۔

اس کی خوشی اس کی پرفارمینس میں صاف نظر آ رہی تھی۔۔۔ وہ مین آف دا سیریز بن چکا تھا۔۔

"ایک بار میری دسترس میں آجائیں پھر اپنی مرضی سے وشز بھی لوں گا آپ سے۔۔۔ ابھی جتنی بے رخی دکھانی ہے دکھا لیں۔۔۔"

شاہ زر کا لہجہ ایک دم سے بوجھل ہوا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی بات میں چھپی وارننگ پر پریہا کے گال تپ اٹھے تھے۔۔۔

دل چاہ رہا تھا ایک بار اس کے سامنے جانے کو۔۔۔۔ مگر دل کی تیز ہوتی دھڑکنوں پر وہ ایسا نہیں کر پائی تھی۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ ہاتھ بڑھاتی کال کاٹ گئی تھی۔۔۔۔ دل کانوں میں دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔۔

اس شخص کے یہ زو معنی الفاظ ہر بار ایسے ہی اس کی حالت غیر کر جاتے تھے۔۔۔

اس گھر میں شفٹ ہونے سے پہلے اسے یہ خبر نہیں تھی کہ وہ شاہ زر عباس کے گھر کے بالکل سامنے والے گھر میں آرہی ہے۔۔۔۔۔ اس شخص کے بنگلے کی نسبت پر یہاں کا گھر بہت چھوٹا تھا۔۔۔

مگر اسے برا لگنے کے بجائے خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔۔۔زویا

اسے بہت بار کہہ چکی تھی کہ وہ شاہ زر کے گھر جائیں مگر پریہا

جھجھک کے تحت ایسا نہیں کر پائی تھی۔۔۔

لیکن اب جیسے جیسے دل اس شخص کی جانب ہمک رہا تھا۔۔اس کا

بھی دل چاہنے لگا تھا کہ وہ شاہ زر کے آنے سے پہلے ایک بار اس کے

گھر سے ہو آئے۔۔۔اس کی فیملی سے ملے۔۔۔

آس پاس موجود گھروں کی خواتین اس سے ملنے آچکی تھیں۔۔۔

اور بہت اچھے سے ملی بھی تھیں اس سے۔۔۔

مگر سامنے والے تینوں گھروں میں سے اس کے گھر کوئی نہیں آیا تھا۔۔۔ کسی نے ویلکم نہیں کیا تھا۔۔۔۔

وہ اکثر اپنے گھر کی ٹیرس میں کھڑے ہو کر ان کے بڑے سے لان میں نظر آتی خواتین کو بیٹھے دیکھتی تھی۔۔۔۔ اس کا ایک دوبار دل چاہا تھا جانے کو۔۔۔ مگر پھر کسی انجانے خوف کے تحت وہ ایسا نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"پری یہ دیکھو شاہ زر بھائی کے گھر سے انویٹیشن آیا ہے۔۔۔ ان کے گھر میں چھوٹی سی تقریب ہے۔۔۔۔ مجھے ساتھ والی آنٹی بتا رہی

تھیں کہ اس گھر کی خواتین اپنے گھر میں ایسی چھوٹی موٹی گیدرنگ رکھتی ہیں ہر ہفتے۔۔۔

جس میں آس پاس کی ساری خواتین انوائیٹڈ ہوتی ہیں۔۔۔میں کب سے ویٹ کر رہی تھی۔۔۔فائنلی انویٹیشن آگیا ہمیں بھی۔۔۔"

زویا نے اسے خوش ہوتے بتایا تھا۔۔۔

جبکہ پریہا تھوڑی نروس ہوئی تھی۔۔۔

"ہمارا اس طرح جانا ٹھیک رہے گا کیا۔۔۔؟؟"

اسے عجیب سا محسوس کر رہا ہو رہا تھا۔۔۔

"ہم کونسا خود جا رہی ہیں۔۔۔انہوں نے انوائیٹ کیا ہے۔۔۔نہ جانا زیادہ برا لگتا ہے۔۔۔"

زویا بہت دیر کی کوششوں کے بعد اسے راضی کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔۔۔

مگر پریہا منہا کو ساتھ لے کر نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔اس لیے وہ دونوں ہی شام کو بتائے گئے وقت کے مطابق وہاں چلی گئی تھیں۔۔۔

یہ گھر باہر سے ہی بہت پیارا لگتا تھا۔۔۔اندر آ کر تو ان کی آنکھیں ستائشی انداز میں پھیل گئی تھیں۔۔۔

پریہا تھوڑی کنفیوژ ہو رہی تھی۔۔۔اس کے ساتھ پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔۔۔

مگر شاہ زر عباس کے حوالے سے ہر شے اسے ایسے ہی پزل کر دیتی تھی۔۔۔

وہ اس وقت کریم کلر کی لانگ شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس بالوں کا بن بنائے بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

ذرا سی تیاری پر وہ ایسے ہی دلکشی بکھرتی تھی۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ تو پریہا ملک ہے۔۔۔اسے کس نے انوائیٹ کیا۔۔۔"

انٹرنس پر سب کو ویلکم کرنے کے لیے کھڑی غزل نے کائنات کو مخاطب کرتے حیرت بھرے انداز میں کہا تھا۔۔۔

"میں نے۔۔۔۔"

کائنات اسے آتا دیکھ دور سے مسکرائی تھی۔۔۔

"مگر کیوں۔۔۔۔ تم جانتی تو ہیں گھر میں سب اسے کتنا ناپسند کرتے ہیں۔۔۔"

غزل نے کائنات کو خفگی بھری نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔ اتنی ساری خواتین اندر موجود تھیں۔۔۔۔ غزل کو گھبراہٹ ہونے لگی تھی کہ کوئی ایشو نہ بن جائے۔۔۔

ایسی ایکٹریس وغیرہ سے ان کا کبھی کوئی لنک نہیں رہا تھا۔۔۔اس گھر کی خواتین تھوڑی ان معاملات میں کنزرویٹو تھیں۔۔۔۔اور اوپر سے شاہ زر والا جو معاملہ ہو چکا تھا۔۔۔اس کے بعد سے تو وہ ویسے ہی پریہا کو سخت ناپسند کرنے لگی تھیں۔۔۔

مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔وہ اندر آچکی تھی۔۔۔

"میں دیکھنا چاہتی تھی کہ جس لڑکی کو شاہ زر نے پسند کیا ہے وہ کیسی ہے۔۔۔ویسے تو ہوئی چانس نہیں ملنا تھا اسے دیکھنے کا۔۔۔تو سوچا ایسے ہی انوائیٹ کر لوں۔۔"

کائنات کی بات پر غزل نے اسے گھورا تھا۔۔۔ مگر اس وقت کچھ بول نہیں پائی تھی کیونکہ وہ دونوں ان کے قریب پہنچ چکی تھیں۔۔۔۔

"السلام و علیکم۔۔۔"

پریہا نے قریب آتے سلام کیا تھا۔۔۔۔ جس کا ان دونوں نے ہی بہت خوشدلی سے جواب دیا تھا۔۔۔۔

اسے آج تک صرف ٹی وی پر دیکھا تھا۔۔۔ مگر سامنے سے وہ اور زیادہ حسین لگتی تھی۔۔۔۔

"اب سمجھ آ رہی ہے دیور صاحب کیوں اپنا دل ہار بیٹھے۔۔۔۔ لڑکی پیاری تو بہت زیادہ ہے۔۔۔۔"

کائنات کو اس سے مل کر اچھا لگا تھا۔۔۔ مگر صرف اجنبی بن کر ہی۔۔۔ دیورانی کے روپ میں یہ لڑکی اسے بالکل بھی قابلِ قبول نہیں تھی۔۔۔

غزل ان دونوں کو لیے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ جہاں شرمین بیگم اور باقی خواتین مہمانوں کے پاس بیٹھی تھیں۔۔۔۔

"شرمین یہ کیسی کیسی لڑکیوں کو بلانے لگ گئی تم اپنے گھر۔۔۔۔"

وہاں بیٹی بہت ساری خواتین کی ستائشی نگاہیں پریہا کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔کچھ تو اس سے مل بھی چکی تھیں۔۔۔

مگر شرمین بیگم کی بیسٹ فرینڈ جو زینب کی مدر تھیں۔۔ان کا تعلق بہت ہی زیادہ اسلامی گھرانے سے تھا۔۔۔انہیں اور ان کے ساتھ بیٹھی باقی خواتین کو پریہا کا وہاں آنا سخت ناگوار گزرا تھا۔۔۔ جس کا انہوں نے با آواز بلند اظہار بھی کیا تھا۔۔۔

پریہا کے قدم وہیں تھم گئے تھے۔۔۔

"امی یہ پریہا ہے۔۔۔امی پلیز سب بیٹھی ہیں۔۔۔ابھی اچھے سے پیش آیئے گا اس کے ساتھ۔۔۔"

غزل نے آگے آتے شرمین بیگم کا بازو تھام کر ملتی لہجے میں کہا تھا۔۔۔کیونکہ ان کی چہرے پر پھیلتے ناگواری کے ساتھ ساتھ غصے بھرے تاثرات بتا رہے تھے کہ انہیں پریہا کا یہاں آنا سب سے زیادہ برا لگا تھا۔۔۔

"میں نے جب منع کیا تھا پھر اسے یہاں کس نے بلایا۔۔۔"

شرمین بیگم اس وقت بہت زیادہ غصے میں آچکی تھیں۔۔۔کیونکہ ان کی دوست تسلیم مسلسل بولے جارہی تھی کہ اسے ایسے لوگوں میں نہیں بیٹھنا۔۔۔

شرمین بیگم کی آواز سامنے کھڑی پریہاتک باآسانی پہنچ چکی تھی۔۔۔

اس کی رنگت ایک دم سے سفید ہوئی تھی۔۔۔زویا نے بھی حیران نگاہوں سے ان لوگوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو خود ان کو انوائیٹ کر کے ایسا کر رہی تھیں۔۔۔

"شرمین مجھے اس محفل میں نہین بیٹھنا جہاں ایسی بدنام زمانہ لڑکیاں موجود ہوں۔۔ابھی تک میں نے اور میری بیٹیوں نے بہت پاک صاف زندگی گزاری ہے۔۔۔ایسی بدکردار عورتوں کے بیچ بیٹھ کر خود کو ناپاک نہیں کر سکتی۔۔۔اٹھو زینب، ندا۔۔"

تسلیم بیگم انتہائی غلط الفاظ استعمال کرتیں وہاں سے جانے کے لیے اٹھی تھیں۔۔۔۔وہ اس وقت بھی پوری طرح سے سفید چادر میں لپٹی ہوئی تھیں۔۔۔

پریہا جو شرمین بیگم کے الفاظ سن کر پلٹنے لگی تھی۔۔۔اس عورت کے اپنے بارے میں بولے جانے والے انتہائی نازیبا الفاظ اس کے دل پر کوڑے برسا گئے تھے۔۔۔۔ایسا کیا کیا تھا اس نے جو اسے اتنے غلیظ الفاظ سے پکارا جا رہا تھا۔۔۔

"اپنی زبان سنبھال کر بات کریں محترمہ۔۔۔ہونگی آپ باکردار اپنے گھر میں۔۔۔۔ آپ کوئی نہیں ہوتیں مجھ پر اس طرح کیچڑ اچھالنے والیں۔۔۔"

اس نے بہت زیادہ غصے میں آنے کے باوجود اپنے لہجے کو نارمل رکھا تھا۔۔۔

مگر شرمین بیگم کو یہ انداز بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔وہ پہلے کی غصے کا شکار تھیں۔۔۔اس لڑکی کی وجہ سے لگتا تماشا انہیں مزید غصہ دلا گیا تھا۔۔۔

"اے لڑکی اپنی زبان کو لگام دو۔۔۔ میرے گھر میں کھڑے ہو کر

کر ہی معزز مہمان کو بے عزت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے تمہارے

پاس۔۔۔ تسلیم نے جو بھی کہا بالکل ٹھیک کہا ہے۔۔۔ تم جیسی

بد کردار لڑکیاں ہی ہوتی ہیں جو دوسروں کے گھروں کو تباہ کرتی

ہیں۔۔۔

کیا سوچ کر میرے گھر میں قدم رکھا تم نے۔۔۔۔ تمہیں کیا لگا جیسے

میرے بیٹے پر ڈورے ڈال رہی ہو ویسے ہم سب کو بھی بے وقوف

بنا لو گی۔۔۔۔ تم جیسی لڑکیوں کو اپنے دروازے پر بھی کھڑا کرنا

پسند نہیں کرتی میں۔۔۔ بہو بنانا تو بہت دور کی بات ہے۔۔۔ تم کسی بھی طرح سے میرے بیٹے کے قابل نہیں ہو۔۔۔۔

تم جیسی بے حیا اور بے شرم لڑکی جسے غیر مردوں کی بانہوں میں جھولنے کی عادت ہو۔۔۔ تم نے یہ سوچ بھی کیسے لیا کہ تم شاہ زر عباس کی دلہن بنو گی۔۔۔

پہلے میرے بیٹے کے ساتھ خود کو بدنام کیا۔۔۔ اور اب تمہیں لگ رہا ہے کہ اس سازش کے تحت تم اس کی زندگی اور گھر میں داخل ہو جاؤ گی۔۔۔"

شرمین بیگم اس کے سامنے آتیں اتنے دنوں سے اپنے دل میں بھرا سارا غبار اور غصہ اس پر نکالتی چلی گئی تھیں۔۔۔

سب لوگ اپنی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔۔ گھر میں موجود مرد بھی باہر نکل آئے تھے۔۔۔

شرمین بیگم کی آواز اتنی اونچی تھی۔۔۔ پریہا اتنی آسانی سے روتی نہیں تھی۔۔۔

مگر سامنے کھڑی عورت جو شاہ زر عباس کی ماں تھی۔۔۔ اس کے الفاظ پریہا کی روح تک کو چھلنی کر گئے تھے۔۔۔۔

غزل نے پلٹ کے غصے بھری نگاہوں سے کائنات کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو خود اپنی جگہ حیران پریشان کھڑی تھی۔۔۔اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ معاملہ اتنا بگڑ جائے گا۔۔۔

"ابھی اور اسی وقت نکل جاؤ میرے گھر سے۔۔اور اگر زرا سی شرم بھی باقی بچی ہو تو دوبارہ میرے گھر کا رخ مت کرنا۔۔۔اور نہ ہی میرے بیٹے کے سامنے آنا۔۔۔یہ اسے بہو بناؤں گی میں اپنی۔۔۔۔ جو باحیا اور باکردار ہے۔۔۔۔اور میرے بیٹے کی نسل کو سنوار سکے۔۔۔دوبارہ اپنی صورت بھی مت دکھانا۔۔۔۔اس گھر میں

بہت شریف عورتیں رہتی ہیں۔۔۔ میں نہیں چاہتی تمہارا سایہ بھی پڑے کسی پر۔۔۔۔"

شرمین بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ دھکے مار کر پریہا کو اس گھر سے نکال دیں۔۔۔

اویس کے کہنے پر کائنات اور غزل نے آگے آتے انہیں روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مگر وہ آج کسی کی نہیں سن رہی تھیں۔۔۔ ان کے لاڈلے بیٹے کا معاملہ تھا۔۔۔ اتنے وقت سے وہ جس خوف کا شکار تھیں۔۔۔ آج اسے پوری طرح سے ختم کر دینا چاہتی تھیں۔۔۔

وہاں ایک تماشا ہی لگ چکا تھا۔۔۔

سب اپنی اپنی جگہ حیرت زدہ سے کھڑے تھے۔۔۔ کسی کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کیسے سنبھالیں بات کو۔۔۔

سب کے حواس اتنے اڑے ہوئے تھے کہ کسی نے بھی پورچ میں رکتی شاہ زر عباس کی گاڑی کی آواز نہیں سنی تھی۔۔۔

جو اپنے گھر والوں کو سرپرائز دینے اس طرح اچانک آیا تھا۔۔۔

اس نے ڈرائیور کو کہہ کر ائیر پورٹ پر بلوایا تھا۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ گھر آکر اسے کتنا بڑا سرپرائز ملنے والا تھا۔۔۔

"بس۔۔۔بہت سن لی آپ کی۔۔۔۔ آپ ہوتی کون ہیں میرے کردار پر انگلی اٹھانے والی۔۔۔۔ کونسی بدکرداری دیکھی ہے آپ نے میری۔۔۔ آپ عمر میں بڑی ہیں اس لیے ابھی تک آپ کا لحاظ کیے کھڑی ہوں۔۔۔۔ ورنہ جس طرح سے آپ نے میرے کردار پر کیچڑ اچھالا ہے آپ کو دوبارہ بولنے کی قابل نہیں چھوڑتی۔۔۔

یہ کیا بار بار لگا رکھا ہے آپ نے کہ میں نے آپ کے بیٹے پر ڈورے ڈالے ہیں۔۔۔ میں اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔

وہ کوئی دودھ پیتا معصوم بچہ ہے جو میرے کہنے پر آجائے گا۔۔۔۔

آپ کا بیٹا میرے پیچھے پڑا تھا۔۔۔ میں نے نہیں کہا تھا اسے میرے پیچھے آنے کے لیے۔۔۔۔"

پریہا کی دروازے کی جانب پشت تھی۔۔۔ وہ وہاں کھڑے شاہ زر عباس کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔۔

وہ غصے کی انتہا پر پہنچتی انتہائی بدتمیزی اور بدلحاظی کے ساتھ شرمین بیگم کے ساتھ بات کر رہی تھی۔۔۔۔ وہ بھی اتنے سارے لوگوں کے سامنے۔۔۔۔

شاہ زر کی آنکھیں ایک دم سے لال ہوئی تھیں۔۔۔ اس نے اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچ لی تھیں۔۔۔۔

"مجھے اس گھر میں آنے کا بھی کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔ آپ نے ہی انویٹیشن دے کر مجھے یہاں بلایا۔۔۔ تاکہ مجھے اسے طرح بے عزت کر سکیں۔۔۔ اپنی اولاد کو نہیں سنبھال سکتیں تو دوسروں پر بھی انگلی اٹھانے کا کوئی حق نہیں بنتا آپ کا۔۔۔۔ پہلے اپنی تربیت درست کریں۔۔۔

سنبھال کر رکھیں اپنے بیٹے کو اپنے پاس۔۔۔ شدید نفرت محسوس ہو رہی ہے مجھے آپ سے بھی اور آپ کے بیٹے سے بھی۔۔۔"

پریہا اتنی اونچی آواز میں چیخ رہی تھی کہ اس کی آواز پورے ڈرائنگ روم میں گونج رہی تھی۔۔۔

"پریہا۔۔۔۔۔"

شاہ زر عباس کی اس سے بھی کہیں اونچی دھاڑ نے پریہا کی آواز بھی دبا دی تھی۔۔۔۔ سب نے گھبرا کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

کائنات کا دل چاہا تھا وہ اپنا سر دیوار پر دے مارے۔۔۔۔ اس نے اتنی بڑی بے وقوفی کیسے کر دی تھی۔۔۔۔ غزل خود زرد پڑتی رنگت کے ساتھ شاہ زر کو وہاں کھڑا دیکھ رہی تھی۔۔۔

زویا کو بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ غصے سے پاگل ہوتی پریہا کو کیسے سنبھالے۔۔۔۔وہ کسی کی ذرا سی بات برداشت نہیں کرتی تھی۔۔۔اور شاہ زر کی مدر نے تو اسے بہت کچھ بول دیا تھا۔۔۔

اس کا ایسا ری ایکشن آنا بنتا تھا۔۔۔۔

ایک پریہا تھی جس کا چہرا بالکل پتھرا گیا تھا۔۔۔اسے اس وقت کچھ بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

شاہ زر کی آواز پر وہ پلٹی تھی۔۔۔۔

جبکہ شرمین بیگم اور باقی سب خواتین کے چہروں پر ہلکی سی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔شاہ زر بالکل ٹھیک ٹائم پر آیا تھا اور اس لڑکی کا اصل چہرا اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا تھا۔۔۔

" دیکھ لی اپنی پسند۔۔۔۔جسے تمہاری ماں سے بات کرنے کی بھی تمیز نہیں ہے۔۔۔اسے تم میری بہو بنانا چاہتے تھے۔۔۔"

غزل نے شرمین بیگم کو روکنے کی کوشش کی تھی مگر وہ پھر بھی نہیں رکی تھیں۔۔۔۔شاہ زر کے قریب جاتے انہوں نے سارا ملبہ پر یہا پر ڈال دیا تھا۔۔۔۔

وہ آج اس لڑکی کو پوری طرح سے اپنی زندگیوں سے نکالنا چاہتی تھیں۔۔۔

جس میں وہ بہت اچھی طرح سے کامیاب بھی ہو چکی تھیں۔۔۔۔

شاہ زر کی صورت بتا رہی تھی کہ وہ پریہا کی ساری باتیں سن چکا ہے۔۔۔

اس نے شرمین بیگم سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔وہ پریہا کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

پریہا جسے لگ رہا تھا کہ شاید وہ اس کی سچویشن سمجھے کہ کیسے اس کے گھر والوں نے اسے یہاں بلا کر بے عزت کیا ہے۔۔۔ مگر شاہ زر

کے سرد و سپاٹ تاثرات اور آنکھوں سے نکلتے شعلے بتا رہے تھے کہ وہ اس کی ساری باتیں سن کر اسے ہی غلط ٹھہرا چکا ہے۔۔۔

اور ہونا بھی ایسا ہی تھا۔۔۔اس نے آج تک اس شخص سے کہاں اچھے سے بات کی تھی۔۔۔

اب تک اسے بھی تو ہر جگہ بے عزت ہی کرتی آئی تھی۔۔۔اسے ابھی تک یہ تو بتایا ہی نہیں تھا کہ وہ اس کی بے پناہ توجہ اور محبت کو دیکھ اپنا دل اس کے آگے ہار بیٹھی تھی۔۔۔

مگر آج یہاں جو کچھ اس کے ساتھ ہوا تھا وہ ٹھیک نہیں تھا۔۔۔

شاہ زر اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

دونوں نے ہی ضبط کے عالم میں اپنی مٹھیاں سختی سے میچ رکھی تھیں۔۔۔

"تم تو محبت کرنے لگی تھی مجھ سے۔۔۔۔ پھر یہ سب کیا ہے پریہا۔۔۔۔ میری ماں سے اتنی بدتمیزی کیسے کر سکتی ہو تم۔۔۔؟"

وہ اتنی آہستہ آواز میں بولا تھا کہ ساتھ کھڑی زویا تک اس کی بات نہیں سن پائی تھی۔۔۔

"نفرت کرتی ہوں تم سے میں۔۔۔۔ دوبارہ میرے سامنے بھی مت آنا تم شاہ زر عباس۔۔۔۔ تم سے، تمہارے نام سے اور

تمہارے خاندان کے ہر فرد سے بے پناہ نفرت کرتی ہوں۔۔ ان سب کو یہی کہنے آئی تھی کہ اپنے بیٹے کو لگام دے کر رکھیں۔۔۔ آئندہ نہ تو میرے سامنے آنا اور نہ ہی میری بیٹی کے۔۔۔ شاہ زر عباس اگلی بار اس سے بھی زیادہ لے عزت کروں گی۔۔۔"

پریہا اس قدر غصے میں تھی کہ وہ اس وقت سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو چکی تھی۔۔۔ یہ بھی نہیں دیکھ پائی تھی کہ وہ شخص اتنا سب سننے کے بعد بھی اس سے ہے وضاحت مانگ رہا تھا۔۔۔

اس کے اپنے بارے میں اتنے غلط الفاظ سننے کے باوجود اسے برا بھلا نہیں کہا تھا۔۔۔

جو اتنے سارے لوگوں کے سامنے اس کی عزت کا فالودہ نکال چکی تھی۔۔۔وہ اس سے ابھی بھی تحمل سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

مگر پریہا کے اندر اتنا ضبط نہیں تھا۔۔۔وہ یہ سب نہیں جھیل پائی تھی۔۔۔اور سب سے زیادہ وہ اپنے لیے شاہ زر کی ماں کی نفرت برداشت نہیں کر پائی تھی۔۔

وہی ہوا تھا جس کا اسے ہمیشہ خوف محسوس ہوتا تھا۔۔۔اسے اس کے کام کی وجہ سے قبول نہیں کیا گیا تھا۔۔۔۔اس نے چاہے کتنی بھی صاف شفاف زندگی گزاری ہو اسے اب ساری زندگی یہی سب سننا تھا۔۔

وہ اتنی نفرتوں کے بیچ یہاں نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔۔نہ یہ لوگ اسے رکھنے والے تھے۔۔۔

اس نے خود کی اپنے قدم پیچھے ہٹا لیے تھے۔۔۔وہ اب کبھی بھی اس شخص کو یہ پتا نہیں لگنے دینا چاہتی تھی کہ وہ بھی اس سے محبت کرنے لگی تھی۔۔۔اور یہ الفاظ صرف اس لیے ادا کیے تھے کہ وہ دوبارہ اس کے پیچھے نہ آئے۔۔۔۔

وہ اس کی ماں کے کہے کے مطابق گھر توڑنے والی بالکل بھی نہیں بننا چاہتی تھی۔۔۔

سامنے کھڑے شخص کی محبت کو وہ آزمانا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

اس کا دماغ اس وقت بالکل ماؤف ہو چکا تھا۔۔۔

وہ کچھ بھی نہیں سننا بولنا چاہتی تھی مزید۔۔۔

شاہ زرعباس کے آگے اپنی نفرت کا اظہار کرتے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔

مگر چہرے پر انتہائی نفرت آمیز تاثرات سجائے وہ اس کے آگے سے ہٹ آئی تھی۔۔۔جب دروازے کے قریب پہنچتے وہ وہاں کھڑی شرمین بیگم کے پاس ایک لمحے کے لیے رکی تھی۔۔۔

"اپنے بیٹے کی شادی کسی پاکدامن اور شریف لڑکی سے کروا دیجیے گا۔۔۔ تاکہ وہ دوبارہ مجھ جیسی بدکردار لڑکی کی جانب نہ دیکھ سکے۔۔۔۔"

اس کی آنکھیں بالکل لہو رنگ ہو چکی تھیں۔۔۔ شرمین بیگم کچھ نہیں بول پائی تھیں۔۔۔

پریہا وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔۔۔ اپنے گھر آکر خود کو روم میں قید کرتے وہ بری طرح سے رو دی تھی۔۔۔ اس کا دل اس وقت اذیت سے پھٹ رہا تھا۔۔۔

"پری۔۔۔"

زویا بھی تیزی سے اس کے پیچھے آئی تھی۔۔۔۔

"میں اسی خاطر کہتی تھی تمہیں زویا۔۔۔ میری زندگی میں ایسی کسی بھی خوشی کی کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔"

وہ بری طرح سے رو رہی تھی۔۔۔۔

"دیکھا نا تم نے۔۔۔۔ انہوں نے کتنے غلط الفاظ بولے میرے بارے میں۔۔۔۔ اور شاہ زروہ۔۔۔۔ اسے میں کچھ بھی کہتی۔۔۔ میرا یقین نہیں کرنا تھا اس نے۔۔۔۔ اس نے تو اپنی ماں کو ہی درست ٹھہرانا تھا۔۔۔"

وہ مسلسل روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

"پری تمہیں ایسے نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔ تم ایک بار شاہ زر کو سب بتاتی تو سہی۔۔۔ میں نے ان کی آنکھوں میں تمہارے لیے محبت دیکھی ہے۔۔۔ وہ تم پر یقین کرتے۔۔۔"

زویا بھی اس کے ساتھ رو رہی تھی۔۔۔

"اگر وہ یقین کرتا تو کیا وہ میری خاطر اپنے گھر والوں کو چھوڑ دیتا۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔ اور اگر یقین نہ کرتا تو میری اذیت مزید بڑھ جانی تھی زویا۔۔۔ میرا وہاں سے فرار ہونا ہی ٹھیک ہے۔۔۔ وہ اب مجھ سے نفرت کرے گا۔۔۔ اور بہت جلد بھول بھی جائے گا۔۔۔ وہ لوگ اسکے لیے زیادہ قیمتی ہیں۔۔۔ مجھ سے چند مہینوں کی

محبت ہے۔۔۔ دیکھنا بہت جلد بھول جائے گا وہ۔۔۔۔ اپنی شرم و

حیا والی پاکدامن بیوی کے آگے۔۔۔۔"

پر یہاسسک اٹھی تھی۔۔۔۔۔ اتنے وقت بعد تو اس کی آنکھوں

نے سپنے سجانے شروع کیے تھے۔۔۔۔

اس نے خوشیوں کو اپنی زندگی میں جگہ دینی چاہی تھی۔۔۔

لیکن سب کچھ بہت ہی بے دردی سے نوچ لیا گیا تھا۔۔۔۔

"میں بہت زیادہ بری ہوں زویا۔۔۔۔ خوشیوں پر کوئی حق نہیں ہے

میرا۔۔۔"

وہ اذیت کی انتہاؤں پر تھی۔۔۔ اس کے دل نے ابھی پوری طرح سے اپنی محبت کو قبول بھی نہیں کیا تھا کہ اسے بے دردی سے نوچ کھسوٹ لیا گیا تھا۔۔۔

"میں عادی ہو چکی تھی اس کی زویا۔۔۔ ایسا کیوں ہوتا ہے۔۔۔ مجھے کبھی پوری خوشی نصیب کیوں نہیں ہوتی۔۔۔ پہلے مجھ سے میرے ماں باپ کو چھین لیا گیا اور پھر۔۔۔۔"

وہ بولتے بولتے اپنی بتا ادھوری چھوڑ گئی تھی۔۔۔ کیونکہ اس کے الفاظ نے آگے اس کا ساتھ نہیں دیا تھا۔۔۔

زویا نے پوری رات اسے ایسے ہی اذیت اور تکلیف میں سسکتے دیکھا تھا۔۔۔اور وہ بے بسی کے عالم میں کچھ نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شاہ زر اپنے جم خانے میں کھڑا اس وقت پنچنگ باکس کو بری طرح سے پیٹ رہا تھا۔۔۔

اس نے سب کو سختی سے منع کر دیا تھا کہ کوئی وہاں نہ آئے۔۔۔مگر شرمین بیگم نے اویس کو اس کے پیچھے بھیج دیا تھا۔۔۔کیونکہ شاہ زر اگر کسی کی تھوڑی بہت سنتا تھا تو وہ اویس ہی تھا۔۔۔

"شاہ زر تمہارے ہاتھ زخمی ہو رہے ہیں۔۔۔۔پلیز خود کو اس طرح

سے اذیت مت دو۔۔۔۔"

اویس اسے اس حالت میں دیکھ اذیت بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"اس نے ایسا کیوں کیا میرے ساتھ بھائی۔۔۔۔میں نے اتنی محبت

کی تھی اس سے۔۔۔وہ جانتی تھی یہ بات۔۔۔پھر یہاں اس طرح

میرے گھر میں آ کر یہ سب کیوں کیا۔۔۔۔"

شاہ زر کی آنکھیں خون آلود ہو چکی تھیں۔۔۔جیسے ابھی خون ٹپک

پڑے گا۔۔۔

"شاہ زر ماما نے بھی اسے بہت کچھ بولا ہے۔۔۔اس نے اسی کاری ایکشن دیا ہے۔۔۔"

اویس نے اسے ساری بات بتانی چاہی تھی۔۔۔مگر وہ پریہا کے اپنے لیے کی گئی نفرت کے اظہار پر اتنے غصے میں تھا کہ وہ کچھ بھی نہیں سن رہا تھا۔۔

اس نے اپنے دونوں ہاتھ زخمی کر دیئے تھے۔۔۔اس کے کانوں میں بار بار پریہا کے وہ نفرت میں ڈوبے الفاظ گونج رہے تھے۔۔۔

"وہ اتنی پتھر دل کیوں ہے بھائی اسے میری محبت نظر کیوں نہیں آتی۔۔۔"

شاہ زر نے پلٹ کر اویس کی جانب دیکھا تھا۔۔ جو اپنے تو اں ما اور مضبوط اعصاب کے مالک بھائی کو اس حالت میں نہیں دیکھ پا رہا تھا۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا شاہ زر کو کیسے سنبھالے۔۔۔

یہ وہ شخص تھا جس نے اتنا غصہ کبھی نہیں کیا تھا۔۔ مگر اس لڑکی کی محبت نے اسے اتنا ایگریسو اور جذباتی بنا دیا تھا۔۔۔

وہ رستے میں آئی ہر شے کو ٹھوکروں میں اڑاتا گھر سے ہی نکل گیا تھا۔۔۔

"امی آپ کو اس لڑکی کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔۔'

شاہ زر کو اتنے غصے میں اکیلے باہر جاتا دیکھ شرمین بیگم کا دل ہول اٹھا تھا۔

وہ کسی کی کوئی بات بھی سننے کو تیار نہیں تھا۔۔

"میں نے جو کیا وہ بالکل ٹھیک کیا۔۔ اس لڑکی کا اصل چہرا شاہ زر کے سامنے آنا بہت ضروری تھا۔۔ میرے بیٹے سے شادی کر کے مزید شہرت حاصل کرنا چاہتی تھی۔۔۔ بہت اچھے سے جانتی ہوں ایسی لڑکیوں کو۔۔۔ بعد میں بھی اس نے دھوکا دے کر ہی جانا تھا میرے بیٹے کو۔۔ تب اسے زیادہ تکلیف ہوتی۔۔۔

بہتر ہے کہ ابھی چلی گئی۔۔۔اب دیکھنا بہت جلد شاہ زر کو زینب کے لیے منالوں گی۔۔۔"

شرمین بیگم کے چہرے پر کسی قسم کا کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔۔۔وہ پر سکون تھیں کہ وہ اس لڑکی کو اپنے بیٹے کی زندگی سے نکالنے میں کامیاب ہو چکی ہیں۔۔۔۔

انہیں پورا یقین تھا شاہ زر نے کچھ ہی دنوں میں ٹھیک بھی ہو جانا تھا۔۔۔

عباس صاحب اپنی کسی میٹنگ کے سلسلے میں ملک سے باہر گئے ہوئے تھے۔۔۔ انہیں فلحال اس سارے معاملے سے بے خبر ہی رکھا گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ایک مہینے بعد۔۔۔۔

"زویا ماسی میں شاہ زر انکل کو بہت زیادہ مس کر رہی ہوں۔۔۔ پری کی ان سے صلح کروا دو نا آپ۔۔۔ تاکہ میں بھی ان سے مل سکوں۔۔۔"

پریہا اپنے روم میں جا رہی تھی۔۔۔جب اس کے کانوں میں منہا کی یہ آواز پڑی تھی۔۔۔۔

"ابھی ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ آپ پری کے سامنے یہ نام مت لینا ورنہ وہ آپ سے ناراض ہو جائے گی۔۔۔"

زویا اسے اور کچھ نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔نہ ہی اس کے کسی سوال کا جواب دے سکتی تھی۔۔۔اسی خاطر اسے ہر بار یہی بول دیتی تھی۔۔۔۔

پریہا پوری طرح سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی۔۔۔اس نے ایک ساتھ بہت سارے پراجیکٹ سائن کر لیے تھے۔۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ اب پوری طرح سے گھن چکر بن چکی تھی۔۔۔

وہ خود کو زیادہ سے زیادہ مصروف رکھ کر ان تکلیف دہ سوچوں سے بچنا چاہتی تھی۔۔۔

اس کا دوبارہ شاہ زریاب کے گھر کے کسی بھی فرد سے سامنا نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ یہ گھر ہی چینج کر لینا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اتنی جلدی ایسا ممکن نہیں ہوا تھا۔۔۔

اسی خاطر وہ ایسا نہیں کر پائی تھی۔۔۔

ارادہ پورا رکھتی تھی۔۔۔وہ اپنی زندگی سے شاہ زر عباس نامی چیپٹر
کو پوری طرح سے نکل کر پھینک دینا چاہتی تھی۔۔۔

وہ جو خوش مزاج ہونے لگی تھی۔۔۔اس نے اپنے آپ کو پھر سے
پہلے کی طرح پتھر کر دیا تھا۔۔۔

منہا کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی اس کے چہرے پر مصنوعی
مسکراہٹ ہوتی تھی۔۔۔

اس شخص کے سامنے تو بہت برا بن کر وہ اپنی نفرت کا اظہار کر آئی
تھی۔۔۔مگر ابھی اس کی حالت دیکھ کر صاف نظر آتا تھا کہ وہ شاہ
زر عباس سے کس قدر محبت کر بیٹھی تھی۔۔۔۔

اس احساس زیاں کا اندازہ اس کی بے رونق ہوئی آنکھوں سے صاف لگایا جا سکتا تھا۔۔۔

پریہا آج بہت زیادہ تھک گئی تھی۔۔۔اس کا دل اب بستر پر لیٹ پر سونے کا تھا۔۔۔

مگر یہ بھی بہت اچھے سے جانتی تھی کہ نیند نے اس پر بالکل بھی مہربان نہیں ہونا تھا۔۔۔

اسی خاطر وہ موبائل اور گاڑی کی چابیاں اٹھائے گھر سے نکل آئی تھی۔۔۔

گاڑی سٹارٹ کرتے اس کا رخ ہاسپٹل کی جانب تھا۔۔۔ جیسے ہی اس کی گاڑی گیٹ سے نکلی۔۔۔ اسی لمحے سامنے والے گھر کا بھی دروازہ کھلا تھا۔۔۔ اور اس کے بالکل سامنے کھڑی گاڑی میں موجود شخص کو دیکھتے پریہا کی رنگت ایک دم سے لال ہوئی تھی۔۔۔

مقابل کی آنکھوں سے نکلتے شرارے دیکھ اس کے ہاتھ اسٹیرنگ پر کانپ گئے تھے۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ اس کی جانب دی نگاہیں پھیرتے گاڑی کو فل سپیڈ سے بھگا کر لے گئی تھی۔۔۔

جب اس نے بیک ویو مرر سے اپنی سے بھی زیادہ دگنی سپیڈ میں شاہ زر کی گاڑی کو مخالف سمت جاتے دیکھا تھا۔۔۔

پریہا نے اختیار خوفزدہ سی اپنی گاڑی کو بریک لگا گئی تھی۔۔

دل پشیمانیوں میں گھر گیا تھا۔۔۔

مگر وہ کیا کرتی۔۔۔وہ کونسا کم اذیت میں تھی۔۔۔یہ سارا کیا دھرا اس کے گھر والوں کا ہی تو تھا۔۔۔

شاہ زر نے اس سے ملنے کی ایک دو بار کوشش کی تھی۔۔۔مگر پریہا نے اپنی جانب آتے سارے دروازے انتہائی بے دردی سے بند کر دیئے تھے۔۔۔جس کے بعد شاہ زر بھی پیچھے ہٹ گیا تھا۔۔۔

اس شخص کو جس طرح سے وہ بے عزت کر کے آئی تھی۔۔۔اس کی جانب سے نفرت کرنا ہی بنتا تھا۔۔۔ مگر وہ پھر بھی اگر اس کو موقع دے گیا تھا وضاحت کا تو یہ اس کی محبت کا بڑا پن تھا۔۔۔

ورنہ اگر اس جگہ کوئی اور ہوتا تھا دوبارہ اس کی صورت دیکھنا بھی پسند نہ کرتا۔۔۔

پریہا اپنی بھیگتی آنکھوں کے ساتھ آگے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ اب پیچھے مڑ کر دیکھنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"اگر تم مجھے ابھی لینے نہ آتے تو آئی سویئر یہیں سے واپس پلٹ جانا

تھا میں نے۔۔۔۔"

جہانزیب ائیر پورٹ سے نکلتے ہی سامنے کھڑے اپنے دوست کے

گلے لگتے مسکرا کر بولا تھا۔۔۔ جس پر شاہ زر نے بھی اپنی جگہ سے

آگے ہوتے اسے اپنے گلے سے لگا لیا تھا۔۔۔۔

اتنے سالوں بعد وہ ایک دوسرے سے مل رہے تھے۔۔۔ ان کا اتنا

خوش ہونا بنتا بھی تھا۔۔۔ مگر وہیں ان دونوں کی آنکھوں میں ہی

ایک درد اور ادھورا پن سا تھا۔۔۔ جیسے وہ دونوں ہی ایک دوسرے

سے چھپا گئے تھے۔۔۔۔

"اگر اپنے دوست سے مل لیا ہو تو ہم بھی راہوں میں کھڑے ہیں۔۔۔"

حسن اور جنید بھی مسکراتے ہوئے آگے آئے تھے۔۔۔

جہانزیب سے ان سب کی بہت اچھی دوستی تھی۔۔ مگر وہ زیادہ کلوز شاہ زر سے تھا۔۔

وہ تینوں اسی ایئرپورٹ سے پک کرنے آئے ہوئے تھے۔۔

جہانزیب نے سیدھا ان کے گھر ہی جانا تھا۔۔

جہاں سب ہی اس کے منتظر تھا۔۔۔اس کے ساتھ جو ٹریجڈی ہوئی تھی اس پر سب کو ہی بہت افسوس تھا۔۔۔اس لیے شاہ زر چاہتا تھا کہ وہ ابھی کچھ وقت ان کے ساتھ ہی رہے تھے۔۔۔۔

جب تک اسکے گھر کے حالات ٹھیک نہیں ہو جاتے۔۔۔وہ اسے لیے اپنے ساتھ گھر آ گئے تھے۔

جہاں جہانزیب کی دعوت کا خوب اہتمام کروایا گیا تھا۔شاہ زر اس دن کے بعد سے بالکل چپ ہو گیا تھا۔۔۔

وہ شرمین بیگم سے ناراض نہیں تھا۔ان کی ہر بات سنتا بھی تھا اور انہیں اچھے سے رسپانس بھی کرتا تھا۔۔

مگر اس کی آنکھوں اور لہجے کا سرد پن ان کے دل کو تکلیف پہنچاتا تھا۔۔۔وہ کتنی بار شاہ زر سے اپنی دوست کی بیٹی زینب کے حوالے سے بات کر چکی تھیں۔۔۔جس کا ابھی تک کوئی خاطر خواہ جواب نہیں ملا تھا انہیں۔۔۔۔

اس کے انداز بالکل بدل چکے تھے۔۔۔وہ سب سے کول مائنڈڈ بندہ اب چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ کرنے لگا تھا۔۔۔

اس کو اس طرح سے دیکھ شرمین بیگم کے دل سے پریہا کے لیے بددعائیں ہی نکلتی تھیں۔۔۔جس نے ان کے بیٹے کی زندگی میں داخل ہو کر اس چاند کو گرہن لگا دیا تھا۔۔

"اللہ کرے اسے کبھی سکون نصیب نہ ہو۔۔۔ میرے بچے ہی

زندگی برباد کر دی اس لڑکی نے۔۔۔"

شرمین بیگم شاہ زر کے پاس بیٹھ کر بات کرنے کو ترس گئی تھیں۔۔۔

اس وقت بھی انہوں نے شاہ زر کو بلایا تھا۔۔۔

مگر وہ جہانزیب کو اپنے ساتھ لیے گھر سے ہی نکل گیا تھا۔۔

اس کی اتنے وقت سے بس یہی روٹین تھی۔۔۔

"امی پلیز ایسے تو مت بولیں وہ تو اب چلی گئی ہے نا شاہ زر کی زندگی

سے۔۔۔ جیسے آپ چاہتی تھیں۔۔۔۔"

غزل کو ان کی بات دل میں چبھی تھی۔۔۔اسے ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ جو کچھ اس گھر میں پریہا کے ساتھ ہوا تھا۔۔۔

اس کی ساری تکلیف اس کے بھائی کو برداشت کرنی پڑ رہی تھی۔۔

یہ بات تو سب ہی مانتے تھے کہ پریہا کے ساتھ اس گھر میں اچھا نہیں ہوا تھا۔۔۔

عباس صاحب کو بھی یہ بات پتا چل چکی تھی۔۔۔انہیں بھی شرمین بیگم اس معاملے میں انتہائی غلط لگی تھیں۔۔۔

ان کے مطابق اس معاملے کو اچھی طرح ہینڈل بھی کیا جا سکتا تھا۔۔۔

اگر ان کا بیٹا اس لڑکی سے اتنی ہی محبت کرتا تھا۔۔۔ تو وہ لڑکی اپنے کام کو چھوڑ دیتی تو وہ اسے اپنے گھر کی بہو بنانے پر راضی تھے۔۔۔۔ اپنے لاڈلے بیٹے کی خوشی کی خاطر وہ یہ کرنے کو تیار تھے۔۔۔۔

لیکن اب تو معاملہ ہی پوری طرح سے ہاتھ سے نکل چکا تھا۔۔۔

شرمین بیگم کو شوہر کی بات سخت بری لگی تھی۔۔۔ وہ لڑکی انہیں انہیں اپنے بیٹے کے ساتھ بالکل بھی برداشت نہیں تھی۔۔۔۔

وہ اس طرح کے بہت قصے سن چکی تھیں۔۔۔ جس میں ایسے ہی تیز طرار لڑکیاں لڑکوں کو اپنے لالچ میں ان کے گھر والوں سے بھی دور کر دیتی تھیں۔۔۔

ان کے دل میں بہت ساری ایسی باتیں بیٹھا دی گئی تھیں کہ وہ پریہا کا نام بھی سننا پسند نہیں کرتی تھیں اب۔۔۔ان کا دماغ ان سب باتوں سے بھرنے میں زیادہ ہاتھ ان کی اپنی دوستوں کا تھا۔۔۔

لیکن شرمین بیگم کو بھی یہ سب ٹھیک ہی لگ رہا تھا۔۔

وہ اپنی جگہ حق بجانب تھیں۔۔۔مگر وہیں بیٹے کی آنکھوں میں چھائی ویرانیاں انہیں اذیت سے دوچار کر جاتی تھیں۔۔۔

غزل کائنات سے زیادہ خفا تھی۔۔۔اسی کی بٹ وقوفی کی وجہ سے یہ سب ہوا تھا۔۔۔اس نے سب کی غلط فہمی دور بھی کر دی تھی کہ پریہا یہاں خود نہیں آئی تھی۔۔۔

اسے انوائیٹ کیا گیا تھا۔۔۔

جس پر اویس سے کائنات کو اچھی خاصی ڈانٹ بھی پڑی تھی۔۔۔

لیکن حالات اتنے خراب ہو چکے تھے کہ باقی کسی کو بھی اس بات کا زیادہ فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"یار مجھ تھی چکا ہوں۔۔۔ ہر جگہ تلاش کر لیا ہے انہیں۔۔۔ نجانے کہاں گم ہو گئی ہیں وہ۔۔۔۔"

جہانزیب تھک ہار کر اس کے ساتھ صوفے پر آن بیٹھتا افسردگی سے بولا تھا۔۔۔۔

اس کی حالت ایسی تھی کہ ابھی رو دے گا۔۔۔ وہ جب سے

پاکستان واپس آیا تھا مسلسل اپنی بیوی اور بیٹی کی تلاش میں تھا۔۔۔

مگر ابھی تک اسے ان کا زرا سا بھی سراغ نہیں ملا تھا۔۔۔

وہ پرانے گھر بھی گیا تھا۔۔۔ جہاں وہ ایک ساتھ رہتے تھے۔۔۔

مگر وہاں اتنے سال گزر جانے کے بعد اب کوئی اسے جانتا تک نہیں

تھا۔۔۔ اس کے گھر میں رہتے لوگوں کا کہنا تھا کہ اس کی بیوی

بہت پہلے یہ گھر بیچ کر جا چکی تھی۔

اسے صرف اتنا پتا چلا تھا کہ اس کے جانے کے بعد اس کی بیٹی پیدا

ہوئی تھی۔۔۔ وہ یہ سن کر بے پناہ خوش ہوا تھا۔۔۔

مگر اس کے اتنے زیادہ تلاش کرنے کے باوجود وہ اسے کہیں نہیں ملا رہی تھی۔۔۔

شاہ زر بھی اسے ان لوگوں کو ڈھونڈنے میں پوری مدد کر رہا تھا۔۔۔
مگر مسئلہ ہی یہی تھا کہ اس کے پاس کوئی تصویر تک نہیں تھی کہ جس کی مدد سے شاہ زر کسی سے کہی کر پتا کروا سکتا۔۔۔

"پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ مل جائیں گی وہ لوگ تمہیں جلد ہی۔۔۔'

شاہ زر نے اسے تسلی دی تھی۔۔

"تم اپنی سٹوری نہیں بتاؤ گے مجھے۔۔۔۔ تم تو بہت جنونی بندے ہو۔۔۔ اتنی جلدی ہار نہیں مانتے۔۔ پھر اپنے محبت کے معاملے میں اتنی جلدی ہار کیسے مان گئے۔۔۔ مجھے تو لگا تھا تم جیسا انسان محبت ادراک ہوتے ہی اس لڑکی کو اپنی بیوی بنا لے گا۔۔۔ مگر تم تو اس لڑکی کو بھولنے کی کوششوں میں نظر آرہے ہو۔۔۔"

جہانزیب نے کبھی اپنے دوست کو اس طرح نہیں دیکھا تھا۔۔۔ وہ ایک دو بار اس سے ملنے آیا تھا۔۔۔

وہ بالکل مختلف اور خوش مزاج شخص تھا۔۔۔ ایک لڑکی کی محبت نے اسے اتنا بدل دیا تھا۔۔۔

"بھول کہاں سکتا ہوں اسے۔۔۔وہ آج بھی ویسے ہی میرے دل میں بستی ہے۔۔۔بس اچھی خاموش ہو کر اپنا ضبط آزمارہا ہوں۔۔"

شاہ زر کی آنکھوں میں سرد تثرقے چھائے ہوئے تھے۔۔۔

چہرے پر غصہ بھی واضح تھا۔۔۔جس پر صاف نظر آرہا تھا کہ وہ اس لڑکی کو کسی بھی قیمت پر چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔

"میں اس لڑکی کو دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔جس نے تم جیسے انسان کا دل پگھلا دیا۔۔۔اور تمہیں اپنے پیچھے اس قدر بدل دیا۔۔۔"

اس کی بات پر شاہ زر نے سامنے موجود سکرین کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔۔

جہاں پچھلے اتنے ٹائم سے وہ ایک ہی ایڈ چلتا دیکھ رہا تھا۔۔وہ اکثر تنہائی میں یہی کرتا تھا۔۔۔وہ ایڈ جو ان دونوں نے ایک ساتھ کیا تھا بس اسے ہی دیکھتا رہتا تھا۔

اس وقت بھی ایسا ہی ہوا تھا۔۔اس کی بات سمجھے بغیر جہانزیب نے سکرین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

مگر سکرین پر نظر پڑتے ہی اسے گہرا جھٹکا لگا تھا۔۔۔وہ کتنے ہی لمحے پھٹی پھٹی آنکھوں سے سکرین پر جگمگاتے پریہا کے چہرے کو گھورے گیا تھا۔۔۔

جو بات شاہ زر کو قطعاً پسند نہیں آئی تھی۔۔۔۔

"ہوش میں آجاؤ اب۔۔۔۔"

اس نے تیز نگاہوں سے گھورتے کہا تھا۔۔ مگر جہانزیب کے پھڑ پھڑاتے لب اب کی بار اسے پتھر کر گئے تھے۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ تو پری ہے۔۔۔۔"

جہانزیب کے الفاظ پر شاہ زر نے اپنی آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔تو کیا

وہ اپنی جس بیوی اور بیٹی کو ڈھونڈ رہا تھا وہ پریہا اور منہا ہی

تھیں۔۔۔۔

شاہ زر کا دماغ بالکل ماؤف ہو چکا تھا۔۔۔اس نے اپنے موبائل میں

موجود منہا اور پریہا کی تصویر اس کے سامنے کی تھی۔۔۔

یہ تصویر پریہا کے موبائل سے منہا نے ہی سینڈ کی تھی

اسے۔۔۔۔۔

"کیا تم انہیں تلاش کر رہے تھے۔۔۔۔۔؟؟"

یہ سوال کرتے شاہ زر کے دل سے شدت سے یہی دعا نکلی تھی کہ وہ انکار کر دے۔۔۔

اس کا دل یہ بات ماننے سے ہی انکاری تھا کہ جس لڑکی سے وہ اتنی شدت سے محبت کرتا تھا۔۔۔وہ اس کے دوست کی بیوی نکلے گی۔۔۔اس کی آنکھیں ضبط کے احساس سے لہو رنگ ہوئی تھیں۔۔۔

وہ اس کے جواب کا منتظر تھا۔۔۔ مگر دل مسلسل یہی دہائی دے رہا تھا کہ پریہا کسی اور کی نہیں ہونی چاہئے تھی۔۔۔

وہ اسی کی تھی اسے اسی کا ہی رہنا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔انہیں کو تو ڈھونڈ رہا تھا میں۔۔۔۔یہ۔۔۔یہ میری بیٹی

ہے۔۔۔۔دیکھو نا اس کی صورت بالکل میرے جیسی ہی تو

ہے۔۔۔۔پلیز اگر تم انہیں جانتے ہو تو مجھے ان کے پاس لے چلو۔۔

پچھلے آٹھ سال سے تڑپ رہا ہوں ان کے لیے۔۔۔۔۔مجھے ان سے

ملا دو۔۔۔۔"

جہانزیب کی حالت ایسی تھی جیسے ابھی اس کی آنکھوں سے آں سو

گھمر پڑیں گے۔۔۔۔وہ گڑ گڑا رہا تھا اس کے آگے۔۔۔

اس کے الفاظ پر شاہ زر کا دل نجانے کتنے ٹکڑوں میں بٹ گیا تھا۔۔۔ دل کا خون ہوں ا کسے کہتے تھے اسے اس وقت سمجھ آئی تھی۔۔۔

اس نے ہمیشہ سنا تھا کہ سچی محبت اتنی آسانی سے نہیں ملتی تھی۔۔۔ مگر اس کو یہی لگتا تھا کہ جب انسان شدت سے کوئی شے حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہو تو اس میں جیسے ناکام ہو سکتا ہے۔۔۔

اس کے عزائم ہمیشہ پختہ رہے تھے۔۔۔ وہ اب بھی حالات تھوڑے سے نارمل ہونے کا منتظر تھا۔۔۔

وہ کسی بھی قیمت پر اپنی محبت سے دستبردار ہونے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

مگر یہاں تو پھر قسمت اس کے ساتھ کھیل کھیل گئی تھی۔۔۔

جہانزیب اپنی خوشی میں اس کی آنکھوں کی بے انتہا سرخ رنگت اور چہرے پر چھائی ویرانی اور اضطراب نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔

مٹھیاں بھینچے وہ اپنے اندر اٹھتے ابال پر کیسے قابو پائے ہوئے تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔۔

"کیا تمہیں پورا یقین ہے۔۔۔کوئی غلط فہمی بھی تو ہو سکتی ہے ان دونوں کو پہنچاننے میں۔۔۔۔"

شاہ زر نے ایک آخری کوشش کی تھی۔۔۔ کہ کیا پتا وہ کہہ دے کہ اسے کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔

"پچھلے آٹھ سال سے جن کے تصور سے نہ نکل پایا ہوں۔۔۔ تمہیں لگتا ہے انہیں پہچاننے میں غلطی کروں گا۔۔۔۔ یہ پری ہے کیسے بھول سکتا ہوں اس معصوم صورت کو میں۔۔۔ اور یہ۔۔۔ یہ میری بیٹی ہی ہے۔۔۔ تم خود دیکھو بالکل میرے جیسی ہی تو ہے۔۔۔ اور پری کا اس کی ساتھ ہونا اس بات کی گواہی ہے کہ وہ میری بیٹی ہی ہے۔۔۔"

جہانزیب کے الفاظ نے شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں چھوڑی تھی۔۔۔

شاہ زر تھکے تھکے انداز میں اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔ اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا وہ باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

اس کا دل اس وقت بالکل پتھر کا ہو چکا تھا ہر احساس سے عاری۔۔۔

وہ اب تک ارے مذاق میں چھیڑتا آیا تھا کہ منہا اس کی بیٹی نہیں ہے۔۔۔ آج اس سے بھی بڑا مذاق تو اس کے اپنی ساتھ ہو چکا تھا۔۔۔

جہانزیب کی خوشی دیکھنے لائق تھی۔۔۔شاہ زر نے خود کو کتنی مشکل سے کمپوز کر رکھا تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔

جہانزیب کو پریہا کے گھر کے سامنے ڈراپ کرتا وہ خود اپنے گھر کی جانب مڑ گیا تھا۔۔۔

یہ رات اس کے لیے کسی عذاب سے کم نہیں ہونے والی تھی۔۔

وہ اب تک یہی سمجھ رہا تھا کہ پریہا اس سے محبت کرتی ہے۔۔۔
لیکن اس لمحے اسے اس کی اپنے گھر میں آکر کہی باتیں بالکل ٹھیک لگی تھیں۔۔۔وہ اسے صرف سزا دے رہی تھی۔۔۔

اس کے محبت کا جواب اپنی نفرت سے دینے کی خاطر۔۔۔اسے بے عزت کر کے۔۔۔

اگر اس کا شوہر تھا تو اس کے پہلے ہی دن یہ بات اس کے سامنے کلیئر کیوں نہیں کی تھی۔۔۔اس کو یوں خوار کیوں ہونے دیا تھا۔۔

بہت سارے سوالات تھے جو شاہ زر کے دماغ میں چل رہے تھے۔۔۔

لیکن سب سے اہم بات جو اسے مسلسل بے چین کیے ہوئے تھی۔

وہ تھی اس لڑکی کے وہ انداز، چہرے کے وہ بدلتے رنگ۔۔۔

آنکھوں کے وہ ان چھوئے جذبات جو اس نے صرف اپنے لیے ہی دیکھا تھا۔۔

وہ اس معاملے میں دھوکا کھا ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔اس لڑکی کے چہرے پر اپنی محبت کے دیکھے رنگوں کو وہ بالکل بھی نہیں ٹھکرا سکتی تھی۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں آتا کمرے کی ہر شے تیس نہس کر چکا تھا۔۔۔

اس کے سینے میں اذیت اور رقابت کو احساس زور پکڑ چکا تھا۔۔۔

آتش فشاں ابل پڑا تھا اس کے دل و دماغ میں۔۔۔

اس کے کمرے کے باہر بھی اندر مچی تباہی کہ ہولناک آوازیں جا رہی تھیں۔۔۔

سب ہی اپنی اپنی جگہ پریشان تھے مگر کسی نے بھی اندر جانے کی ہمت نہیں کی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"پری۔۔۔۔"

پریہا کو ملازمہ نے بتایا تھا کہ اس سے نیچے کوئی ملنے آیا ہے۔۔۔۔وہ اپنے ہی دھیان میں نیچے آئی تھی۔۔۔

مگر سامنے کھڑے شخص کو دیکھ اسے گھر کے درو دیوار ہلتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔۔۔وہ کتنے ہی لمحے پھٹی پھٹی آنکھوں سے انہیں تکے گئی تھی۔۔

"آپ۔۔۔"

وہ بس اتنا ہی بول پائی تھی۔۔اسے اپنی سماعتوں پر بالکل بھی یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔

"پری میری گڑیا۔۔۔"

جہانزیب اپنی جگہ سے آگے بڑھا ہی تھا مگر پریہا کا اٹھا ہاتھ اسے وہیں روک گیا تھا۔۔

"وہیں رک جائیں۔۔۔۔ کیوں آئیں ہیں آپ یہاں۔۔۔ کیا لینے۔۔۔؟؟؟ پتا چل گیا آپ کو کہ ہم زندہ ہیں پھر سے تکلیف دینے آگئے آپ۔۔۔چلے جائیں واپس آپ۔۔۔میں آپ کی صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔"

پریہا ہوش میں آتی غصے سے چلا اٹھی تھی۔۔۔

یہ شخص آج اتنے سالوں بعد کیا لینے آگیا تھا یہاں۔۔۔

"پری میں بہت بڑی مصیبت میں پھنس گیا تھا وہاں۔۔ ایک بار میری بات تو سن لو۔۔۔۔"

جہانزیب اس کی نفرت دیکھ اذیت بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سننی۔۔۔۔اب آپ کا کوئی تعلق نہیں رہا ہم سے۔۔سب کچھ ختم ہو چکا ہے۔۔۔پلیز واپس چلے جائیں اپنی دنیا میں جہاں سے آئے تھے وہیں واپس چلے جائیں۔۔۔"

پریہا کو گزرے لمحے یاد آتے اس کی تکلیف بڑھا گئے تھے۔۔

ان گزرے آٹھ سالوں میں اس نے کتنی تکلیفیں برداشت کی تھیں یہ وہی جانتی تھی۔۔۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔؟؟؟"

جہانزیب اس کی بات سن کر اپنی جگہ سن ہوا تھا۔۔۔

"وہی جو آپ سمجھ چکے ہیں۔۔۔۔ آپ ہی سارے تعلقات توڑ کر گئے تھے نا۔۔ پھر کس منہ سے واپس لوٹے ہیں۔۔۔۔"

پریہا اسے کسی بھی قیمت پر معاف کرنے کو بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔

"پری ایسا مت بولو۔۔۔"

جہانزیب کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔۔

"کشمالہ کہاں ہے۔۔۔؟؟"

جہانزیب کے لبوں سے یہ نام سنتے پر یہا کے اندر غصے اور نفرت کا طوفان برپا ہوا تھا۔۔۔

"مر گئی ہے۔۔۔ آٹھ سال پہلے آپ خود اسے مار کر گئے

تھے۔۔۔اب کس منہ سے اس کا پوچھ رہے ہیں۔۔۔۔ ابھی اور

اسی وقت نکل جائیں اس گھر سے۔۔۔۔ورنہ میں دھکے مار کر نکال

دوں گی۔۔۔۔"

پریہا اس کی کوئی بھی بات سننے کو تیار ہی نہیں تھی۔ جبکہ پریہا کے

بولے گئے الفاظ جہانزیب کو ویسے ہی ختم کر گئے تھے۔۔۔۔ اس

نے اذیت بھری نگاہوں سے سامنے کھڑی اس چھوٹی سی لڑکی کو

دیکھا تھا۔۔

جس نے اس سے نفرت کرنے کے باوجود اس کی بیٹی کی اتنے اچھے سے پرورش کی تھی۔۔۔اس کی صورت بتارہی تھی کہ اس نے کتنی تکلیفیں برداشت کی تھیں۔۔

وہ منہا سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر ابھی پریہا کا مزید سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی اس میں۔۔۔۔وہ تھکے تھکے قدموں سے واپس لوٹ آیا تھا۔۔۔

"پری تم نے جہانزیب بھائی کو ایسا کیوں بولا۔۔۔۔؟؟"

باہر کھڑی زویا جہانزیب کے جاتے ہی اس کے قریب آتے بولی تھی۔۔۔

"بالکل ٹھیک کیا ہے میں نے۔۔۔۔ انہیں بہت شوق تھا دوسروں کو اذیت دینے کا۔۔۔ اب انہیں بھی پتا چلنا چاہیے کہ تکلیف برداشت کرنا کیسا ہوتا ہے۔۔۔"

پریہا مٹھیاں بھینچے اپنے روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ جبکہ زویا نے اپنا سر پکڑتے اس جذباتی لڑکی کو دیکھا تھا۔۔۔۔

جو شروع سے ہی تھوڑی گھمنڈی اور خودسر تھی ہی۔۔۔۔ اپنے ساتھ برا کرنے والوں کو دوہری تکلیف دینے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔ اور اب گزرے آٹھ سالوں میں اس نے جو اذیت دیکھی تھی۔۔

اس نے اس لڑکی کو مزید پتھر دل بنا دیا تھا۔۔۔ایک شخص کی محبت نے اسے موم کرنے میں کامیاب ہوتے پھر سے پتھر کر دیا تھا۔۔۔اور اب کی بار وہ زیادہ سنگدل ہو چکی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"جہانزیب ٹھیک نہیں ہے شاہ زر۔۔۔تم گھر آسکتے ہو۔۔۔"

شاہ زر اپنی پریکٹس پر تھا جب اسے حسن کی کال موصول ہوئی تھی۔۔۔

"کیا مطلب کیا ہوا اسے۔۔؟؟"

جہانزیب کے اپنے گھر پر ہونے کا سن کر وہ حیران ہوا تھا۔۔۔

اسے تو پریہا کے پاس ہونا چاہیے تھا۔۔۔

وہ لگاتار پچھلے بارہ گھنٹوں سے پریکٹس کرتا خود کو ہلکان کیے ہوئے

تھے۔۔۔ وہ ایک منٹ بھی آرام نہیں دے رہا تھا خود کو۔۔۔۔

اسے کتنے لوگ اب تک ریسٹ کرنے کا کہنے آچکے تھے۔۔۔

مگر اس نے آج کوچ تک کو نظر انداز کر دیا تھا۔۔۔

کوئی اس کی اذیت کا اندازہ نہیں لگا سکتا تھا۔۔۔

وہ شاید پوری رات ایسے لگا رہتا جب حسن کی کال پر وہ حیران ہوتا

گھر کے لیے نکل آیا تھا۔۔۔

"شاہ زر سب ختم کر دیا ہو گیا۔۔۔ کچھ نہیں بچا میرے پاس۔۔۔ سب ختم ہو گیا۔۔"

جہانزیب کو بہت تیز بخار تھا۔ شاہ زر کے بہت بار پوچھنے پر بھی وہ اسے کچھ نہیں بتا رہا تھا۔۔۔

اسے حسن نے ہی بتایا تھا کہ جہانزیب تورات کو ہی اس کے آنے کے کچھ دیر بعد واپس آگیا تھا۔۔

جو سن کر شاہ زر اچھے سے سمجھ گیا تھا کہ پریہا نے اسے معاف نہیں کیا تھا۔۔ یقیناً وہ لڑکی اس معاملے میں بھی پتھر دل بن چکی تھی۔۔۔

اس نے جہانزیب کو منہا سے بھی نہیں ملنے دیا تھا۔۔۔نہ اس کی کوئی بات سنی تھی۔۔

اس لڑکی کو بس اپنی تکلیف ہی نظر آتی تھی۔ دوسروں کی تکلیف کی پرواہ نہیں تھی اسے۔۔۔

شاہ زر بے پناہ غصے کا شوہر ہوتا پریہا سے بات کرنے کی خاطر اٹھا تھا۔۔اس کے چوکیدار کے مطابق وہ گھر پر نہیں تھی۔۔۔

اس نے زویا کو کال کر کے پریہا کا ایڈریس پوچھا تھا۔۔۔

وہ پریہا کے غصے کے خیال سے نہیں بتانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر پھر اس جگہ کا بتا دیا تھا جہاں وہ شوٹنگ کر رہی تھی۔۔۔

سین ختم ہوتے ہی پریہا ڈریسنگ روم میں آگئی تھی۔۔۔ آج اس کا دل بہت بوجھل ہو رہا تھا۔۔۔ وہ ٹھیک شوٹ بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

اسے کہیں نہ کہیں افسوس ہو رہا تھا کہ ایک بار جہانزیب کی بات سن لینی چاہیے تھی۔۔۔

وہ اپنے دھیان میں بیٹھی اگلے سین کے لیے تیار ہو رہی تھی جب میک اپ آرٹسٹ کو باہر بلا لیا گیا تھا۔۔۔ اور اس کے اگلے ہی پل کوئی شخص آندھی طوفان کی طرح اندر داخل ہوتا دروازہ اندر سے لاک کر گیا تھا۔۔۔

پریہا ہڑبڑا کر اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ کیا طریقہ ہے۔۔۔ آپ کی ہمت کیسے ہوئی اس طرح آنے کی۔۔۔"

پریہا شاہ زر عباس کو شعلہ برساتی نگاہوں سے اپنی جانب گھورتا پا کر گھبراہٹ کا شکار ہوتے چلائی تھی۔۔۔

شاہ زر کی نگاہیں اس کے دلکشی بکھیرتے مغرور نقوش سے سجے چہرے سے الجھ کر رہ گئی تھیں۔۔۔ وہ اسے پہلے سے بھی زیادہ حسین اور مغرور لگی تھی۔۔۔

دل کے بے پناہ قریب محسوس ہونے کہ باوجود وہ اس کی پہنچ سے دور تھی۔۔۔۔

آج اتنے دنوں بعد اس کی یہ من موہنی صورت دیکھ اس کے دل کو قرار ملا تھا۔۔۔۔ جس کی مدر مدت بہت کم وقت کی ہی تھی۔۔۔

"جو تماشا تم نے لگا رکھا ہے ہر دوسرے انسان جو ذلیل اور خوار کرنے کا اس کا کیا۔۔؟؟"

اپنی بات کہتا وہ اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

پریہا اس کی سرخ نگاہوں سے گھبراہٹ کا شکار ہو رہی تھی۔۔۔۔

اس کے وجود سے اٹھتی دلفریب مہک پریہا کو اپنے حصار میں جکڑ گئی تھی۔۔۔

آج اتنے دنوں بعد وہ اسے اس طرح اپنے سامنے دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کی بڑھی ہوئی شیو،رف حلیہ اور تھکن زدہ وجود پریہا کے دل کو مٹھی میں جکڑ گیا تھا۔۔۔

اس رف حلیے میں بھی وہ بہت خوبرو لگ رہا تھا۔۔۔پریہا نے اپنے دل کو بغاوت کرتے دیکھ بہت مشکل سے اس کی جانب سے رخ موڑ لیا تھا۔۔۔

دل پھر سے اسی لے پر دھڑکنے لگی تھیں۔۔۔ جس پر دھڑکنا اسی شخص نے سکھایا تھا اسے۔۔۔۔

"کس کا تماشا لگایا ہے میں نے۔۔۔۔؟؟ آپ کون ہوتے ہیں اس طرح مجھ پر الزام لگانے والے۔۔"

پریہا خود کو کسی بھی قیمت پر اس کے سامنے کمزور نہیں پڑنے دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

"میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس معصوم چہرے کے پیچھے ایک دھوکے باز اور ظالم لڑکی چھپی ہے۔۔۔"

شاہ زر کی بات پر پریہا خاموشی سے اس کی جانب تکے گئی تھی۔۔۔
اب پھر سے کیا ہو گیا تھا یہ شخص پھر سے کونسے نئے الزام لگانے آگیا تھا۔۔۔

"تم نے مجھ سے اتنی بڑی بات کیوں چھپائی مجھ سے۔۔۔۔ تم جانتی تھی پہلے دن سے کہ میں تم میں انوالو ہو رہا ہوں۔۔۔۔ تو اسی وقت یہ بات واضح کیوں نہیں کی مجھ پر کہ تمہارا شوہر موجود ہے اس دنیا میں۔۔۔ تم پہلے دن سے ہی میرا تماشا بنتے دیکھتی رہی اور میں تمہارے ہاتھوں بے وقوف بنتا رہا۔۔۔۔"

شاہ زر بولے جا رہا تھا جبکہ پریہاشا کی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

"پچھلے اتنے دونوں سے اپنی تکلیف کو اس احساس تلے دبا رکھا تھا کہ محبت تو تم نے بھی کی ہے مجھ سے۔۔۔ تمہارا ہر انداز بتاتا تھا۔۔۔ مگر اب لگ رہا ہے وہ سب بھی فریب ہی تھا۔۔۔۔ مجھے اور میری فیلنگز کو تم نے کبھی سیریس لیا ہی نہیں مگر جہانزیب کو کس بات کی سزا دے رہی ہو۔۔۔

وہ تو شوہر ہے تمہارا۔۔۔ اسے تو وضاحت کا ایک موقع دے سکتی تھی۔۔۔ تم نے اسے منہ تک سے بھی نہیں ملنے دیا۔۔۔"

شاہ زر غصے میں جو کچھ بول رہا تھا پریہا کو لگا تھا اس کا دماغ پھٹ جائے گا۔۔۔

اس شخص کو یہ ادھوری معلومات کس نے دی تھی۔۔۔۔ جس کے بعد وہ کتنی اذیت میں تھا اس بات کا اندازہ اس کے چہرے سے صاف لگایا جا سکتا تھا۔۔۔

مگر پریہا اس کا شک دور کرنے کے حق میں بالکل نہیں تھی۔۔۔۔ اسے اس شخص کو خود سے دور رکھنا تھا جس کا اس سے بہتر اور کوئی حل ہو ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

اس کو سچ بتانے کے بجائے وہ اس کی غلط فہمی کو اپنے الفاظ سے مزید پختہ کر گئی تھی۔۔۔

"آپ کو کیا مسئلہ ہے۔۔۔میں آہنگ شوہر سے جس طرح بھی پیش آؤں۔۔۔۔ آپ اپنی حد میں رہیں۔۔۔میری زندگی میں دخل اندازی کرنے کی کوشش بھی مت کریں۔۔۔ایک بار میرے ہاتھوں بے عزت ہو کر سکون نہیں ملا۔۔۔جو اب دوبارہ چلے آئے۔۔۔"

پریہا نے اپنے الفاظ پر اس شخص کی آنکھوں میں بہت کچھ ٹوٹتے دیکھا تھا۔۔۔

جسے اندر سے کہیں نہ کہیں امید تھی کہ شاید پریہا اس کی باتوں کو جھٹلا دے۔۔ اور کہہ دے کہ وہ جہانزیب کے نکاح میں نہیں ہے۔۔۔۔

مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔ یہ لڑکی ہمیشہ کی طرح آج بھی اس کے لیے سنگدل ہی بنی رہی تھی۔۔۔۔

جبکہ پریہا کا دل چاہا تھا ہر بات کو فراموش کرتے آگے بڑھ کر اس شخص کے چوڑے مضبوط سینے پر سر رکھتے ہر بات کہہ دے۔۔۔۔ اسے اپنے دل کی اذیت سے آگاہ کر دے۔۔۔۔ جو اس پر اب تک بیتی تھی۔۔۔

سکون میں وہ بھی نہیں تھی۔۔۔اس کا دل چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ

اس نے صرف اور صرف شاہ زر عباس سے محبت کی تھی۔۔۔

لیکن اس بات کا اقرار وہ لبوں پر نہیں لا پائی تھی۔۔۔

مٹھیاں سختی سے میچے وہ ضبط کی انتہا پر تھی۔۔۔جب شاہ زر کے

الفاظ نے اس پر ایک اور دھماکہ کیا تھا۔۔

"جہانزیب دوست ہے میرا۔۔۔ پچھلے دو ہفتوں سے تمہیں اور

اپنی بیٹی کو ڈھونڈ رہا ہے۔۔۔ تم نے اسے وضاحت دینے کا موقع

بھی نہیں دیا۔۔۔وہ یہاں گیا تھا۔۔۔روشن مستقبل کی خاطر۔۔۔

مگر وہاں اسے کسی فراڈ میں پھنسا کر اریسٹ کر لیا گیا۔۔۔اسی خاطر

اس کا رابطہ بھی منقطع ہوا۔۔ آٹھ سال کی قید کاٹ کر لوٹا ہے

وہ۔۔۔

اس کی اذیت کا اندازہ لگا سکتی ہو تم۔۔۔"

شاہ زر کو پریہا پر شدید انتہا غصہ تھا۔۔ مگر پھر بھی وہ اسے سچائی سے

آگاہ کر گیا تھا۔۔

جو سنتے پریہا نے شاکی نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

جہانزیب شاہ زر کا دوست تھا۔۔۔ لیکن اسے پوری بات نہیں بتائی

تھی کہ پریہا جہانزیب کی کیا لگتی تھی۔۔۔

پر یہا کہ رنگت ایک دم سے زرد ہوئی تھی۔۔۔وہ تو اتنی بڑی بات اس لیے بول گئی تھی کہ یہ جاننے کے بعد شاہ زر دوبارہ اس کی جانب پلٹ کر نہیں دیکھے گا۔۔۔

"تمہیں مجھے بتا دینا چاہیے تھا جہانزیب کے بارے میں۔۔۔۔میں اس جان لیوا جذبے کو وہیں روک دیتا۔۔۔۔اس میں اتنے آگے تو نہ نکل آتا۔۔۔۔بہت محبت کی تھی میں نے تم سے۔۔۔مگر اب نفرت محسوس ہو رہی ہے مجھے تم سے۔۔۔۔"

شاہ زر اسکی کلائی دبوچ کر اسے اپنے مقابل کرتے غصے سے پھنکارتے ہوئے بولتا اس کا چہرا اپنی گرم سانسوں سے جھلسا گیا

تھا۔۔۔ پریہا کو لگا تھا اس کی کلائی اس شخص کی گرفت میں ٹوٹ جائے گی۔۔۔

وہ اس کے اتنے قریب تھا کہ پریہا کو بے اختیار اپنا چہرا جھکانا پڑ گیا تھا۔۔۔

وہ اتنے غصے میں تھا کہ اسے سمجھ بھی نہیں آئی تھی کہ وہ اس کے کتنے قریب آ چکا ہے۔۔۔ جبکہ پریہا کی دھڑکنوں کی رفتار تو جیسے ساتویں آسمان پر پہنچ چکی تھیں۔۔۔

"تمہاری ذات کا یہ گھمنڈ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ دوبارہ میری راہ میں کبھی مت آنا ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔"

شاہ زر اس کے نہایت قریب جھکتا اسے قہر آلود لہجے میں کہتا اس کے پاس پاس پڑی ہر شے الٹ چکا تھا۔۔۔

"اپنی بات پر قائم رہنا شاہ زر عباس۔۔۔ کیونکہ مجھے نہیں لگتا تم مجھ سے نفرت کر و پاؤ گے۔۔۔ تم ابھی تک میری محبت میں دیوانے بنے پھر رہے ہو۔۔۔ اگر اتنی ہی نفرت کے دعوے دار ہو تو اپنی ماں کی انتخاب کردہ لڑکی سے شادی کیوں نہیں کر لیتے۔۔۔ شاہ زر عباس جسے لوگ اپنا آئیڈیل مانتے ہیں وہ اعصاب کا اتنا کمزور نکلے گا مجھے اندازہ نہیں تھا۔'

وہ دروازے کی جانب بڑھ رہا تھا جب اسے پریہا کی طنز میں ڈوبی استہزایہ آواز سنائی دی تھی۔۔۔

وہ پلٹا نہیں تھا۔۔۔اگر پلٹتا تو اس لڑکی کے لیے اچھا نہیں ہونا تھا۔۔۔وہ اس کا لحاظ ہر گیا تھا صرف اسی وجہ سے کہ وہ اس کے دوست کی۔۔۔

اس سے آگے وہ سوچ بھی نہیں پایا تھا۔۔۔بنا پلٹ کر اس کی جانب دیکھے وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ پریہا اپنے دل پر ہاتھ رکھتی بے قابو ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالنے کی کوشش کر گئی تھی۔۔۔اسے جہانزیب کے بارے میں سن کر بہت دکھ ہو رہا تھا۔۔۔

اس نے جان بوجھ کر یہ سب نہیں کیا تھا۔۔۔وہ بھی مصیبت میں پھنس گیا تھا۔۔۔

وہاں سے بھلا وہ کیسے رابطہ کر پاتا ان کے ساتھ۔۔۔

لیکن وہیں جذبات میں آکر وہ شاہ زر کی غلط فہمی کی جو تصدیق کر گئی تھی۔۔۔اس پر الگ گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اس شخص کو خود سے دور رکھنے کے چکر میں وہ کچھ زیادہ کی غلط کر چکی تھی۔۔۔ مگر یہ بولتے ہوئے اسے کیا خبر تھی کہ شاہ زر جہانزیب کا دوست نکلے گا۔۔۔

اس نے اپنے ارد گرد بکھری چیزوں کو دیکھا تھا۔۔۔ جنہیں دیکھ کر لگ رہا تھا وہاں طوفان آکر گزر گیا ہو۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

پر یہا نے جہانزیب کو معاف کر دیا تھا۔۔۔ اسے نہ صرف منہا سے ملنے دیا تھا۔ بلکہ اسے اپنے گھر بھی آکر رہنے کی اجازت دے دی تھی۔۔۔

"پریہا میں کشمالہ کا سن کر بہت تکلیف میں ہوں۔۔۔لیکن میرا دل

یہ ماننے کو تیار ہی نہیں ہے۔۔۔"

منہا پریہا کے کہنے پر زویا کو لے کر روم میں گئی تھی۔۔۔۔جب

جہانزیب نے بھتی آنکھوں سے اس کے سامنے کہا تھا۔۔۔

جس کے پریہا کی آنکھوں سے بھی آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"اس وقت آپ پر بہت غصہ تھی اس لیے ایسے بول دیا۔۔۔۔آپی

زندہ ہیں مگر۔۔۔۔"

وہ جہانزیب کو ساری بات بتاتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔

پریہا چھوٹی سی تھی جب اس کے والدین کی ایک حادثے میں ڈیتھ ہو گئی تھی۔۔۔ جس کے بعد اسے اس کی بہن کشمالہ نے ہی سنبھالا تھا۔۔۔ کشمالہ اس سے سات سال بڑی تھی۔۔۔ اس نے پریہا کو اپنے بچوں کی طرح ہی پالا تھا۔۔۔

ان کے ننھیال ددھیال میں کوئی ایسا نہیں تھا جو انہیں سنبھال سکے۔۔۔ ان کا خاندان تقریباً نہ ہونے کے برابر تھا۔۔۔

کشمالہ نے ٹیوشن پڑھا کر اور پھر جاب کر کے گھر کا خرچ چلا رکھا تھا۔۔۔

جاب کے دوران ہی اس کی ملاقات جہانزیب سے ہوئی تھی۔۔۔وہ بھی کشمالہ کی طرح بنا ماں باپ کے اکیلے اپنی زندگی گزر بسر کر رہا تھا۔۔۔کشمالہ کے پاس پھر اس کی چھوٹی بہن کا سہارا تھا۔۔۔

مگر جہانزیب بالکل تن تنہا تھا۔۔۔

ان دونوں کی دوستی کب محبت میں بدلی تھی انہیں خبر بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

پریہا بھی جہانزیب کو اپنے بڑے بھائیوں کی طرح اہمیت دیتی تھی۔۔۔جہانزیب کو وہ سگی بہنوں سے بڑھ کر عزیز تھی۔۔۔ان دونوں کی شادی کے فیصلے پر وہ بہت زیادہ خوش تھی۔۔۔

شادی کے بعد ان کی بہت اچھی زندگی گزر رہی تھی۔۔۔جب اچانک جہانزیب کو نجانے کہاں سے باہر جانے کا جنون سوار ہوا تھا۔۔۔ان دونوں کشمالہ امید سے تھی۔۔۔اسے جہانزیب کا یہ فیصلہ بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔

مگر اس کی ہر بات ماننے والا جہانزیب اس بات پر بالکل اڑ چکا تھا۔۔۔کشمالہ کی بہت منتوں کے باوجود اس نے کشمالہ کی بات نہیں مانی تھی۔۔۔اس کا یہی کہنا تھا کہ وہ انہیں کو خوشحال زندگی دینے کی خاطر اتنا بڑا قدم اٹھا رہا ہے۔۔۔

اس نے کشمالہ کو منانے کی بہت کوشش کی تھی مگر کشمالہ کا دل اس بات کے لیے رضامند نہیں ہو پایا تھا۔۔۔

پریہا نے بھی جہانزیب کو بہت زیادہ روکا تھا۔۔ مگر جہانزیب نے اس کی بھی نہیں مانی تھی۔۔۔

وہ دونوں اس سے بات کرنا چھوڑ چکی تھیں کہ کیا پتا وہ مان جائے۔۔۔ مگر وہ ان دونوں کو ہی ناراض چھوڑتا وہاں سے جا چکا تھا۔۔ اس کا یہی ارادہ تھا کہ وہ سیٹل ہو کر جب وہ ان دونوں کو اپنے پاس بلائے گا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

مگر اسے اس بات کی خبر ہی نہیں تھی کہ وہاں جا کر وہ کتنی بڑی

مصیبت میں پھنسنے والا ہے۔۔۔

اس کے جانے کے اگلے روز ہی کشمالہ کی طبیعت بہت زیادہ بگڑ گئی

تھی۔۔۔

پریہا بہت مشکلوں سے اسے ہاسپٹل تک لے کر گئی تھی۔۔۔ منہا

کی پیدائش پر پریہا ٹھیک سے خوش بھی نہیں ہو پائی تھی۔۔۔

کیونکہ اس پر ایک اور پہاڑ ٹوٹ چکا تھا۔۔

کشمالہ گزرے دنوں جس تکلیف اور ذہنی اذیت کا شکار تھی۔۔۔۔

اس کا بی پی بہت شوٹ کر گیا تھا۔۔۔

ڈاکٹرز اس کے اور بچے دونوں کے بچنے سے ناامید ہو چکے تھے۔۔

مگر پھر اللہ کے کرم سے بچہ تو محفوظ رہا تھا مگر کشمالہ کومہ میں

جاچکی تھی۔۔۔۔پریہا ان دنوں پڑھ رہی تھی۔۔۔

ان کی جتنی بھی جمع پونچی تھی وہ جہانزیب لے کر جاچکا تھا۔۔۔اس

کا یہی ارادہ تھا کہ وہ جلد ہی ان کو بھاری رقم بھجوادے گا۔۔۔مگر

ایک ہفتہ گزر جانے کے باوجود اس سے رابطہ ہی نہیں ہو پایا تھا۔۔

وہ جتنے بھی کانٹیکٹ نمبر دے کر گیا تھا وہ سب بند تھے۔۔۔

ہاسپٹل کا اتنا خرچ ہو چکا تھا کہ پریہا کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ کیسے

چکائے اسے۔۔۔

ہمیشہ اپنی بہن کے سائے میں رہنے والی پر ایکدم سے اتنی مصیبت آن پڑی تھی۔۔۔۔۔۔وہ بالکل تنہا تھی۔۔۔

ہاسپٹل والوں نے اسے صاف کہہ دیا تھا کہ اگر اس نے دو دنوں میں بل ادا نہ کیا تو وہ کشمالہ کو ہاسپٹل میں مزید نہیں رکھیں گے۔۔۔۔پر یہ اپنی بہن کی زندگی پر کوئی رسک نہیں لے سکتی تھی اس نے اپنا گھر بیچنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔

جس کے بعد ہاسپٹل کا خرچ تو پورا ہو چکا تھا مگر اس کے پاس رہنے کا کوئی ٹھکانہ نہیں بچا تھا۔۔۔

جس وقت اسکی دوست زویا نے اس کی مدد کی تھی۔۔۔پر یہاں کے لیے اس چھوٹی سی گڑیا کو سنبھالنا بہت مشکل تھا۔۔۔

جسے ماں باپ کا لمس بھی میسر نہیں آیا تھا۔۔۔۔اس نے کتنی مشکلوں سے منہا کو سنبھالا تھا یہ وہی جانتی تھی۔۔۔۔گھر کے پیسے اس کے پاس سے ختم ہونے لگے تھے۔۔۔۔

اس نے بہت جگہ جاب تلاش کی تھی۔۔۔مگر اسے کہیں کوئی ایسی جاب نہیں مل پائی تھی کہ وہ اپنے اور منہا کے خرچ کے ساتھ ساتھ کشمالہ کے ہاسپٹل کا خرچ پورا کر سکے۔۔۔۔منہا چھوٹی تھی تو پھر بھی گزارہ ہو رہا تھا۔۔۔

مگر اس کے بڑے ہوتے ہی سکول کے وغیرہ کے اخراجات کی خاطر پریہا کو مہرین کے کہنے پر اس انڈسٹری میں قدم رکھنا پڑا تھا۔۔۔ جہاں جانے کے بارے میں وہ عام حالات میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

کہنے والے تو آرام سے اس پر کیچڑ اچھال کر چلے جاتے تھے۔۔ مگر کسی کو اس کی مجبوری کا اندازہ نہیں تھا کہ اس کے کس وجہ سے ایسا کیا تھا۔۔۔

وہ اپنی بہن کو کسی قیمت پر نہیں کھونا چاہتی تھی۔۔۔ ڈاکٹرز ناامید تھے مگر وہ اپنے رب کی شان سے ناامید نہیں ہوئی تھی۔۔۔ اس کی

زندگی کے آٹھ سال اس نے اپنی بہن اور بھانجی کے لیے وقف کر دیئے تھے۔۔۔

اسے بہت برے لوگوں کا بھی سامنا کرنا پڑا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ اتنی مضبوط بن چکی تھی۔۔۔ مگر وہیں اسے شاہ زرعباس بھی ملا تھا۔۔۔ جس نے اس کے پتھر ہوئے دل کو پگھلا دیا تھا۔۔۔

لیکن یہ دنیا بہت ظالم تھی اسے بھی اس سے چھین کر لے گئی تھی۔۔۔ اس نے ساری بات جہانزیب کو بتاتے شاہ زرعباس والا چیپٹر یہاں بھی انتہائی بے دردی سے اپنی زندگی سے بے دخل کر دیا تھا۔۔۔

وہ خود غرض اور گھر توڑنے والی لڑکی نہیں تھی۔۔۔وہ جانتی تھی کہ اگر شاہ زر اس کے پاس آیا تو اس کے گھر والے اس سے دور ہو جائیں گے۔۔۔وہ ان سب کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھ چکی تھی۔۔۔

اسی خاطر اس شخص کے دل میں اپنی نفرت ڈال دی تھی۔۔۔اس کا اپنا دل کتنی اذیت میں تھا۔۔۔اس بات کا پتا وہ کسی کو نہیں لگنے دے رہی تھی۔۔۔۔

مگر اس کی ویران نے رونق آں کھیں ہر بات واضع کر رہی تھیں۔۔۔۔

اس کی آٹھ سال کی مشقت سن کر جہانزیب کا دل اذیت سے بھر گیا تھا۔۔۔

اس لڑکی نے اس پر جو احساس کیا تھا وہ چاہ کر بھی اس کا قرض نہیں چکا سکتا تھا۔۔۔۔

"آپ کو اب وہاں سے رہائی کیسے ملی۔۔۔۔؟؟"

جہانزیب نے اسے تفصیل سے ساری بات بتا دی تھی کہ کیسے وہاں انہیں غلط کام میں ڈال دیا گیا تھا۔۔۔

"میں تو بالکل نا امید ہو چکا تھا کہ ساری زندگی وہاں سے نہیں نکل پاؤں گا۔۔۔جب ایک دن جیل کے آفیسر نے وہاں کی جانے والی

قیدیوں کی مشقت سے خوش ہو کر ہمیں ہمارے گھر والوں سے بات کرنے کی اجازت دی تھی۔۔۔میں نے کشمالہ کے نمبر پر بہت کالز کی تھیں۔۔۔اس بات سے انجان کے میری جدائی میری بیوی کو کس حال میں پہنچا گئی ہے۔۔۔

پھر مجھے شاہ زر کا خیال آیا تھا۔۔میرے دوستوں میں زیادہ ویل آف وہی تھا۔۔۔مجھے پوری امید تھی میری مدد ضرور کرے گا۔۔۔مجھے اس بات کا تو اندازہ ہی نہیں تھا کہ وہ اتنا بڑا کر کٹر بن چکا ہے۔۔۔

میرے بارے میں پتا لگتے ہی اس نے اپنے سورسز لگا کر مجھے چند مہینوں کے اندر وہاں سے نکلوا لیا۔۔۔بہت احسان مند ہوں میں اس کا۔۔۔"

جہانزیب کے منہ سے شاہ زر کا ذکر سنتے پریہا کی رنگت بدل گئی تھی۔۔۔

کل اس سے ہوئی ملاقات کے بعد سے پریہا کا دل عجیب سے واہموں میں گھرا ہوا تھا۔۔۔

جہانزیب فوری طور پر کشمالہ سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ دونوں باہر کی جانب بڑھے تھے جب اسی لمحے شاہ زر کی گاڑی اس کے گیٹ سے باہر نکلی تھی۔۔۔

پریہا کو اپنے ہی دوست کے پہلو میں کھڑے دیکھ شاہ زر عباس کے سینے میں درد کی شدت مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

جہانزیب نے اسے بلاں ا چاہا تھا مگر وہ گاڑی زن سے بھگا کر لے گیا تھا۔۔۔

"بی بی جی یہ سامنے والے گھر سے انویٹیشن آیا تھا کل۔۔۔"

چوکیدار تیزی سے ان کے قریب آیا تھا۔۔۔ پریہا نے اس سے وہ انویٹیشن لے کر دیکھا تھا۔۔ جس پر جگمگاتے الفاظ اس کے دل کو مزید ویران کر گئے تھے۔۔۔۔

شاہ زر عباس نے منگنی کر رہا تھا۔۔ اسی لڑکی سے جہاں شرمین بیگم چاہتی تھیں۔۔۔ پریہا کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر کارڈ پر آن گرے تھے۔۔۔

جہانزیب فون سنتا باہر نکل چکا تھا۔۔۔ جبکہ پریہا اپنے آنسو بے دردی سے جھٹکتی اس کارڈ کو اپنی پرس میں رکھ گئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ اپنے کمرے کے ٹیرس میں کھڑی تھی۔۔۔جہاں سے سامنے والی بنگلے کو بہت ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔

آج شاہ زر کی منگنی تھی۔۔

"پری اندر آجاؤ۔۔۔باہر بہت ٹھنڈ ہے۔۔۔۔"

زویا اسے وہاں کھڑے ہو کر اذیت کا شکار ہوتے دیکھ اسے بلانے آئی تھی۔۔۔جہانزیب کل سے کشمالہ کے پاس ہی تھا۔۔۔نہ اس نے شاہ زر سے رابطہ کیا تھا اور نہ ہی شاہ زر نے اس سے۔۔۔

اس نے اپنی طرف سے بہت اچھی طرح سے دوستی نبھادی تھی۔۔۔مگر اس سے زیادہ وہ اپنے ظرف کو نہیں آزما سکتا

تھا۔۔۔اس نے جہانزیب سے اپنی دوستی ختم کرنے کا فیصلہ کر دیا تھا۔۔۔۔

وہ اس دن پریہا کی کہی گئی باتوں پر بہت غصے اور جذبات میں واپس گھر لوٹا تھا۔۔۔اسی دوران شرمین بیگم کے پوچھنے پر اس نے منگنی کے لیے ہاں کر دی تھی۔۔۔

جو سنتے ہی شرمین بیگم نے دودنوں کے اندر اندر ایک بہت ہی اعلی تقریب کے انتظامات بھی کر لیے تھے۔۔۔۔

پریہا کے آنسو اس وقت سے نہیں تھم رہے تھے جب سے اس نے یہ خبر سنی تھی۔۔۔۔

"زویا۔۔۔میں محبت کرتی ہوں شاہ زر سے۔۔۔دنیا والوں کے سامنے مضبوط بننے کی کوشش کرتی ہوں۔۔۔مگر اتنی مضبوط بھی نہیں ہوں کہ شاہ زر کو اس طرح کسی اور کا ہوتے دیکھ سکوں۔۔۔

مجھ سے زیادہ شدت بھری محبت تو وہ مجھ سے کرتا تھا نا۔۔۔پھر اس نے کیوں کرلی منگنی۔۔۔

یہی محبت تھی اس کی۔۔۔میرے ایک بار کہتے ہی اس نے منگنی کر لی تھی۔۔۔ وہ جھوٹا تھا۔۔۔

ٹائم پاس کر رہا تھا میرے ساتھ۔۔۔اگر سچی محبت ہوتی تو اتنی جلدی ہار نہ مانتا۔۔۔

آئی ہیٹ ہم۔۔۔"

پریہا روتے ہوئے کہتی زویا کے گلے جا لگی تھی۔۔۔زویا اس کی محبت کی رازادں تھی۔۔۔

وہ اس کے سامنے اپنے دل کی ہر بات رکھ سکتی تھی۔۔۔اس وقت بھی ہمیشہ کے لیے دور جاتی محبت کا غم آنسوؤں میں بہاتی وہ اس کے سامنے اپنی محبت کا اقرار کر گئی تھی۔۔

پریہا اسے کسی اور کا ہوتے دیکھ برداشت نہیں کر پائی تھی۔۔۔

زویا اس کی تکلیف اپنے دل میں محسوس کرتی بہت مشکل سے اسے سنبھال کر اندر لائی تھی۔۔۔پریہا کو بہت سخت بخار تھا۔۔۔

مسلسل کام کرنے کے ساتھ ساتھ ذہنی اذیت کا شکار ہوتی وہ پہلے سے بھی زیادہ کمزور ہو چکی تھی۔۔۔

زویا کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اپنی دوست کے لیے کیا کرے۔۔۔ جس نے اسے پوری طرح سے اپنی قسم میں باندھ رکھا تھا کہ وہ کسی کو کچھ نہیں بتائے گی۔۔۔

نہ ہی شاہ زر کی غلط فہمی دور کرے گی۔۔۔

زویا اچھے سے سمجھ رہی تھی کہ شاہ زر اسے کسی اور کے ساتھ دیکھ خود کو مزید اذیت دینے کی خاطر یہ منگنی کر رہا تھا۔۔۔ یہ معاملہ سنبھلنے کے بجائے مزید بگڑتا ہی جا رہا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"واہ۔۔۔۔ پریہا ملک کو بیسٹ ایکٹریس کا ایوارڈ ملا ہے۔۔۔۔ یہ تو مزید فیمس ہو چکی ہے۔۔۔۔ سننے میں آیا ہے کہ پریہا ملک سب سے ہائیسٹ پیڈ ایکٹریس بن چکی ہے ٹی وی کی۔۔۔ اسے بہت ساری موویز بھی آفر ہو رہی ہیں۔۔۔ شاہ زر بھائی کے ساتھ اس کا نام کیا جڑا یہ تو مزید ہٹ ہو گئی ہے۔۔۔۔"

کنول جو ہمیشہ سوشل میڈیا کی ساری خبریں رکھتی تھی۔۔۔ اس وقت ڈرائینگ روم میں بیٹھی کانوں میں ہیڈ فون لگائے اپنی جانب سے آہستہ آواز میں کائنات کو بتا رہی تھی۔۔۔

مگر اس کی آواز اتنی اونچی تھی کہ ڈرائینگ روم میں بیٹھے باقی لوگوں کے ساتھ ساتھ مین انٹرنس سے اندر داخل ہوتے شاہ زر عباس تک بھی جا پہنچے تھے۔۔۔۔

جسے کسی نے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

"کنول۔۔۔۔"

شازیہ بیگم نے انتہائی غصے سے بیٹی کو گھر کا تھا۔۔۔۔ جس پر اس نے گھبرا کر زبان دانتوں تلے دی تھی۔۔۔

شرمین بیگم کی اپنے جانب اٹھتی غصیلی نگاہیں اس کی رنگت خوف سے لال کر گئی تھیں۔۔۔

"ہر وقت اوٹ پٹانگ بولنا اچھی بات نہیں ہے۔۔۔"

شرمین بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا کنول کو اس لڑکی کا نام لینے کے جرم میں دو تھپڑ لگا دیں۔۔۔

"ارے کیا ہو گیا ہے شرمین۔۔۔ بچی کو سب نے ایسے کیوں خوفزدہ کر دیا ہے۔۔۔ ایک نام ہی تو لیا ہے اس نے۔۔۔"

عباس صاحب کو اپنی بیوی سے کبھی کسی بھی معاملے میں کوئی شکایت نہیں رہی تھی۔۔۔ لیکن اس ایک معاملے میں وہ ان سے تھوڑے خفا تھے۔۔۔

کیونکہ ان سے اپنے بیٹے کی اذیت نہیں دیکھی جا رہی تھی۔۔۔وہ نہیں سمجھ پا رہے تھے کہ انہیں کیا کرنا چاہیئے۔۔۔

اگر وہ یہاں ہوتے تو یہ سب کچھ اس قدر نہ بگڑتا۔۔۔انہیں اویس اور اپنے بھائیوں سے یہی شکایت تھی۔۔۔

لیکن اب تو شاہ زر بھی ان سے اس معاملے پر کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔کہ حالات کچھ تو سنبھل سکتے۔۔۔

"السلام و علیکم۔۔۔"

شاہ زر کے با آواز بلند سلام کیے جانے پر سب نے ہی گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا کہ کہیں اس کے کنول کی بات تو نہیں سن لی

تھی۔۔۔ مگراس کی سرد وسپاٹ تاثرات سے کوئی کچھ بھی اخذ نہیں کرپایا تھا۔۔۔

"میری آج رات کی فلائیٹ ہے دبئی کی۔۔۔ آپ سب کو یہی بتانے آیا تھا۔۔۔"

شاہ زر کا لہجہ بالکل اجنبی سا ہوتا تھا سب کے ساتھ۔۔۔۔

اسنے جب بھی ایسے لمبے دورے پر جانا ہوتا تھا۔۔۔ وہ پورا دن گھر والوں کے ساتھ ہی گزارتا تھا۔۔۔۔ خاص کر شرمین بیگم کی گود میں سر رکھ کر ان سے بہت دیر تک باتیں کرتا تھا۔۔۔۔

لیکن اب اتنے دن وہ یہاں رہا تھا مگر اس نے ان سے کوئی خاص بات نہیں کی تھی۔۔۔

شرمین بیگم جانتی تھیں وہ ان سے ناراض ہے۔۔۔ مگر وہ جو کر رہی تھیں انہیں اپنے بیٹے کی آگے کی زندگی کے لیے بالکل ٹھیک لگا تھا۔۔

"کچھ دیر تو ہمارے پاس بیٹھ جاؤ بیٹا۔۔۔"

انہوں نے محبت پاش نگاہوں سے اپنے خوبرو بیٹے کو دیکھا تھا۔۔۔

"ابھی تھوڑی دیر میں نکلنا ہے مجھے۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔"

ان کے قریب آتا وہ ان کی پیشانی چومتا سب کو خدا حافظ کہتا باہر نکل گیا تھا۔۔۔ پہلے ہمیشہ اسے ڈراپ کرنے حسن یا اویس ہی جاتے تھے۔۔۔ مگر آج عباس صاحب اسے چھوڑنے جا رہے تھے۔۔۔

"مجھے تو اب تک یہی لگا تھا کہ میرا بیٹا بہت جنونی ہے۔۔ اپنے دل کی ہر خواہش منوانے کی طاقت رکھتا ہے۔۔۔ مگر تم نے تو اس بار مجھے غلط ثابت کر دیا۔۔۔"

اس کے برابر بیٹے عباس صاحب نے روڈ کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔ان کی بات پر ڈرائیونگ کرتے شاہ زر کے لبوں پر زخمی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔

"آپ میرے زخموں پر نمک چھڑکنے کے لیے میرے ساتھ آرہے ہیں۔۔۔یہ بات آپ بھی جانتے ہیں کہ وہ لڑکی بہو کے روپ میں آپ کو بھی قبول نہیں ہونی تھی۔۔۔"

شاہ زر کی بات پر عباس صاحب اس کے چہرے پر پھیلتی اذیت نہیں دیکھ پائے تھے۔۔۔

"میں تو تمہارے اس جنون کے لیے بھی راضی نہیں تھا۔۔۔ منوا لیا نا اس کے لیے بھی تم نے۔۔۔"

انہیں اسی بات پر زیادہ حیرت ہو رہی تھی کہ وہ آخر اتنی آسانی سے ہار کیسے مان گیا تھا۔۔

وہ تو آخری دم تک لڑتا تھا۔۔۔ اور جیت ہی حاصل کرتا تھا۔۔۔

"ہاں منوا لیتا۔۔۔ اسے اب تک حاصل بھی کر چکا ہوتا۔۔ مگر وہ تو پہلے دن سے کسی اور کی تھی۔۔۔"

شاہ زر کی بے بسی عباس صاحب کے دل کو مزید اذیت سے دوچار کر گئی تھی۔۔۔ وہ مزید کچھ نہیں بولے تھے۔۔

ان کے اس بیٹے نے جس طرح ان کا نام پوری دنیا میں روشن کیا

تھا۔۔۔وہ اپنا آپ ان کے آگے منوا گیا تھا۔۔۔

وہ خود بھی کسی ایسی لڑکی کے لیے کبھی نہ مانتے مگر ان کا بیٹا ان کا

یقین جیت چکا تھا کہ وہ کبھی کچھ غلط نہیں کرے گا۔۔۔

اسی لیے وہ کہیں نہ کہیں اس کی خوشی اسے واپس لوٹانا چاہتے

تھے۔۔۔مگر اس کی ناامیدی بتا رہی تھی کہ اب کچھ نہیں ہو سکتا

تھا۔۔۔

شاہ زر اپنی ٹیم کے ساتھ دبئی آچکا تھا۔۔۔ جہاں انہوں نے انڈیا کے ساتھ سیریز کھیلنی تھی۔۔۔۔ مگر پچھلے ایک مہینے سے اس کی پرفامنس اچھی نہیں جارہی تھی۔۔۔

وہ ٹیم کا کپتان تھا۔۔۔ اس پر پریشر بہت زیادہ تھا۔۔۔ دل و ماغ ویسے ہی جگہ پر نہیں تھے۔۔۔

پہنچتے ہی اگلے دن اس کا پہلا میچ تھا۔۔۔۔ اس نے اپنا فون بالکل سوئچ آف کر دیا تھا۔۔۔

وہ کسی سے بھی کوئی بات نہیں کر رہا تھا۔۔۔

انڈیا سے ہوئے ایک میچ کے لیے ہی ان پر بہت پریشر ہوتا تھا۔۔۔اور یہ تو پوری سیریز تھی۔۔۔

ٹیم میں باقی بھی بہت اچھے پلیئرز تھے۔۔۔ مگر سب لوگوں کی امیدیں سب سے زیادہ اسی سے جڑی ہوئی تھی۔۔۔

اس کی کیپٹن شپ میں آسٹریلیا کا دورہ بہت اچھا رہا تھا۔۔۔اسی خاطر اُمیدیں مزید بڑھ چکی تھیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"یہ پاک ٹیم ویسے تو اچھا خاصہ کھیل لیتی ہے۔۔۔ مگر بھارت کی ٹیم کے آگے انہیں کیا ہو جاتا ہے۔۔۔۔ ایسا لگتا ہے جیسے کھیلنا ہی نہیں آتا۔۔۔۔"

شاہ زر کے گھر میں اس وقت ہمیشہ کی طرح اس کا میچ دیکھنے کی خاطر ڈرائینگ روم میں ایل ای ڈی کے آگے جمع تھے۔۔۔

جب ایک کے بعد دوسرے کھلاڑی کو آؤٹ ہوتا دیکھ سب کے چہرے اتر چکے تھے۔۔۔

اب سب کو شدت سے شاہ زر عباس کا انتظار تھا۔۔۔ جس نے ہمیشہ کی طرح آ کر سچویشن ہینڈل کر لینی تھی۔۔۔۔ اب سب کو کریس پر کھیلتے پلئیر کے آؤٹ ہونے کا انتظار تھا۔۔۔۔

پریہا مسلسل بیس گھنٹوں کی شوٹنگ کے بعد گھر آئی تھی۔۔۔۔ جہاں زویا اور منہا کو ٹی وی کے آگے چڑھ کر میچ دیکھتے پا کر وہ بھی وہیں آن بیٹھی تھی۔۔۔۔ نگاہوں نے سکرین پر اس شخص کو تلاشا تھا۔۔۔

اس کی خواہش فوری طور پر سن لی گئی تھی۔۔۔۔جب اسی لمحے شیشے کے پار روم میں کھڑا وہ نظر آگیا تھا۔۔۔میدان میں آنے کے لیے تیار وہ ادھر ہی نظریں گاڑھے ہوئے تھا۔۔۔

پریہا کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔وہ اسے آج بھی اس دن کی طرح ہی لگا تھا۔۔۔سرد و سپاٹ تاثرات کے ساتھ لب بھینچے۔۔۔۔

چوڑی پیشانی شکن آلود تھی۔۔۔

پریہا اس کی جانب بے اختیاری کے عالم میں تکے گئی تھی۔۔۔جب وہ سکرین سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

"اللہ کرے اس بال پر چھکا لگ جائے یا پھر یہ آؤٹ ہو جائے۔۔۔۔

ایسے ہی کھڑا بالز ضائع کر رہا تھا۔۔۔"

کنول دعائیں مانگ رہی تھی۔۔۔۔جب اسی لمحے بیٹس مین کا بلا گھوما

تھا اور اس کی ہوا میں کھیلی گئی شاٹ انڈین کھلاڑی کے ہاتھ میں جا

پہنچی تھی۔۔۔

"اوہ شٹ۔۔۔"

سب کے منہ سے ایک ساتھ نکلا تھا۔۔۔

"کالی زبان والی تم نہ ہی بولا کرو۔۔۔۔یہ تو پھر بھی ٹھیک کھیل رہا

تھا۔۔۔۔"

سب نے ہی اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔ جس پر کنول خفیف سی ہوتی مسکرادی تھی۔۔۔

"ہاں تو اب شاہ زر بھائی آئیں گے نا۔۔۔"

اسے اب بھی کوئی مسئلہ نہیں تھا۔۔

سب کی مسکراتی نگاہیں میدان میں آتے شاہ زر عباس کی جانب تھیں۔۔۔

وہاں شائقین کی ہوٹنگ شروع ہو چکی تھی۔۔۔

"اوہ ہمارا شیر آگیا۔۔۔ ابھی یہ خوش ہو رہے تھے۔۔ اب انہیں پتا چلے گا۔۔۔"

انڈیا پاکستان کے میچ میں ایک الگ ہی جیتنے کی ضد سب کے دلوں میں آن ٹھہرتی تھی۔۔۔۔ جسے ٹیم میں آنے کے بعد سے شاہ زر پوری کرتا بھی آیا تھا۔۔۔

پریہا کی نظریں بھی سکرین پر تھیں۔۔ وہ بہت زیادہ تھکی ہوئی تھی۔۔۔ مگر وہ اسے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

میچ کی شوقین وہ آج بھی نہیں تھی۔۔۔ہاں اس تڑپتے بے کل دل کی خاطر وہ اس شخص کو کچھ گھڑی دیکھ لینا چاہتی تھی۔۔۔۔

"تھینک گاڈ شاہ زر بھائی آ گئے۔۔۔۔"

زویا اور منہا کی چہروں پر بھی خوشی تھی۔۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے سب کی چہروں پر سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔جب شاہ زر کی کھیلی جانے والی پہلی ہی بال پر مخالف ٹیم کی جانب سے آؤٹ ہونے کا شور مچا تھا۔۔۔۔

شاہ زر جو آتے ہی چھکے چوکوں کی برسات کر کے مخالف ٹیم پر اپنی دھاک بیٹھا دیتا تھا۔۔۔اس سے آگ ایک آسان سی بال بھی نہیں کھیلی گئی تھی۔۔۔۔

وہ ذہنی طور پر جتنا ڈسٹرب تھا۔۔۔وہ سب واضح طور پر دکھائی بھی دے رہا تھا۔۔

اس کے گھر میں بیٹھے تمام افراد بالکل خاموش ہو چکے تھے۔۔۔

پریہا نے بھی بے یقینی سے سکرین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ آؤٹ نہیں ہوا تھا مگر اس سے اگلی بھی کوئی بال نہیں کھیلی گئی تھی۔۔۔

وہ کوئی شارٹ ہی نہیں مار پا رہا تھا۔۔۔ اس کی بے بسی واضح طور پر دیکھی جا سکتی تھی۔۔۔

اس کے چاہنے والے وہاں کھڑے اب بھی شور مچا کر اس کا حوصلہ بڑھا رہے تھے۔۔۔ مگر اس کا فوکس گیند پر جا ہی نہیں پا رہا تھا۔۔۔

کامینٹری کرتے افراد بھی اپنی حیرت کا اظہار کر رہے تھے۔۔۔۔

"یہ کپتان بننے کے بعد پاکستانی پلیئرز کی پرفارمینس صفر کیوں ہو جاتی ہے۔۔۔ اس بات کی واضح مثال شاہ زر عباس کو دیکھ کر نظر آرہی ہے۔۔۔"

ایک خراب پرفارمینس پر اس کے اوپر طنز کی بارش شروع ہو چکی تھی۔۔۔

"ایک پرفارمینس کی بیس پر اتنی بڑی سٹیٹمنٹ دینا زیادتی ہے اتنے اچھے پلیئر کے ساتھ۔۔۔ ابھی اور بھی میچز ہونے ہیں۔۔"

دوسرے کامنٹیٹر کو بھی یہ تنقید پسند نہیں آئی تھی۔۔۔پاکستانی پلیئرز کو ویسے ہی آڑے ہاتھوں لیا جاتا تھا۔۔

شاہ زر نے بمشکل ایک اوور کھیلا تھا جس میں اس نے پانچ سے چھ رنز بنائے تھے۔۔۔اگلے اوور کی پہلی بال پر کلین بولڈ ہوتا اپنے فینز اور سب دیکھنے والوں کو صدمے کا شکار کرتا پاویلین واپس لوٹ گیا تھا۔۔

اس نے اپنی جانب سے بہت کوشش کی تھی مگر وہ کھیل نہیں پایا تھا۔۔۔

اس کے مخالفین بھی اس کی اس پرفارمینس پر حیران تھے۔۔۔وہ آج خاص طور پر اسے آوٹ کرنے کی تیاری کر کے آئے تھے۔۔۔ مگر اس نے تو انہیں مشکل میں پڑنے ہی نہیں دیا تھا۔۔

"یہ شاہ زر انکل کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔"

منہا روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔پاکستان میچ ہار چکا تھا۔۔۔۔

پریہا خود اپنی جگہ ساکت تھی۔۔۔یہ کیا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ تو اتنا اچھا کھیلتا تھا پھر یہ سب۔۔۔

وہ منگنی کے بعد سے اس کے غصہ تھی۔۔۔۔جان بوجھ کر زیادہ سے زیادہ کام کر رہی تھی۔۔۔

اس کو اب دھر ادھر پراجیکٹ آفر ہو رہے تھے۔۔۔ سوشل میڈیا پر بھی اس کی فین فالونگ بہت زیادہ بڑھ چکی تھی۔۔۔ مگر وہ اس سب کے دل سے خوش نہیں تھی۔۔۔ ایک ادھوراپن اور بے چینی سی تھی جو ہر وقت دل و دماغ پر چھائی رہتی تھی۔۔۔

"منورو کیوں رہی ہو آپ۔۔۔ جیت ہار تو لگی ہی رہتی ہے نا ایسی گیمز میں۔۔۔"

پریہا اسے اپنے قریب کرتے محبت سے بولی تھی۔۔۔

منہا جہانزیب سے مل کر بہت زیادہ خوش تھی۔۔۔ اس کے بابا واپس لوٹ آئے تھے۔۔۔

اس نے اس خوشی کو بہت اچھے سے سیلبریٹ کیا تھا۔ پر یہا کے لیے اس کی یہ خوشی ہی کافی تھی۔۔۔

یہ جان کر منہا کی خوشی مزید بڑھ گئی تھی کہ جہانزیب شاہ زر کا دوست تھا۔۔۔ اس نے شاہ زر سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔۔۔

مگر جہانزیب کا اتنے دنوں سے خود ہی اس سے رابطہ نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔

وہ خود حیران تھا کہ آخر شاہ زر کو کیا ہو گیا تھا کہ اس نے شکریہ ادا کرنے کا موقع بھی نہیں دیا تھا۔۔۔

وہ اس کے گھر بھی گیا تھا جہاں سب کے سرد لہجوں پر وہ مزید الجھ گیا

تھا۔۔۔

اویس اور حسن تک نے اس سے ٹھیک سے بات نہیں کی

تھی۔۔۔

پریہا بہت مشکل سے منہا کو چپ کرواتے روم میں بھیجا تھا۔۔۔

"ابھی بھی تمہیں لگتا ہے یہ شخص تمہارے ساتھ ٹائم پاس کر رہا

تھا۔۔۔ دیکھو کس حالت کو پہنچا دیا تمہاری محبت نے اسے۔۔۔

کرکٹ جنون تھا شاہ زر عباس کا۔۔۔ تمہاری خاطر وہ اس سے بھی

منہ موڑ چکا ہے۔۔۔

اتنا ڈسٹرب ہے کہ کھیل بھی نہیں پا رہا۔۔۔"

زویا نے میچ ہارنے کی ساری خفگی اس پر نکال دی تھی۔۔۔وہ چاہتی تھی پریہا شاہ زر کے سامنے خود کلیئر کر دے یا اسے کرنے دے کہ اس کا جہانزیب سے کیا رشتہ ہے۔۔۔۔

وہ بھائی مانتی ہے جہانزیب کو۔۔۔اور اس کے سامنے کیا بول چکی ہے۔۔۔۔

"میری وجہ سے کچھ نہیں ہے۔۔۔اس کی آہنی فیملی کی وجہ سے ہوا ہے سب۔۔۔تم چاہتی ہو میں پھر سے بے عزت ہونے وہاں چلی

جاؤں۔۔۔اس کی ماں کی نفرت بتا رہی تھی کہ وہ مجھے کبھی قبول نہیں کریں گی۔۔۔

اور شاہ زر عباس اگر محبت کا اتنا دعوے دار تھا تو وہ کونسا ڈٹ گیا اسے حاصل کرنے میں۔۔۔اس نے بھی ہار مان لی نا۔۔۔

اس لیے مجھے مزید اذیت دینا چھوڑ دو تم۔۔۔۔"

پریہا روز انہیں سب باتوں سے اپنے دل کو تسلی دیتی تھی۔۔۔اس وقت بھی اپنے اندر اٹھتا اضطراب دبانے کی کوشش کرتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔۔

پاکستان کی اس ہار پر ہر جانب شور اٹھ چکا تھا۔۔۔ کچھ لوگ ٹیم کو برا بھلا کہہ رہے تھے۔۔۔

تو کچھ اگلے میچ کے لیے پر امید تھے۔۔۔۔

"شاہ زر سے بات ہوئی۔۔۔ میرا بیٹا تکلیف میں ہو گا۔۔۔ اوپر سے یہ سب جو اس کے خلاف اتنی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔ اس کی کیا حالت ہو گی اس وقت۔۔۔۔ وہ تو کسی میچ میں ففٹی سے کم رن بنانے پر اذیت کا شکار ہو جاتا تھا۔۔۔۔"

شرمین بیگم کو شاہ زر کی فکر کھائے جا رہی تھی۔۔۔

باقی سب بھی پریشان تھے۔۔۔ اویس کو شاہ زر کا میسج موصول ہوا تھا۔۔۔ کہ وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔

ماں سے ناراض ہونے کے باوجود وہ ان کو کال کر کے تھوڑی دیر بات کر گیا تھا۔۔۔ اس کی آواز سے لگ رہا تھا کہ وہ اپنی پرفارمینس کی وجہ سے کس قدر زہنی ٹینشن کا شکار ہے۔۔۔۔

سب اسی تسلی میں تھے کہ شاید ایک میچ میں ایسا ہوا ہو۔۔۔۔۔ اگلے میچ میں اس کی فارم واپس آجائے۔

لیکن اگلے دو میچوں میں بھی وہی حال رہا تھا۔۔۔ دو تین سے زیادہ سکور نہیں بنا پایا تھا۔۔۔۔

باؤلنگ میں بھی وہ کوئی وکٹ نہیں لے پایا تھا۔۔۔اس پر ہر جانب سے تنقید کی جارہی تھی۔

تجزیہ کاروں کا کہنا تھا کہ اس سے کپتانی لے لی جائے۔۔۔

باقی بھی بہت سے کھلاڑی بری پرفارمینس دے رہے تھے۔۔۔مگر شاہ زر جیسے پلیئر سے کسی کو یہ امید نہیں تھی۔۔۔

ٹی ٹوئینٹی کے بعد وہ ون ڈے سیریز بھی ہار چکے تھے۔۔۔بمشکل ایک میچ جیتے تھے۔۔۔

وہ بھی بہت کم مارجن کے ساتھ۔۔۔

انڈیا سے اس بری طرح سے شکست پر کرکٹ کے شائقین بہت زیادہ غم و غصے کا شکار تھے۔۔۔

گھر میں بھی سب پریشان تھے۔۔۔شاہ زر سے کسی کی ٹھیک بات نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے؟؟ وہ بہت محبت کرتا ہے پریہا ملک سے۔۔۔۔کیا ہم اس کے لیے کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔۔"

حسن اویس اور باقی سب کزنز کے ساتھ باہر لان میں آن بیٹھا تھا۔۔۔

"کیا کر سکتے ہیں؟؟؟ جہانزیب شوہر ہے اس کا۔۔۔ اور شاہ زر کی بھی منگنی ہو چکی ہے اب۔۔۔"

اویس پیشانی مسلتا پریشانی کے عالم میں بولا تھا۔۔۔

گھر بھر میں افسردگی کی فضا چھا گئی تھی۔۔۔۔ کیونکہ وہ سب جانتے تھے کہ کرکٹ شاہ زر عباس کا جنون تھا۔۔۔

وہ خود اس ہار کے بعد کس قدر تکلیف کا شکار ہو گا اس کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا تھا۔۔۔۔

"ٹھیک کہتے ہیں کہنے والے۔۔۔۔ حد سے زیادہ شہرت اور کامیابی انسان کا دماغ خراب کر دیتی ہے۔۔۔ تمہارا بھی یہی حال ہوا

ہے۔۔۔اب دیکھنا تمہارے یہی سارے چاہنے والے تمہیں عرش سے فرش پر پٹخ دیں گے۔۔۔"

شاہ زر کو روم میں گھٹن ہو رہی تھی۔۔۔وہ باہر آیا تھا۔۔۔

جب اسے اپنے پیچھے دانیال کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔

"تمہاری زبان کو یہ الفاظ زیب نہیں دیتے۔۔۔۔یہ بات وہ کرے جس نے اس کامیابی کا مزا اچکھا ہو۔۔۔۔تم جیسے دوسروں کا حق مار کر سفارش پر ٹیم میں شمولیت حاصل کرنے والے کے منہ سے یہ سننا مضحکہ خیز لگ رہا ہے۔۔۔۔"

وہ سیگریٹ لبوں میں دبائے بہت ہی سکون کے ساتھ اس کی بات کا منہ توڑ جواب دے گیا تھا۔۔۔

جو سنتے دانیال کی رنگت سیاہی مائل ہوئی تھی۔۔۔ یہ سچ ہی تھا اسے اپنے باپ کی سفارش پر ٹیم میں ہر میچ کھلایا جاتا تھا۔۔ مگر آج تک اس کی کوئی قابلِ تعریف پرفارمینس نظر نہیں آئی تھی۔۔

جب سے شاہ زر کیپٹن بنا تھا کہ اس نے دانیال کو ٹیم سے ہی نکال دیا تھا۔۔ وہ ٹور پر ساتھ تو ہوتا تھا۔۔

مگر شاہ زر نے اسے کھیلنے کا موقع نہیں دیا تھا۔۔۔

اس کا یہی کہنا تھا کہ جب وہ ڈومیسٹک میں پرفارمینس دکھائے گا

تب ہی اسے شامل کیا جائے گا۔۔۔شاہ زر نے کیپٹن شپ سنبھالتے

ہی اپنے حصے کی فیصلوں میں کسی کو دخل اندازی نہیں کرنے دی

تھی۔۔

نہ ہی کسی کی سفارش قبول کی تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ اوپر کے بہت

سارے لوگ اس کے خلاف تھے۔۔۔۔اور اب اس کی

پرفارمینس خراب ہونے پر وہی سب سے زیادہ اسے نشانہ بنا رہے

تھے۔۔۔

"تمہارا غرور تو ابھی بھی باقی ہے۔۔۔ کوئی بات نہیں جلد ہی مکافات عمل شروع ہونے والا ہے تمہارا ابھی۔۔۔ بلکہ شروع ہو چکا ہے۔۔۔ جیسے تم نے مجھے ٹیم سے نکالا ہے۔۔۔ ویسے ہی تمہیں بھی نکالا جائے گا۔۔۔۔ پھر بیٹھنا تم اپنی ادھوری محبت کا روگ لے کر ایسے ہی۔۔۔۔"

دانیال اس کی کمزور کڑی تک پہنچ چکا تھا۔۔۔۔ اس نے پیچھے سے ساری معلومات لے لی تھی۔۔۔۔

کیونکہ شاہ زر مینٹلی ڈسٹرب تھا یہ بات سب کو ہی پتا چل چکی تھی۔۔۔۔ اس کا ریزن ابھی صرف دانیال کو پتا تھا۔۔

دانیال کو یہی لگا تھا کہ وہ کول مائنڈڈ بندہ اتنی جلدی بھڑکے گا نہیں۔۔ مگر یہ بھی اس کی بھول تھی۔۔۔

شاہ زراب پہلے جیسا نہیں رہا تھا۔۔ اس کے اندر فرسٹریشن بھری تھی۔۔۔۔

جو نکلوانے کی خاطر دانیال خود اس کے سامنے آگیا تھا۔۔۔

شاہ زر اس کا اپنی محبت کے حوالے سے کیا طنز برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔۔ اس کی جانب سے پڑنے والا پنچ دانیال کا منہ پھیر کر رکھ گیا تھا۔۔۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی یہ بکواس کرنے کی۔۔۔۔"

شاہ زر کی دھاڑ پر باقی سب بھی باہر نکل آئے تھے۔۔۔

"شاہ زر کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔"

سب کے بیچ میں پڑنے سے معاملہ مزید بگڑنے سے بچ گیا تھا۔۔

"اچھا نہیں کر رہے تم شاہ زر عباس۔۔۔ چھوڑوں گا تو میں بھی نہیں تمہیں اب۔۔۔۔"

دانیال مار کھانے کے بعد غصے سے بپھرتے بولا تھا۔۔۔ اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ شاہ زر ہاتھا پائی پر اتر آئے گا۔۔۔۔

"اگلی بار اس سکارڈ میں بھی شامل نہیں ہونے دوں گا تجھے۔۔۔۔ دیکھتا ہوں کب تک سفارش پر چلتا ہے تو۔۔۔"

شاہ زر اس پر دھاڑا تھا۔۔۔اسے غصہ کسی اور بات کا تھا۔۔

جو وہ نکال کہیں اور رہا تھا۔۔اس کی لائف میں کچھ بھی اچھا نہیں چل رہا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں یہ خبر چند ایک تصویروں کے ساتھ ہر جگہ پھیل چکی تھی۔۔۔کہ ٹیم کیپٹن نے اپنی پرفارمینس ٹھیک نہ ہونے کا غصہ اپنے ساتھی پر نکالا تھا۔۔

شاہ زر کے حوالے سے منفی باتیں پھیلائی جا رہی تھیں۔۔۔جس نے بہت سارے لوگوں میں اس کا امیج خراب کر دیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

پریہا شوٹنگ میں مصروف تھی جب اسے ہاسپٹل سے کال آئی تھی۔۔۔۔

خبر ایسی تھی کہ وہ اپنا سب کچھ چھوڑتی فوری طور پر ہاسپٹل پہنچی تھی۔۔

جہانزیب پہلے سے ہی وہاں موجود تھا۔۔۔ زویا منہا کو بھی وہاں لے آئی تھی۔۔۔

پریہا کا فون آف تھا۔۔ اسے مہرین کے نمبر پر کال کر کے بلایا گیا تھا۔۔۔۔

وہ تیزی سے بھاگ کر آتی کشمالہ کے کمرے میں داخل ہوئی

تھی۔۔۔۔ سامنے کا منظر دیکھ اس کے قدم دروازے میں ہی پتھر

ہوئے تھے۔۔۔۔

"آپی۔۔۔۔"

بہتی آنکھوں کے ساتھ اس کے لب ہلے تھے۔۔

ان لمحوں کو اس نے نجانے کتنی بار تصور کیا تھا۔۔۔۔ اس کی بہن

جس کی حالت دیکھ کچھ وقت کے لیے ڈاکٹرز بھی ناامید ہو چکے

تھے۔۔۔ وہ ہوش میں آگئی تھی۔۔۔

پریہا ہو جب فون پر بتایا گیا تھا تو اسے یقین ہی نہیں آیا تھا۔۔۔ مگر اپنی آنکھوں کے سامنے اس منہا سے پیار کرتے دیکھ پریہا ہچکیوں سے رو دی تھی۔۔۔۔

"پری۔۔۔ میری گڑیا۔۔۔"

کشمالہ بھی بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتی اپنی جانب پکار گئی تھی۔۔۔

اسے دو گھنٹے پہلے ہوش آچکا تھا۔۔۔ ڈاکٹرز بھی بہت زیادہ خوش تھے۔۔۔ کہ کشمالہ کی اچانک ہوتی ریکوری نے انہیں بھی حیران کر دیا تھا۔۔۔

اس کے بہت زیادہ اصرار پر زویا اور جہانزیب نے اسے ان آٹھ سالوں کی ساری روداد سنا دی تھی۔۔۔

جو سن کر کشمالہ کا دل اپنی بہن کے لیے تڑپ اٹھا تھا۔۔۔وہ معصوم لڑکی جو اس کے بغیر کبھی اکیلے گھر سے باہر بھی نہیں نکلی تھی۔۔۔وہ اس کے اور اس کی بیٹی کی خاطر کیا سے کیا بن گئی تھی۔۔۔

پریہا اس کے قریب آتی اس کا لمس محسوس کرتی بہتی آنکھوں کے ساتھ مسکرا دی تھی۔۔۔

اس کی خوشی اس وقت بیان سے باہر تھی۔۔۔

پریہا اس کے سینے پر سر رکھے مسلسل شکوے کر رہی تھی۔ کہ اسے کیوں اکیلا چھوڑ دیا تھا۔۔۔

منہا پاس کھڑی اپنی پری کو اپنے جیسی حرکتیں کرتے دیکھ مسکرا رہی تھی۔۔۔

پریہا نے کچھ وقت پہلے اسے سب بتا دیا تھا۔۔۔ وہ اسے کشمالہ سے ملوانے بھی لائی تھی۔۔۔۔ وہ چاہتی تھی کہ منہا اپنی ماں کا لمس محسوس کرے۔۔۔۔

لیکن اس کے سارے خدشات ختم ہو چکے تھے۔۔۔ کیونکہ اس کی ماں جیسی محبت کرنے والی بہن اس کے پروردگار نے سے واپس لوٹا دی تھی۔۔

وہ بے پناہ خوش تھی۔۔۔ مگر اس کی آنکھیں آج بھی اتنی ہی سوگوار اور اداس تھیں۔۔۔

جو کسی اور کے نوٹ کی تھیں یا نہیں۔۔ مگر کشمالہ کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہ پائی تھیں۔۔۔

اس نے ایک دو پار پریہا سے پوچھا بھی تھا۔۔ مگر اسکی چھوٹی بہن اب بہت بڑی ہو چکی تھی۔۔۔

اپنا غم چھپانا بھی سیکھ گئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شاہ زر اپنی ٹیم کے ساتھ واپس آچکا تھا۔۔۔۔ گھر والوں سے بہت نارمل انداز میں ملا تھا وہ۔۔۔۔ جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو۔۔۔۔

وہ اپنی اضطراب اور اذیت کو اپنے اندر کی رکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔

"یہ لوگ تو انسان کو جینے ہی نہیں دیتے۔۔۔۔ اتنے میچز جتائے ہیں تم نے۔۔۔۔ اگر کچھ مین پرفارمینس ٹھیک نہیں رہی تو کچھ مارجن ملنا چاہیے۔۔۔۔ آخر تم بھی انسان ہو۔۔۔"

وہ سب ڈنر کے بعد ڈرائینگ روم میں بیٹھے تھے جب اویس نے بات شروع کی تھی۔۔۔

"نہیں ان سب کا غصہ جائز ہے۔۔۔۔میں اچھا کر سکتا تھا۔۔۔

میری بری پرفارمینس اور ٹیم کو اچھے سے گائیڈ نہ کرنے کی وجہ سے ہی ہم ہارے ہیں۔۔۔"

شاہ زر نے کافی کا مگ لبوں سے لگاتے اپنی غلطی تسلیم کی تھی۔۔۔

جس پر سب خاموش رہے تھے۔۔۔۔

شرمین بیگم کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔وہ اپنے بیٹے کو ایسے نہیں دیکھ پا رہی تھیں۔۔۔۔

اس کی آنکھیں ہر وقت لال رہنے لگی تھیں۔۔۔ جیسے خود پر نجانے کتنا ضبط کیے بیٹھا ہو۔۔۔۔۔

اس ایک لڑکی نے ان کے بیٹے کو بالکل برباد کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔۔ شرمین بیگم کو پریہا سے مزید نفرت ہو گئی تھی۔۔۔

مگر اب اس گھر میں اس کا ذکر نہیں کیا جاتا تھا۔۔۔

وہ پہلے سے بھی کہیں زیادہ کامیاب ہو چکی تھی۔۔۔۔ اسے بہت بڑی بڑی فلمز آفر ہوئی تھیں۔۔۔۔

خبریں یہی آرہی تھیں کہ اس نے ایک فلم سائن کر دی تھی۔۔۔

شاہ زر تک بھی یہ خبر پہنچ چکی تھی۔۔۔بظاہر وہ اس کی بات نہیں کرتا تھا مگر اس کے دھیان کی سارے ڈوریں آج بھی اسی لڑکی سے جا کر ملتی تھیں۔۔۔

اس جہانزیب پر بے پناہ غصہ آ رہا تھا کہ وہ پریہا کو روک کیوں نہیں رہا تھا۔۔۔

ٹی وی تک کام کرنا پھر بھی قابلِ قبول تھا۔۔۔ مگر فلم ہر حدود سے ہی باہر نکل جاتی تھی۔۔۔

وہ سیگریٹ اٹھاتا باہر لان میں نکل آیا تھا۔۔۔اس کے ہاتھ میں سیگریٹ دیکھ شرمین بیگم کو ہول اٹھ رہے تھے۔۔۔

ان کا بیٹا یہ کس سمت جا رہا تھا۔۔۔ انہوں نے تسلیم بیگم کی ذریعے زینب کو کہلوایا تھا کہ وہ شاہ زر سے بات کرے۔۔۔

اسے اپنی جانب متوجہ کر کے اس کا دھیان پریہا سے ہٹا لے۔۔۔ مگر زینب کا یہی کہنا تھا کہ وہ بہت سارے میسج کر چکی تھی۔۔۔ مگر شاہ زر اس کے ایک میسج کا بھی جواب نہیں دیتا تھا۔۔۔

شرمین بیگم کا یہی ارادہ تھا کہ اس کے دبئی سے واپس آتے ہی اس کی شادی کر دیں گی۔۔۔ مگر شاہ زر کے تیور دیکھ ان میں سے کسی کو بھی اس کے سامنے ایسی بات کرتے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

وہ جسے کم ہی کبھی غصہ آتا تھا۔۔۔وہ اب چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ کرنے لگا تھا۔۔۔

"یہ سب کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔کس کی نظر لگ گئی ہے ہمارے گھر کو۔۔۔۔کتنا خوش تھے ہم۔۔۔؟؟؟مجھ سے شاہ زر کی یہ حالت نہیں دیکھی جاتی۔۔۔۔"

غزل افسردگی سے بولی تھی۔۔۔

"اسی لڑکی کی وجہ سے ہوا ہے سب۔۔۔۔کاش وہ شاہ زر کی زندگی میں آتی ہی نہیں۔۔۔"

کائنات کے لہجے میں پریہا کے لیے ناپسندیدگی واضح

تھی۔۔۔جس پر غزل کے خفگی بھرے انداز میں اس کی جانب

دیکھا تھا۔۔۔

جو بھی تھا مگر وہ لڑکی اس کے بھائی کی پسند تھی۔۔۔وہ اس کے

بارے میں غلط نہیں سن پاتی تھی۔۔۔

لیکن ان دونوں کے حق میں بھی کچھ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

شاہ زر لان میں ٹہل رہا تھا۔۔۔جب اس کی نظر سامنے والے گھر پر

پڑی تھی۔۔۔جہاں ٹیرس پر کھڑی لڑکی کو دیکھ وہ اپنی جگہ تھم سا

گیا تھا۔۔۔وہ جو وہاں کھڑی اپنے دھیان میں اسے تکے جا رہی تھی۔۔۔

اس کے اس طرح دیکھنے پر پریہا ایک دن سے گڑبڑا گئی تھی۔۔۔

وہ واپس پلٹی تھی اور ٹیرس کے اندر داخل ہوتی روم کی لائٹ بھی آف کر گئی تھی۔۔۔

جبکہ شاہ زر کتنے ہی لمحے اپنی جگہ کھڑا اس کے ٹیرس کو گھورے گیا تھا۔۔۔

اس لڑکی کے دیکھنے کا انداز نارمل نہیں تھا۔۔۔

وہ کب سے اسے دیکھ رہی تھی شاہ زر کو اس بات کا پتا بھی نہ چلتا اگر وہ اس کی جانب دیکھتا نہیں۔۔۔۔

آنکھوں اور دل میں ایک دم سے روشنی سی اتر آئی تھی۔۔۔۔

وہ واپس پلٹنے لگا تھا جب اسے گیٹ سے جہانزیب اندر آتا دکھائی دیا تھا۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ۔۔۔۔؟؟"

بنا کسی سلام دعا کے جہانزیب کڑے تیوروں سے اسے گھورتا اس کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔۔؟؟"

شاہ زر نے اچھنبے سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ جہانزیب کے

چہرے پر بکھری شادابی اس کی زندگی میں آجانے والی خوشحالی کا پتا

دے رہی تھی۔۔

اویس، حسن اور جنید بھی وہیں آگئے تھے۔۔۔

"میری کال پک کیوں نہیں کر رہے۔۔۔ اس طرح اگنور کیوں کر

رہے ہو مجھے۔۔۔"

جہانزیب کافی غصے میں تھا۔۔۔

"مصروف تھا۔۔۔"

شاہ زر نے گہرا کش لیتے کہا تھا۔۔۔۔باقی سب خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

"کوئی بات ہوئی ہے کیا۔۔؟؟تمہارا رویہ میرے ساتھ اچانک سے اتنا بدل کیوں گیا ہے۔۔۔میں سمجھ نہیں پا رہا۔۔۔"

جہانزیب آج وجہ جان کر ہی جانا چاہتا تھا۔۔۔

جبکہ دوسری جانب پریہا کو زویا سے پتا چلا تھا کہ جہانزیب شاہ زر سے ملنے گیا ہے۔۔۔

جس پر پریہا کی حالت غیر ہو چکی تھی۔۔۔۔اگر اس کا سچ کھل گیا تو۔۔۔۔

لیکن پھر وہ خود کو یہ تسلی بھی دیتی تھی کہ وہ شخص اب اس کی جانب

سے پوری طرح سے منہ موڑ کر اپنی زندگی میں مگن ہو چکا تھا۔۔۔

اب وہ اس کی جانب پلٹنے والا نہیں تھا۔۔۔

وہ پھر سے ٹیرس پر آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ سامنے ہی لان کا

سارا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے تھا۔۔۔

جہاں جہانزیب اور شاہ زر آمنے سامنے کھڑے تھے۔۔

اس شخص کی آنکھوں سے نکلتی چنگاریوں وہ یہاں تک بھی محسوس

کر پا رہی تھی۔۔۔

اس نے جلدی سے جہانزیب کو کال ملادی تھی۔۔۔۔ جسے

جہانزیب نے پک نہیں کیا تھا۔۔۔

اس کے ساتھ کھڑی زویا بس یہی دعا کر رہی تھی کہ آج کسی طرح

جہانزیب ساری بات شاہ زر کی سامنے واضح کر آئے۔۔۔۔

"کوئی وجہ نہیں ہے۔۔۔۔ میں نے تمہاری جتنی مدد کرنی تھی میں

وہ کر چکا ہوں۔۔۔ تم اپنی لائف میں خوش ہو۔۔۔ میرے لیے بھی

یہ خوشی کی بات ہے۔۔۔۔"

شاہ زر اس کے سامنے سے ہٹ جانا تھا۔۔۔

"میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی مجھے واپس مل گئی ہے۔۔۔ تم سے اپنی خوشی شیئر کرنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر تمہارا یہ رویہ مجھے ہرٹ کر رہا ہے۔۔۔ جو دوست ہمیشہ میری ہر تکلیف میں میرے سارے کھڑا رہا۔۔۔ میں چاہتا ہوں وہ میری خوشی میں بھی میرے ساتھ رہے۔۔۔۔ اتنے سالوں بعد اپنی بیوی اور بیٹی کو واپس پا لیا ہے۔۔۔ میں اپنی یہ خوشی سب سے پہلے تمہارے ساتھ بانٹنا چاہتا تھا۔۔۔

مگر تم مجھے یہ ساری خوشیاں سونپنے کے بعد غائب ہی ہو گیے۔۔۔"

جہانزیب کی باتوں پر شاہ زر کا دل جل اٹھا تھا۔۔۔اس کی خوبرو نقوش تن گئے تھے۔۔۔

مٹھیاں بھینچ گئی تھیں۔۔۔اس کا دوست اس کا ضبط آزمارہا تھا۔۔۔

اویس شاہ زر کی قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"مبارک ہو تمہیں۔۔۔لیکن اگر چاہتے ہو کہ تمہاری خوشیاں سلامت رہیں تو اسی بات کی دعا کرو کے میں ایسے ہی غائب رہوں تمہاری زندگی سے۔۔۔"

شاہ زر کی بات ابھی ختم ہی ہوئی تھی۔۔۔جب جہانزیب نے اپنا مسلسل بجتا فون نکال کر سامنے کیا تھا۔۔۔جس پر جگمگاتا نام دیکھ شاہ زر کی آنکھیں لہو رنگ ہوئی تھیں۔۔۔

"مائی وائف۔۔۔۔"

شاہ زر ضبط کی انتہاؤں پر تھا۔۔۔وہ واپس پلٹا تھا۔۔۔جب جہانزیب کے لبوں سے نکلتے الفاظ اس کے ساتھ ساتھ وہاں کھڑے اویس اور باقی سب کو بھی حیرت میں مبتلا کر گئے تھے۔۔۔

غزل جو ہاتھ میں چائے کی ٹرے اٹھائے وہاں آ رہی تھی وہ بھی اپنی جگہ رک گئی تھی۔۔۔

"کشمالہ میں تھوڑی دیر تک آرہا ہوں۔۔۔ تم میڈیسن کے

لو۔۔۔"

وہ بہت محبت سے بات کرتا کال کاٹ گیا تھا۔۔

"یہ۔۔۔ یہ کس سے بات کر رہے تھے تم۔۔۔؟؟"

شاہ زر اپنی جگہ سے واپس پلٹا تھا۔۔۔

اپنے بھائی کی آنکھوں میں اُمڈتے احساس کے سچ ہونے کی دعا بے اختیار غزل کے لبوں سے نکلی تھی۔۔

"اپنی بیوی سے۔۔۔"

جہانزیب ان سب کو ہونقوں کی طرح اپنی جانب دیکھتا پا کر حیران ہوا تھا۔۔۔

"بیوی۔۔۔کیا نام ہے تمہاری بیوی کا۔۔۔؟؟ کیا تم نے دوسری شادی بھی کر رکھی ہے۔۔۔"

شاہ زر نے مٹھیاں بھینچتے اسے قہر آلود نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔

اس لڑکی کی ساتھ وہ کسی اور کے جانب سے کی گئی زرا سی زیادتی بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

جو اس کے ساتھ رواں رکھے گئے سلوک کی وجہ سے اپنی ماں سے ناراض تھا۔۔۔

وہ بھلا اپنی دوست کو کیسے بخش سکتا تھا۔۔۔

"خدا کو مانو یار۔۔۔ میری ایک ہی بیوی ہے کشمالہ۔۔۔ منہا کی ماں اور میری اکلوتی بیوی۔۔۔۔"

جہانزیب کی بات ابھی بھی ان کی سمجھ میں نہیں آئی تھی۔۔۔

"تو پھر پریہا۔۔۔"

شاہ زر تو بولنے کے قابل ہی نہیں رہا تھا۔۔۔ اویس نے ہی سوالیہ نگاہوں سے جہانزیب کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

"پری۔۔۔وہ کشمالہ کی چھوٹی بہن ہے۔۔۔۔اسی نے تو مشکل وقت میں کشمالہ اور منہا کو سنبھالا۔۔۔مجھے منہا کی طرح عزیز ہے وہ۔۔۔"

جہانزیب نے ان کو اتنا حیران دیکھ پر یہا کے حوالے سے سارا سچ بتا دیا تھا۔۔

جو سنتے شاہ زر کو لگا تھا جیسے اس کے دل و دماغ سے ان دیکھا بوجھ سرک گیا ہو۔۔دل خوشی سے جھومنے لگا تھا۔۔۔

دل کی ویرانیوں میں بہاریں اتر آئی تھیں۔۔۔

بے خبری میں اب تک وہ خود کو کتنی اذیت دے چکا تھا۔۔۔

لیکن وہیں غصے کی شدید لہر اس کے پورے وجود میں دوڑ گئی

تھی۔۔۔۔

اس لڑکی نے اس سے اتنا بڑا اجھوٹ بولا تھا اور وہ ان دنوں ویسے ہی

اتنا پاگل ہوا پھر رہا تھا کہ اس سب پر یقین کر بیٹھا تھا۔۔۔۔

وہ نہ تو ایک بچی کی ماں تھی اور نہ ہی شادی شدہ۔۔۔

جہانزیب کو موبائل پھر سے بجا تھا۔۔۔ جس پر جگمگاتا لفظ پری شاہ

زر کی کنپٹی کی نسیں ابھر آئی تھیں۔۔۔

"اس لڑکی سے بہت حساب نکلتا ہے میرا۔۔۔ مجھے بات کرنی ہے

اس سے۔۔۔"

اس نے جہانزیب کے ہاتھ سے فون لے کر آن کرتے کان سے لگایا تھا۔۔۔

جہانزیب کے حیران ہونے پر اویس نے اسے ساری بات بتادی تھی۔۔۔ جبکہ شاہ زر سائیڈ پر ہو چکا تھا۔۔۔

اس کا دل اسے اپنا مانتا تھا پھر وہ بھلا کسی اور کی کیسے ہو سکتی تھی۔۔۔

"تم سوچ بھی نہیں سکتی اب میں تمہارے ساتھ کیا کرنے والا ہوں۔۔ دل تو چاہ رہا ہے ابھی تمہارے پاس آ کر تمہارا دماغ درست کر دوں۔۔۔ مگر نہیں ابھی نہیں۔۔۔ اب ایک بار ہی ملاقات ہو گی تم سے۔۔۔ تمہیں اپنے نام لگوانے کے بعد۔۔۔

بہت گیمز کھیلتی آئی ہو نا تم میرے ساتھ۔۔اب میں تمہیں بتاؤں گا گیمز کھیلنا کیسا ہوتا ہے۔۔۔۔میرے دل کا بہت مذاق بنالیا تم نے۔۔۔اب میری جانب سے چلے جانے والے آخری داؤ کا انتظار کرنا۔۔۔۔"

شاہ زر کی آواز سن کر وہ کچھ بول ہی نہیں پائی تھی۔۔

مگر اسکی گہری ہوتی سانسوں کی آواز شاہ زر تک باآسانی پہنچ رہی تھی۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔شاہ زر عباس تم جانتے نہیں ہو مجھے۔۔۔اب میں وہ پہلے والی لڑکی نہیں رہی۔۔۔پریہا ملک کا نام اب شاہ زر عباس کے

برابر آچکا ہے۔۔۔ تمہاری ریپوٹیشن پہلے ہی خراب چل رہی

ہے۔۔۔

میں مزید بدنام کردوں گی۔۔۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔"

پریہانے اپنے تیئں اسے روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"جو کرنا ہے کرو۔ بلکہ میں چاہتا ہوں تمہارے دل میں میرے لیے

جتنی بھی نفرت ہے اسے باہر نکالو۔۔۔۔ چوبیس گھنٹے ہیں

تمہارے پاس۔۔۔ جو کرنا ہے کرلو۔۔۔ کیونکہ اس کے بعد وہی

ہوگا جو میں چاہوں گا۔۔۔"

شاہ زرعباس کا گھمبیر لہجہ آخر میں پراسراریت بھرا تھا۔۔۔

"شاہ زر عباس پیچھے ہٹ جاؤ بہت پچھتاؤ گے تم۔۔۔ تمہارا کیریئر برباد کر دوں گی میں۔۔۔"

پریہا نے اسے وارن کیا تھا۔۔

"میں انتظار کر رہا ہوں تمہارے وار کا۔۔۔"

اس نے بات کہتے کال کاٹ دی تھی۔۔۔ نگاہیں ایک بار پھر سے اس کے ٹیرس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ جہاں کھڑی پریہا اتنے دور سے بھی اس کی آنکھوں کے قہر آلود تاثرات اور چہرے کے سنگین تیور دیکھ کانپ گئی تھی۔۔۔

جہانزیب ساری بات سنتا اپنی جگہ ہکا بکا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر میں یہ بات گھر میں سب لوگوں تک پھیل چکی تھی۔۔۔

جوسن کرشرمین بیگم اور ان جیسی سوچ رکھنے والی باقی خواتین اچھی خاصی ٹینشن کا شکار ہو چکی تھیں۔۔۔

"میں پریہا سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔ جس میں اب تم میرا ساتھ دو گے۔۔ تمہیں بہت شوق تھا میرا احساس اتارنے کا۔۔۔تو اب موقع مل گیا ہے تمہیں۔۔۔۔ اب اتارنا پڑے گا یہ احسان۔۔۔ تم اس کی بہن کو کیسے مناتے ہو یہ تم پر ہے۔۔۔۔۔ بہت محبت کرتا ہوں اس سے۔۔۔۔ کوئی تکلیف نہیں پہنچنے دوں گا۔۔۔۔یہ وعدہ ہے میرا تم سے۔۔۔۔"

شاہ زر جہانزیب کو دوٹوک لہجے میں اپنا فیصلہ سنا تا وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔

جبکہ جہانزیب کا دماغ ماؤف ہو چکا تھا۔۔۔۔پر یہ ہا کتنی بڑی تکلیف اپنے اندر چھپائے ہوئے تھی۔۔۔

اسے اس بات کا تو اندازہ بھی نہیں تھا۔۔۔

جہانزیب وہاں سے واپس آگیا تھا۔۔۔

جبکہ شاہ زر گھر کے سب لوگوں کو ڈرائینگ روم میں اکٹھا کر چکا تھا۔۔۔

اس کے تاثرات اب بھی انتہائی سر دو سپاٹ تھے۔۔۔

"میں کل پریہا سے نکاح کر رہا ہوں۔۔۔۔ آپ میں سے جو میری خوشی میں شریک ہونا چاہتا ہے وہ آ سکتا ہے۔۔۔

جو نہیں آئے گا مجھے یہی لگے گا اس انسان کے نزدیک میری خوشی کوئی معنی نہیں رکھتی۔۔۔۔"

شرمین بیگم کو لگا تھا وہ اجازت مانگے گا۔۔۔ انہیں منانے کی کوشش کرے گا وہ انکار کر دیں گی۔۔۔۔

مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

وہ تو بہت آرام سے اپنا فیصلہ سنا گیا تھا۔۔۔۔

"نہیں مجھے وہ لڑکی اپنی بہو کے روپ میں قبول نہیں ہے۔۔۔ تم یہ نکاح نہیں کر سکتے۔۔۔ نہ ہی کوئی اس گھر سے اس تقریب میں شامل ہو گا۔۔۔"

شرمین بیگم اپنی جگہ سے اٹھتی اس کی بات کی سختی سے نفی کر گئی تھیں۔۔۔

"مجھے اس پوری دنیا میں ایک وہی لڑکی اپنی بیوی کے روپ میں قبول ہے۔۔۔ اگر آپ لوگ نہیں آئیں گے تو میں سمجھ جاؤں گا کہ آپ لوگوں کے نزدیک میری خوشی کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔۔"

اس کے لہجے میں کسی قسم کی کوئی لچک نہیں تھی۔۔۔

عباس صاحب سمیت باقی سب خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

"تم بھول رہے ہو شاہ زر تمہاری منگنی ہو چکی ہے۔۔۔ تم اپنے ماں باپ کو رسوا کروانا چاہتے ہو معاشرے میں۔۔۔"

شرمین بیگم نے اسے ایموشنل بلیک میل کرنا چاہا تھا۔۔ جس کا شاہ زر پر رتی برابر بھی اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔

وہ شخص اپنے زون میں لوٹ چکا تھا۔۔۔ اس چھٹانک بھر کی لڑکی نے اسے جس طرح سے گھمایا ہوا تھا اتنے ٹائم سے۔۔۔

وہ اسے تو نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔۔اس کے دل و دماغ غصے سے بھر چکے تھے۔۔۔۔

سب نے ہی مل کر اس کی زندگی کا تماشا بنادیا تھا۔۔۔۔

اب وہ سب کچھ اپنے طریقے سے کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔کسی کی نہیں سننے والا تھا اب۔۔۔۔

"اگر تم نے اس لڑکی سے نکاح کیا تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔۔"

شرمین بیگم اپنی جانب سے ہر ممکن کوشش کر رہی تھیں۔۔۔

"اگر آپ نے مجھے اس نکاح سے روکنے کی کوشش کی یا دوبارہ پریہا

کو کچھ بھی غلط کہا تو نہیں زندگی بھر اس گھر میں واپس نہیں لوٹوں

گا۔۔۔کیونکہ میری خوشی اسی لڑکی میں ہے۔۔۔اگر اب بھی

اسے حاصل نہ کر پایا تو دوبارہ آپ اپنے بیٹے کو ایسے نہیں دیکھ پائیں

گی۔۔۔"

شاہ زر اپنی بات کہتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

"آپ کیوں نہیں بول رہے۔۔۔کیا آپ اس فلموں ڈراموں میں

کام کرنے والی لڑکی کو اپنی بہو کی طور پر قبول کر لیں گے۔۔۔شاہ

زر کی کرکٹ میں جانے پر تو آپ کو بہت اعتراض تھا۔۔۔اب کوئی مسئلہ نہیں ہیں آپ کو۔۔۔

آپ سب مجھے میری بیٹے کے آگے کر کے میری آڑ میں چھپ رہے ہیں۔۔۔اب تک اس لڑکی کی وجہ سے میرے بیٹے کی زندگی میں اتنی بربادی ہو چکی ہے۔۔۔ آپ چاہتے ہیں وہ اسے پوری طرح سے ختم کر دے۔۔۔

وہ اچھی لڑکی نہیں ہے۔۔۔پلیز روکیں شاہ زر کو۔۔۔میں اپنی بیٹے کو کھونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔"

شرمین بیگم عباس صاحب، غزل اور اویس کو خاموش بیٹھے دیکھ بولی تھیں۔۔۔۔

"آپ نے روکنے کی کوشش کی تو ہے۔۔۔رکا وہ۔۔۔۔وہ نہیں رکے گا۔۔۔۔اس لڑکی کے لیے شاہ زر کی محبت کی شدت کو ہم سب دیکھ چکے ہیں۔۔۔جس لڑکی کی محبت اور جنون میں وہ اپنے کرکٹ کا جنون بھول گیا۔۔۔۔۔آپ کو لگتا ہے وہ اب رکے گا۔۔۔اسے زبردستی روکنے پر کیا پتا وہ رک جائے مگر ہم سب سے بہت دور چلا جائے گا۔۔۔۔جو میں کبھی نہیں چاہتا۔۔۔۔

آپ ہی ہمیشہ کہتی ہیں نا کہ وہ اپنی ضد منوائے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔ تو میں بھی آج یہی کہوں گا کہ اسے اس کی ضد پوری کر لینے دیں۔۔۔ آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا۔۔۔ ہم سب ہیں نا اسے سنبھالنے کے لیے۔۔۔۔"

عباس صاحب نے بہت تحمل سے انہیں سمجھایا تھا۔۔۔ وہاں سب ہی ان کی تائید کر رہے تھے۔۔۔۔

خواتین میں صرف غزل ہی تھی جو شاہ زر کے سپورٹ میں تھی۔۔۔ باقی سب خواتین شرمین بیگم کی بات سے متفق تھیں۔۔۔ اس لڑکی کا اس گھر میں آنا اس گھر کی نسل کی بربادی ہی تھی۔۔۔۔

مگر اس وقت کوئی ان کی بات کو سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ آپ کو جو کرنا ہے کر لیں۔۔۔۔ مگر میں اس نکاح میں کسی قیمت پر شرکت نہیں کروں گی۔۔۔ اور آپ میں سے بھی کوئی نہیں جائے گا۔۔۔ اگر کوئی گیا تو میں اس انسان کو بھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔"

شرمین بیگم کسی بھی قیمت پر ماننے کو تیار نہیں تھیں۔۔۔

وہ ان سب کو وارننگ دیتی نگاہوں سے دیکھتیں اندر کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔۔۔ انہیں اب بھی امید تھی کہ شاید سب کے پیچھے ہٹ جانے کی وجہ سے شاہ زر بھی کمزور پڑ جائے۔۔۔۔

لیکن وہ اندر کہیں انہیں اپنے بیٹے کی ضد کا بھی بہت اچھے سے

اندازہ تھا۔۔۔جو سترہ سال کی عمر میں گھر سے نکالے جانے پر اپنے

جنون سے باز نہیں آیا تھا۔۔۔اب کیسے آجاتا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شاہ زر نے جہانزیب اور کشمالہ سے مل کر انہیں راضی کر لیا

تھا۔۔۔کشمالہ جو پریہا کے شوبز میں اس قدر آگے نکل جانے کا

سن کر پریشان تھی۔۔

اس کی وجہ سے اس کی بہن کیا سے کیا ہو گئی تھی۔۔۔

مگر اسے ایک بات کی تسلی تھی کہ اس کی بہن کی معصومیت آج بھی پہلے جیسی ہی تھی۔۔۔

اس کے انداز و اطوار۔۔۔ شرم و حیا سب پہلے جیسا ہی تھا۔۔۔وہ اس کا بہت سارا کام دیکھ چکی تھی۔۔۔

جس میں اس نے اپنی حدود کا بہت اچھے سے دھیان رکھا تھا۔۔۔

سوائے اس ایک ایڈ کے۔۔۔۔

وہ پریہا کے سامنے اس کے کام کے حوالے سے ناپسندیدگی ظاہر کر چکی تھی۔۔۔

جسے پریہا نظر انداز کر جاتی تھی۔۔۔اسے نجانے کیوں ضد سی ہو گئی تھی۔۔۔وہ یہ کام اب کسی بھی قیمت پر چھوڑنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

اس نے پہلے یہی سوچ رکھا تھا کہ جیسے ہی کشمالہ ٹھیک ہو گی وہ سب کچھ چھوڑ دے گی مگر اب وہ ایسا کرنے کا بالکل بھی ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔

وہ جان بوجھ کر زیادہ سے زیادہ کام کر رہی تھی۔۔۔خود کو جتنی تکلیف دے سکتی تھی دے رہی تھی۔

جہانزیب اور کشمالہ نے اسے بلا کر شاہ زر کے پروپوزل کے بارے میں بتایا تھا۔۔۔ جس پر پریہا نے صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔

کشمالہ کو ساری بات جان کر سمجھ آ چکا تھا کہ یہ وہ درد تھا جو اس کی بہن اس سے بھی چھپائے ہوئے تھی۔۔۔

وہ جو پریہا کے حوالے سے بہت زیادہ فکر مند تھی۔۔۔ شاہ زر کے بارے میں جان کر بہت خوش ہوئی تھی۔۔۔ شاہ زر عباس کا رشتہ آنا اسے اپنی بہن کی خوش قسمتی سے کم نہیں لگا تھا۔۔

اس کے ساتھ اگر شاہ زر کی مدر نے غلط کیا تھا تو وہ اس کا ازالہ کرنے کو بھی تیار تھا۔۔۔

وہ شخص اگر کمزور ہوتا تو پیچھے ہٹ جاتا۔۔۔ مگر وہ سب سے لڑ کر اس سے نکاح کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔ جو اس کے محبت کو واضح کر گیا تھا۔۔۔۔

کشمالہ اس رشتے کے لیے راضی تھی۔۔۔۔

مگر پریہا کی جانب سے ہوئے صاف انکار نے جہانزیب کو پریشان کر دیا تھا۔۔۔

پریہا انہیں دوبارہ اس حوالے سے بات نہ کرنے کا کہتے شوٹ پر جا چکی تھی۔۔۔۔

جہانزیب نے شاہ زر کو کال کر کے اس کے انکار کا بتا دیا تھا۔۔۔

جس پر پریہا جو راضی کرنے کے لیے ان تینوں نے مل کر ایک پلان تیار کیا تھا۔۔۔

کشمالہ تھوڑی گھبراہٹ کا شکار تھی کہ اگر پریہا کو پتا چل گیا تو اس نے بہت سخت ناراض ہو جانا تھا۔۔۔ لیکن شاہ زر اور جہانزیب کو پورا یقین تھا کہ ان کا پلان کام کر جائے گا۔۔۔ ہوا بھی یہی تھا۔۔۔ وہ لڑکی اس پلان کے بغیر ماننے والی تھی ہی نہیں۔۔۔

پریہا شوٹنگ پر تھی جب اسے کال آئی تھی کہ کشمالہ کی طبیعت اس کے انکار کے بعد بہت زیادہ خراب ہو چکی ہے۔۔۔ اسے ہاسپٹل میں ایڈمٹ کیا گیا ہے وہ فوری طور پر وہاں پہنچے۔۔۔۔

پریہا یہ خبر سنتے ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر وہاں پہنچی تھی۔۔۔ جہاں اس کی بہن نے اسے اپنی قسم دیتے جو بات اس کے سامنے رکھی تھی پریہا چاہتے ہوئے بھی اس وقت انکار نہیں کر پائی تھی۔۔

وہ پہلے ایک بار جہانزیب کی غلطی کی وجہ سے کشمالہ کو تقریباً کھو ہی چکی تھی۔۔۔اس وقت اس کی حالت دیکھ وہ مجبوراً اس نکاح کے لیے راضی ہوگئ تھی۔۔۔

کشمالہ کو بالکل امید نہیں تھی کہ یہ پلان اس طرح کام کر جائے گا۔۔۔

"یہ سب میں صرف آپ کے لیے کر رہی ہوں۔۔۔اور یہ صرف نکاح ہو گا۔۔۔جب تک میں نہ چاہوں آپ مجھے رخصتی کے لیے مجبور نہیں کریں گی۔۔۔اس نکاح کو خفیہ رکھا جائے گا۔۔۔"

یہ کچھ شرائط تھیں جو پریہا نے نکاح کے لیے رضامندی دیتے ان دونوں کے سامنے رکھی تھیں۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی کہ اس شخص نے اس کی بہن پر کیا جادو کر دیا تھا کہ وہ اس کے اتنے گن گا رہی تھی۔۔۔

پریہا ملے جلے احساسات کا شکار تھی۔۔۔۔

وہ یہ نکاح نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔جسے روکنے کی خاطر اس نے اپنا کہا پورا کر دیا تھا۔۔

اس نے اپنی ٹیم کو شاہ زر عباس کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کا کہہ دیا تھا۔۔۔

ایک گھنٹے کے اندر اندر اس کی جانب سے لگائے گیے شاہ زر عباس پر ہریسمنٹ کے الزامات سوشل میڈیا پر پھیل گئے تھے۔۔۔

پریہا کو لگا تھا وہ یہ سب دیکھ نکاح سے پیچھے ہٹ جائے گا۔۔۔

وہ گم صم سی اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔۔۔ جس شخص سے بے پناہ محبت کرتی تھی۔۔۔

جذبات میں آکر اس کے خلاف اتنا بڑا قدم اٹھا گئی تھی۔۔۔ اب دل ہول رہا تھا۔۔۔۔

جب اسی لمحے اس کا فوج بجا تھا۔۔۔

"تم اپنا کام کر چکی ہو۔۔۔اب بس خود کو اس سب کے لیے تیار کر لو جو میں کرنے والا ہوں۔۔۔"

اپنی بات کہتا وہ کال کاٹ گیا تھا۔۔۔

اس کا آنچ دیتا لہجہ پر یہا کی سانسیں روک گیا تھا۔۔۔

"پری یہ کیا کیا تم نے۔۔۔۔؟؟؟تم پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔۔؟؟"

زویا ہاتھ میں موبائل اٹھائے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔اس کا چہرا غصے سے لال تھا۔۔

شاہ زر کے مخالفین اس خبر کو غلط طریقے سے استعمال کر رہے تھے۔۔

جبکہ وہیں شاہ زر کے چاہنے والے پریہاہر نجانے کیا کیا الزامات لگا رہے تھے۔۔

سوشل میڈیا پر ایک جنگ چھڑ چکی تھی۔۔۔

"ہاں پاگل ہو گئی ہوں۔۔۔ بولو نا تم شاہ زر کو کہ مجھ جیسی پاگل اور بری لڑکی سے نکاح کر کے وہ کیا کرے گا۔۔۔ اس کی ماں نے زینب جیسی اتنی اچھی لڑکی سلیکٹ کی تو ہے اس کے لیے۔۔۔ اس منگنی بھی ہو چکی ہے۔۔۔۔ اب شادی بھی کر لے۔۔۔"

پریہا نے زویا کا ہاتھ تھامتے گڑگڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

جبکہ زویا اس کی حالت دیکھ خود سکتے میں تھی۔۔۔ کہ آخر وہ چاہتی کیا تھی۔۔۔۔

وہ اپنے ساتھ یہ ظلم کیوں کر رہی تھی۔۔۔۔ وہ گواہ تھی پریہا کی شاہ زر کے لیے محبت اور تڑپ سے۔۔۔۔

"تمہارا دماغ پوری طرح سے خراب ہو چکا ہے پری۔۔۔۔ تمہیں اب شاہ زر بھائی ہی ٹھیک کریں گے۔۔۔۔ تمہاری ٹیم نے جو کیا ہے اس کا زرا فرق نہیں پڑا انہیں۔۔۔ وہ نیچے نکاح کے لیے آ چکے ہیں۔۔۔۔۔"

زویا کو بھی اس وقت اس پر بہت غصہ آ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ اسے بتاتی وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔۔

جبکہ پریہا کی رنگت خوف سے زد ہوئی تھی۔۔۔اس نے جہانزیب سے بہت کہا تھا کہ وہ کشمالہ کو راضی کرے۔۔۔۔اس کے آگے گڑگڑانے کے بعد اس نے یہ انتہائی قدم اٹھایا تھا۔۔۔

جس کا فایدہ تو نہیں ہوا تھا۔۔۔ مگر اس کا بھگتان ضرور بھگتنا تھا

اب اسے۔۔۔

اس شخص کی دھمکی کانوں میں گونج رہی تھی۔۔۔

جس کے ساتھ ہی دل کانپ اٹھتا تھا۔۔۔وہ شخص محبت میں آکر اس سے نکاح کر رہا تھا یا پھر غصے میں۔۔۔

یقیناً اس کا غصہ ہر شے پر زیادہ حاوی تھا۔۔۔

کیونکہ اب تک وہ اس شخص کے ساتھ جو کچھ کر چکی تھی۔۔اس کا

غصہ ہونا تو لازم ہی تھا۔۔۔

پریہا بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔۔اسے یہی لگا تھا کہ اس نکاح

میں کوئی شریک نہیں ہو گا شاہ زر کے خاندان کی جانب سے۔۔۔۔

مگر عباس صاحب، اویس، حسن اور جنید بھی نکاح میں شریک

ہوئے تھے۔۔۔

عباس صاحب نے اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھتے اسے دعا

دی تھی۔۔۔جبکہ پریہا کا دل تو کانپے ہی جا رہا تھا۔۔۔کل رات

سے اس شخص کے وحشت زدہ لہجے نے اسے بری طرح سے خوفزدہ کررکھا تھا۔۔۔

اسی خاطر وہ نکاح کا سنتے ہی فوری انکار کر گئی تھی۔۔۔

مگر اسے اس بات کی کہاں خبر تھی کہ وہ شخص اپنا کہا پورا کر دکھائے گا اور چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر اسے اپنے نام کر لے گا۔۔۔۔

یہ نکاح اتنی افراتفری میں ہوا تھا کہ پریہا کو کچھ سمجھنے اور اس سے بچنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا کہ ابھی صرف کشمالہ کی خاطر وہ رضامندی دے دے گی۔۔۔اور بعد میں اس کا کوئی حل سوچ لے گی۔۔۔۔

مگر اتنی مہلت ہی نہیں دی گئی تھی اسے۔۔۔

اور جو جج سوچا تھا وہ اس پر مزید بھاری پڑنے والا تھا۔۔۔

جیسے ہی وہ لوگ کشمالہ کو لے کر شام کو گھر پہنچے آگے نکاح کا سارا انتظام کیا جا چکا تھا۔۔۔

وہ تو کشمالہ کو اتنی جلدی ہاسپٹل سے ڈسچارج کروانے کے حق میں بھی نہیں تھی۔۔۔

لیکن نکاح کے وقت اسے سجا سنوار ہنستا مسکراتا دیکھ پریہا کو زیادہ وقت نہیں لگا تھا سمجھنے میں کہ اب تو جو کچھ وہ شاہ زر عباس کے ساتھ کرتی آئی تھی۔۔۔

شاہ زر وہ اس کے ساتھ کر چکا تھا۔۔۔

وہ اسی کی بہن اور بہنوئی کو اپنے ساتھ ملا کر اس رشتے کے لیے

راضی کر چکا تھا۔۔۔

"پری نیچے سب کہہ رہے ہیں کہ آپ شاہ زر انکل کی دلہن بن گئی

ہو۔۔۔ کیا یہ سچ ہے۔۔۔۔؟؟"

منہا نکاح کے بعد سب سے پہلے اس کے پاس آئی تھی۔۔۔۔ زویا تو

پورا وقت اس کے ساتھ ہی تھی۔۔۔۔

کشمالہ کی ہی ضد پر پریہا نے شاہ زر عباس کی جانب سے شگن میں آیا بہت ہی خوبصورت کریم کلر کا لباس زیب تن کر رکھا تھا۔۔۔ جس پر بہت ہی نفیس سا کام کیا گیا تھا۔۔۔

لائٹ سے میک اپ اور جیولری میں وہ بہت زیادہ پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

حسین تو وہ پہلے سے تھی۔۔۔ مگر جس رشتے میں وہ آج بندھ گئی تھی۔۔

اس کا دلفریب احساس اس کے چہرے کی دلکشی کو مزید بڑھا گیا تھا۔۔۔

منہا کی بات پر پریہا نے بمشکل اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"کیا میں شاہ زر انکل کو آپ سے ملوانے لے کر آؤں۔۔۔میں نے انہیں بتایا ہے کہ پری آج بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔۔۔"

منہا تو آج الگ ہی چہک رہی تھی۔۔۔اتنے دنوں بعد آج اپنے شاہ زر انکل سے جو ملی تھی۔۔۔

منہا کی بات پر پریہا نے فوراً نفی میں سر ہلاتے زویا کو گھورا تھا۔۔۔جو پاس بیٹھی ہنسی جا رہی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔مجھے نہیں ملنا ان سے۔۔۔میں کل مل لوں گی۔۔۔ابھی آپ ایسا کرو زویا ماسی کے ساتھ نیچے جاؤ۔۔۔میں ریسٹ کرنا چاہتی ہوں۔۔۔"

پریہا کی بات پر منہا کا موڈ آف ہوا تھا۔۔۔وہ ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

مگر پریہا اس وقت مزید کچھ بھی برداشت کرنے کی موڈ میں نہیں تھی۔۔۔

ان دونوں کے باہر نکلتے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھتی دروازہ بند کرنے کی غرض سے اس جانب بڑھی تھی۔۔۔

اس کا دل خوف سے لرز رہا تھا۔۔۔اس وقت اس سے چھپنا ہی

سب سے بڑا فرار تھا۔۔۔۔

مگر ایسا نہیں ہو پایا تھا۔۔۔اس کی چند لمحوں کی دیری نے اس کا

کام خراب کر دیا تھا۔۔۔

شاہ زر عباس پورے استحقاق کے ساتھ اس کے کمرے میں داخل

ہو چکا تھا۔۔

پریہا اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔۔

سفید رنگ کے کرتا شلوار میں وہ اپنی سحر انگیزی کے ساتھ اس کی

گھبراہٹ میں مزید اضافہ کر گیا تھا۔۔۔

آج اتنے وقت کے بعد وہ دونوں اس طرح ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے تھے۔۔۔۔

ان دونوں کی محبت نے دونوں کی زندگیوں پر بہت گہرا اثر ڈالا تھا۔۔۔

پریہا اپنے پروفیشن میں مزید کامیابیوں کی جانب گامزن ہو چکی تھی۔۔۔ اس کے چاہنے والوں کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔ مگر وہیں شاہ زر کو اس لڑکی کی بے رخی نے بہت پیچھے کھینچ لیا تھا۔۔۔

وہ اس سے دور رہ کر زندگی کے ہر معاملے میں ناکام ٹھہر رہا تھا۔۔

"آپ کیوں آئے ہیں یہاں۔۔۔۔۔"

پریہا نے چہرے پر اجنبیت سجائے پوچھا تھا۔۔۔۔

"اپنی بیوی کے کمرے میں آیا ہوں۔۔۔"

اس کو سر سے پیر تک سرد نگاہوں سے گھورتا وہ اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"تمہیں پہچاننے میں کتنی بڑی غلطی کر دی نا میں نے۔۔۔۔"

اسے پیچھے ہوتا دیکھ وہ اس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتا اسے اپنے مقابل کھڑا کر چکا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے ویسے ہی شرارے پھوٹ رہے تھے۔۔۔

پریہا کا دل بری طرح سے خوفزدہ ہوا تھا۔۔۔

"دیکھنے میں کتنی معصوم ہو تم۔۔۔ اور اندر سے ایک انتہائی ظالم، مغرور اور سخت دل لڑکی ہو تم۔۔۔ جس کے سینے میں دل کی جگہ پتھر موجود ہے۔۔۔ تمہیں ایک بار بھی میری حالت پر رحم نہیں آیا۔۔۔۔"

وہ غصے سے دھاڑتا اسے اپنی گرفت سے ہاتھ چھڑاتا دیکھ اس کی کلائی کو ہلکا سا جھٹکا دیتا اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔ وہ سیدھی اس کے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔۔

اس کے فولادی سینے سے ٹکراتے پریہا بلبلا کر رہ گئی تھی۔۔۔

اسے اپنی کلائی اس شخص کی گرفت میں ٹوٹتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس کی مسحور کن مہک پریہا کی سانسوں پر حاوی ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس کے بہت انتہا قریب تھا۔۔۔اس کی دونوں کلائیوں کو اپنی کمر پر باندھتا وہ اس کے نازک وجود کو پوری طرح سے اپنے حصار میں قید کرتا آگ شعلہ بار نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا۔۔۔

پریہا جو اس سے دوبدو مقابلہ کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔اس کے ایک دم سے اتنے قریب آجانے پر وہ سب کچھ بھول چکی

تھی۔۔۔اس کی تپش زدہ سانسیں پریہا کے اوسان خطا کرنے لگی تھیں۔۔۔

اسے اس بات کا اندازہ ہی نہیں تھا کہ یہ شخص اس طرح اس پر اپنا استحقاق جمائے گا۔۔۔

"محبت کرنے کی اتنی بے رحم سزا کون دیتا ہے۔۔۔۔تمہارے اس جھوٹے انکشاف کے بعد میری کیا حالت ہوئی تھی تم نے دیکھا تھا نا۔۔۔پھر بھی اتنی سنگدل بنی رہی۔۔۔۔مجھے لگا تھا تم مجھ سے محبت کرنے لگی ہو۔۔۔۔

مگر محبت کرنے والے اتنے ظالم نہیں ہوتے۔۔۔ اتنی بے دردی سے جدا نہیں کرتے۔۔۔"

وہ اس کے اتنے قریب تھا کہ اس کے بولنے پر پریہاوہ اس کے ہونٹ اپنے ہونٹوں سے الجھتے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔

اس کی جان پر بن آئی تھی۔۔۔ اس میں ہمت نہیں بچی تھی شاہ زر کی آنکھوں میں دیکھنے کی۔۔۔۔

جو اس کا چہرا اپنے ہاتھ کی گرفت میں لے چکا تھا۔۔۔

"اتنی ہی بری ہوں۔۔۔۔ پھر کیوں مجھ سے نکاح کیا۔۔۔۔ نفرت ہو جانی چاہیئے تھی آپ کو مجھ سے۔۔۔۔ کیوں اپنایا مجھے۔۔۔؟"

وہ اس کی گرفت سے اپنے آپ کو آزاد کروانے کی کوشش کرتے اسی کے انداز میں بولی تھی۔۔۔ جیسے اسے اپنے کیے پر کوئی پچھتاوا نہ ہو۔۔۔

وہ اب بھی اس شخص کو مزید ہرٹ کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔۔

"تم میرے ساتھ جتنا مرضی برا کرلو۔۔۔ تمہیں تو کسی قیمت پر نہیں چھوڑوں گا اب۔۔۔ میری ایک ایک اذیت کا ازالہ کروگی تم۔۔۔ ہر بات کا سود سمیت حساب لوں گا۔۔۔"

اس لڑکی کے وجود سے اٹھتی دلفریب مہک شاہ زر کے اضطراب کو کم کر رہی تھی۔۔۔۔

اس نے اسے اب تک اتنا خوار کیا تھا۔۔۔اس کو اذیت دینے کا کوئی موقع جانے نہیں دیا تھا۔۔۔

وہ اپنا سب کچھ داؤ پر لگا بیٹھا تھا۔۔۔پھر بھی دل سے اس کی محبت کم نہیں ہوئی تھی۔۔۔اسے پانے کا جنون مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔۔
آج اسے اپنے نام لگوا کر دل کے اندر جو سکون اور خوشی آن ٹھہری تھی وہ بیان سے باہر تھی۔۔۔۔

"میں اب بھی وہی لڑکی ہوں۔۔۔ ویسی ہی نفرت کرتی ہوں۔۔۔ اس محبت کو استعمال کر کے آپ کو مزید نقصان پہنچا سکتی ہوں۔۔۔ آپ کا یہ فیصلہ آپ کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی بن سکتی ہے۔۔۔ مجھ جیسی بد کردار اور بازاری لڑکیاں گھر نہیں بساتیں۔۔۔ آپ کی ماں کی الفاظ ہیں۔۔۔ مجھ سے شادی کر کے اپنی ماں کی اتنی بڑی نافرمانی کر چکے ہیں۔۔۔ آپ کو لگتا ہے آپ کو زندگی میں کبھی سکون مل پائے گا۔۔۔"

پریہا کا دل عجیب سے خوف میں گھرا ہوا تھا۔۔۔

وہ اس شخص کو خود سے دور رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

مگر وہ اس کی کچھ سننے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔۔

"اس معاملے کو فلحال رہنے دو۔۔۔ ورنہ دونوں طرف حساب مزید بڑھ جائیں گے۔۔۔ تم برداشت نہیں کر پاؤ گی۔۔۔"

اس کے بالوں کی لٹو کو چھوتے وہ اس کی رنگت مزید سرخ کر گیا تھا۔۔۔ اس شخص کی آنکھوں میں تو وہ تب بھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔ جب وہ اس کے لیے کچھ نہیں تھا۔۔۔

اب تو معاملات ہی بدل چکے تھے۔۔۔

وہ اس کی اجازت کے بغیر اس کے دل کی مسند پر بہت کی شان و شوکت اور دھونس بھرے انداز میں آ کر براجمان ہو چکا تھا۔۔۔

"مجھے کسی بھی معاملے پر کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔۔ نکاح کر کے

اپنی ضد پوری کر چکے ہیں۔۔۔۔ اب جائیں یہاں سے۔۔۔۔"

وہ ایک جھٹکے سے اپنے گرد سے اس کی بانہوں کا حصار توڑ گئی

تھی۔۔۔

اس کی بات پہ شاہ زر نے اسے گھورا تھا۔۔۔۔ جو اس کے پسند کیے

گئے لباس میں اس کے دل پر غضب ڈھا رہی تھی۔۔۔۔ محبت تو

اب بھی تھی۔۔۔ بے پناہ بے حساب۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ اس لڑکی کے آگے پگھل جائے گا۔۔۔

لیکن اتنی آسانی سے معاف کرنے کو بھی تیار نہیں تھا۔۔۔

اس کا جو خون جلایا تھا اپنی الٹی سیدھی باتوں پر اس لڑکی نے۔۔

اس سب کا حساب لینا باقی تھا ابھی۔۔۔۔

اسے وہیں جما کھڑا دیکھ اس نے تیزی سے باہر نکلنا چاہا تھا۔۔۔

مگر شاہ زر ہاتھ بڑھا کر دروازے کو اندر سے لاک کر گیا تھا۔۔

"مجھے باہر جانا ہے۔۔۔"

پریہا ویسے ہی رخ موڑے کھڑے بولی تھی۔۔۔

وہ دونوں ہی ایک دوسرے پر شدید غصے کا شکار تھے اس

وقت۔۔۔۔

دونوں ہی اپنی اپنی جگہ اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش بھی کر رہے تھے۔۔۔۔۔

"اب دور جا کر دکھاؤ۔۔۔۔۔"

وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

اس کی نگاہیں اس لڑکی کے دلنشیں سراپے سے الجھ رہی تھیں۔۔۔۔

وہ اس کی پہلی نظر کی چاہت تھی۔۔۔۔ اسے کھو کر واپس پایا تھا۔۔۔۔

اسے وہ اذیت ابھی تک نہیں بھولی تھی جب اس لڑکی نے یہ کہہ دیا تھا کہ وہ کسی اور کی ہے۔۔۔۔

وہ وقت اور اس کے بعد ملنے والی اذیت یاد کرتے شاہ زر کی آنکھوں میں اب بھی اندھیرے چھا جاتے تھے۔۔۔۔

وہ بہت اچھے سے جانتی تھی اس کی محبت کو۔۔۔ پھر وہ اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی تھی۔۔۔

اتنا ظالم کون ہو سکتا تھا۔۔۔۔

مگر آج وہ اس ایک ایک اذیت کا بدلہ لینے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔

کیونکہ اب وہ پوری طرح سے اس کی ہو چکی تھی۔۔۔

وہ ہمیشہ ہر حلیے میں بے پناہ حسین لگتی تھی۔۔۔ مگر آج اس کے نکاح کی دلہن بنی وہ اس کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی۔۔۔۔ لیکن غصہ فلحال ہر احساس سے اوپر تھا۔۔۔

"مجھے دھمکی دے رہے ہیں۔۔۔۔"

وہ غصے سے پلٹی تھی۔۔۔۔۔

مگر شاہ زر کی آنکھوں میں غصے کی چنگاریاں دیکھ وہ تھوڑی ڈھیلی پڑ گئی تھی۔۔۔۔

وہ اس کے دونوں اطراف اپنی ہتھیلیاں جماتا اس کی جانب جھکا تھا۔۔۔۔

"کوئی جھوٹ بولنا باقی رہ گیا ہے تو وہ بھی بول دو۔۔۔۔۔"

اس کی گرم سانسیں پریہا کی سانسوں سے ٹکرا گئی تھیں۔۔۔۔

"میں نے جھوٹ نہیں بولا تھا۔۔۔۔"

وہ نگاہیں جھکائے بولی تھی۔۔

اس کا دوپٹہ ابھی بھی اس کے سر پر ٹکا ہوا تھا۔۔۔ سیاہ بالوں کا بنایا جوڑا موتیوں کے پھولوں سے سجا ہوا تھا۔۔۔

اس کے وجود سے اٹھتی دلفریب مہک نے شاہ زر کے دل و دماغ کو جکڑ لیا تھا۔۔۔

وہ اس کی جانب اب بھی دیکھنے کو تیار نہیں تھی۔۔۔۔جب شاہ زر اس کی ٹھوڑی اپنی ہاتھ کی گرفت میں لیتا اس کا چہرا اپنے مقابل کر گیا تھا۔۔۔

"منہا تمہاری بیٹی تھی، تم شادی شدہ ہو۔۔۔یہ سب بول کر تم میرے دل کا جو خون کرتی آئی ہو اس کا کیا۔۔۔"

اس کا انگوٹھا پریہا کے کٹاؤ دار حسین لبوں کو چھونے لگا تھا۔۔۔

پریہا اس کی بے حد سرخ پڑتی آنکھوں سے گھبرا گئی تھی۔۔اس کی دھڑکنیں شور مچانے لگی تھیں۔۔۔

دل تھا کہ سنبھلنے میں ہی نہیں آرہا تھا۔۔۔

"مم میری مرضی۔۔۔میں جو بھی کرتی۔۔۔"

اس لڑکی کا غرور آج بھی ویسا ہی تھا۔۔۔وہ شاہ زر کی جانب دیکھنے سے بھی اجتناب برت رہی تھی۔۔۔

نگاہیں چرانے کی پوری کوشش کی جارہی تھی۔۔۔۔

وہ اس کے غصے کو مزید ہوا دے رہی تھی۔۔۔یہ سچ تھا کہ وہ بھی اس شخص سے بے پناہ محبت کرنے لگی تھی۔۔۔

اس کی محبت نے پریہا کے دل کو بھی گھائل کر دیا تھا۔۔۔مگر وہ اس نکاح کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔

دو لوگوں کے علاوہ شاہ زر کی فیملی کے سب لوگ اس سے ناراض

تھے۔ سب سے بڑھ کر اس کی ماں۔۔۔

جن کی وجہ سے پریہا نے خود کو اس شخص سے دور کر دیا تھا۔۔۔

اس کے پاس ماں باپ نہیں تھے۔۔۔ وہ اپنی مان جیسی بہن کو

کھونے کا درد برداشت کر چکی تھی۔۔۔ یہ اس کی محبت ہی تھی کہ وہ

ایسا نہیں چاہتی تھی کہ شاہ زر اس کی خاطر اپنے رشتوں کو

چھوڑے۔۔۔

اس شخص کی محبت کی شدت سے وہ سمجھ چکی تھی۔۔۔۔

لیکن وہ نہیں چاہتی کہ وہ ایک ماں کو اس کی اولاد سے دور کرنے کا باعث بنے۔۔۔

وہ پہلے دن سے اس شخص کی پختہ ارادوں سے واقف تھی۔۔۔وہ جانتی تھی شاہ زرعباس اپنی محبت کے لیے ڈٹ جائے گا۔۔۔اسی خاطر وہ اس دن اس کے گھر میں اس سے نفرت کا اظہار کر کے آئی تھی۔۔۔

اسے لگا تھا شاید وہ سب سن کر اس شخص کی محبت کا جنون کم ہو جائے۔۔۔

مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔

اس جنون میں تو مزید شدت آگئی تھی۔۔۔اور یہ شخص اس پر اپنی ملکیت جماتا اس وقت اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

لیکن پریہا کے خیالات اب بھی ویسے ہی تھے۔۔۔

وہ ایک ماں کہ بد دعاؤں سے ڈرتی تھی۔۔۔بہت اچھے سے شرمین بیگم کی نفرت سے واقف بھی تھی۔۔۔

وہ شاہ زر کو کبھی نہیں بتانا چاہتی تھی کہ آج نکاح سے پہلے اسے شرمین بیگم کی کال آئی تھی۔۔۔

انہوں نے اسے جو الفاظ کہے تھے۔۔۔وہ سوچ کر اب بھی اس کا دل ساکت ہو جاتا تھا۔۔۔درد کا احساس پورے وجود میں سرایت کر جاتا تھا۔۔۔

ان الفاظ نے اس کی دل و دماغ کو جکڑ لیا تھا۔۔۔وہ اپنے آپ کو اس شخص کے لیے پتھر کر لینا چاہتی تھی۔۔۔

اسے کوئی جذبات اور احساسات نہیں دکھانا چاہتی تھی۔۔۔اسے خود سے دور رکھنا چاہتی تھی۔۔

جتنی بری بن سکتی تھی بن جانا چاہتی تھی تاکہ وہ اسے چھوڑ دے۔۔۔

وہ اپنے لیے اس شخص کا جنون ختم کر دینا چاہتی تھی۔۔۔یہ سوچ کر ہی پریہا کی آنکھوں میں آنسو آن ٹھہرے تھے۔۔۔۔

جنہیں پلکیں جھپکتی وہ اس شخص کے سامنے آنے سے روک گئی تھی۔۔۔۔

"آپ نے جس طرح میری بہن اور جہانزیب بھائی کو اپنے ساتھ ملا کر زبردستی یہ نکاح کیا ہے۔۔۔۔اب اسے ختم بھی آپ ہی کریں گے۔۔۔میں نے اس دن جو بھی بولا تھا وہ سب بالکل سچ تھا۔۔۔ نفرت کرتی ہوں میں آپ سے۔۔۔۔

آپ کے گھر میں کھڑے ہو کر آپ کی ماں کی اتنی انسلٹ کر کے آئی ہوں۔۔۔ آپ کو بے عزت کیا۔۔۔۔ مجھے لگا آپ میرا پیچھا چھوڑ دیں گے۔۔۔ مگر آپ میں تو لگتا ہی سیلف رسپیکٹ بچی ہی نہیں ہے۔۔۔ آپ۔۔۔۔"

وہ اس کا حصار توڑ کر اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔۔ انگلی اٹھا کر اسے باتیں سناتی وہ اس سے فاصلہ بڑھائے جا رہی تھی۔۔

اس کے منہ میں جو آ رہا تھا وہ بولے جا رہی تھی۔۔

اسے لگا تھا وہ اسے غصہ دلا دے گی اور وہ وہاں سے چلا جائے گا۔۔

اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ اس کی بولتی بند کرنے کی خاطر یہ شخص اسے کیاری ایکشن دے گا۔۔۔

وہ ایک ہی جست میں اس کی جانب بڑھتا اس کی نازک کمر میں اپنی مضبوط باہیں حمائل کرتا اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگاتا اس کے نازک لبوں کی گستاخیوں کو وہی روک گیا تھا۔۔۔

لبوں سے کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔بلکہ سانسوں کے راستے اپنا سارا غصہ اور جنوں اس کی سانسوں میں انڈیل دیا تھا۔۔۔

اس شخص کا یہ عمل اتنا جارحانہ تھا کہ پریہا اپنے الفاظ بھول چکی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں کی پتلیاں ناقابلِ یقین حد تک سکڑ گئی تھیں۔۔۔

وہ اس کی سانسوں کو پوری طرح سے اپنی سانسوں میں مقید کیے اپنا پہلا لمس بہت شدت کے ساتھ اسے بخش گیا تھا۔۔۔

پریہا کے وجود پر کپکپی طاری ہو چکی تھی۔۔۔۔

اس کی رنگت شرم و حیا سے بالکل سرخ پڑ گئی تھی۔۔۔اس نے آنکھوں کو سختی سے میچ لیا تھا۔۔۔

کیونکہ اس شخص کی جارحانہ کاروائیاں بڑھتی ہی جارہی تھیں۔۔۔

اس نے اب تک اسے جتنا غصہ دلایا تھا۔۔۔

وہ شخص اب سانسوں کے راستے اس کے اندر اتارتا اسے اپنے اتنے دنوں کی اذیت سے آگاہی دے گیا تھا۔۔۔

پریہا نے کانپتے وجود کے ساتھ گر جانے کے خوف سے اس کا کالر اپنی مٹھیوں میں دبوچ لیا تھا۔۔۔

اس کی یہ جان لیوا قربت پریہا کے نازک دل کی دھڑکنیں بکھیرے گئی تھی۔۔۔اسے لگا تھا ابھی اس کی سانسیں رک جائیں گی۔۔۔۔

اس کی گرفت شاہ زر کے کالر پر ڈھیلی پڑنے لگی تھی۔۔جو محسوس کرتے شاہ زر نے اس کے لبوں کو آزادی بخش دی تھی۔۔۔۔مگر اس کے ہاتھ کا جارحانہ لمس ابھی بھی پریہا کی نازک کمر پر گردش

کرتا اس کی نرماہٹوں کو محسوس کرتے اپنے اندر کی اذیت کو باہر

نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

اس لڑکی کے لمس میں اتنا سکون تھا۔۔۔ کہ وہ اس سے دور ہو ہی

نہیں پا رہا تھا۔۔۔

پریہا کو لگا تھا وہ اس پر چلائے گا غصہ کرے گا۔۔۔۔

مگر اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہ شخص اس طرح اپنا بدلہ پورا

کرے گا۔۔۔۔ وہ ابھی تک اپنی سانسیں ہی ٹھیک سے بحال نہیں

کر پائی تھی۔۔۔ جب اسے اپنی گردن پر دہکتے کوئلوں کا گمان ہوا

تھا۔۔۔۔

وہ اب اپنے لبوں کی گستاخیاں اس کی گردن پر چھوڑنے لگا تھا۔۔۔

"کیا تمہاری نفرت میں بھی میری محبت جتنی شدت ہے۔۔۔ کیا ہوا ابھی سے ہار مان گئی۔۔۔ مقابلہ نہیں کر پا رہی میرے جنون کا۔۔۔۔ میرے سینے میں جو آگ بھڑک رہی ہے۔۔۔ اسے تم نے ہی بجھانا ہے۔۔۔ خود کو تیار کر لو۔۔۔"

وہ اس کے پھولوں میں مقید بالوں کی مہک سانسوں کے راستے اپنے اندر اتارتا اسے کی بیوٹی بون پر اپنی قربت کی سرخی چھوڑتا وہ اس کے لبوں سے سسکاری نکال گیا تھا۔۔۔

پریہا اس کا جواب دینا چاہتی تھی مگر اس شخص کی ہر لمحے بڑھتی گستاخیوں پر اس کے لب پھڑ پھڑا جاتے تھے۔۔۔

اپنے اندر کی بھڑاس اس نازک وجود پر اتارنے کے بعد وہ اب بہت حد تک نارمل ہو چکا تھا۔۔۔ مگر آنکھوں کی سرخی اور دل کی بے قراری اب بھی باقی تھی۔۔۔ کیونکہ اسے ایسی ہی محبت اس لڑکی سے بھی چاہیے تھی۔۔۔

جیسی وہ کرتا تھا۔۔۔

جبکہ پریہا تو ابھی تک لرز رہی تھی۔۔۔۔ وہ پوری طرح سے اس کے حصار میں مقید اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔۔۔

"اپنا حلیہ درست کرو۔۔۔ ابھی رخصتی ہونی باقی ہے۔۔۔ نیچے سب انتظار کر رہے ہونگے۔۔۔ تمہاری وجہ سے میں یہ بات تو بھول ہی گیا۔۔۔"

شاہ زر اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتے بولا تھا۔۔۔ اگر مزید تھوڑی دیر ایسے ہی کھڑا رہتا تو یقیناً اپنے بہکتے اعصاب پر قابو نہیں رکھ پاتا تھا۔۔۔

جبکہ پریہا جو اس کی جانب دے رخ موڑے کھڑی خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ اس کی بات پر وہ ایسے پلٹی تھے جیسے اسے کرنٹ چھو گیا ہو۔۔۔

"ایسا نہیں ہو سکتا۔۔میں نے آپی کو بولا تھا۔۔"

وہ مغرور لڑکی اس وقت اس کے سامنے۔۔اس کی نگاہوں سے بری طرح پزل ہو رہی تھی۔۔۔

اسے زیادہ غصہ اس بات پر آ رہا تھا کہ وہ اب بھی سیگریٹ پی رہا تھا۔۔۔

"تمہاری یہ شرط مجھ تک پہنچائی گئی تھی مگر میں نے انکار کر دیا۔۔"

وہ بہت ہی زیادہ سکون کے ساتھ بول رہا تھا۔۔۔۔

وہ سموکنگ کرنا شروع ہو چکا تھا پریہا کو یہ بات پیشمانی میں دھکیل رہی تھی۔۔۔

وہ شخص اپنے ہاتھوں سے اپنا کیرئیر برباد کرنے پر تلا ہوا تھا۔۔۔۔

"میں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔"

پریہا صاف انکاری تھی۔۔۔۔

"تو ٹھیک ہے میں اپنے طریقے سے لے کر جاؤں گا۔۔۔"

وہ سیگریٹ پاکٹ میں رکھتا اسکی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔پریہا الٹے قدموں پیچھے ہٹی تھی۔۔۔۔

"جب میں آپ کو پسند نہیں کرتی۔۔۔ آپ کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تو پھر کیوں زبردستی یہ سب کر رہے ہیں۔۔۔۔"

پریہا زچ ہوتے بولی تھی۔۔۔۔ وہ اس کی کوئی بھی بات سیریس نہیں لے رہا تھا۔۔

جیسے اب تک وہ اس کے ساتھ کرتی آئی تھی۔۔۔

"یہ سب تمہیں نکاح پر سائن کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔۔۔"

وہ اس کے بہت قریب آنا ٹھہرا تھا۔۔۔ اور جھک کر اس کی پلکوں پہ میں اٹکا آنسو اپنے لبوں پر چن لیا تھا۔۔۔

پریہا نے اس کے سینے پر دونوں ہاتوں کا دباؤ ڈالتے اسے دور جھٹکا

تھا۔۔۔

"آپ کا دماغ خراب ہو چکا ہے۔۔۔ آپ کو ہر جگہ بدنام کر کے رکھ

دیا ہے۔۔ پر آپ کو اب بھی مجھ سے نفرت نہیں ہو پا رہی۔۔ مجھے

اندازہ نہیں تھا کہ آپ اتنے جنونی اور پاگل انسان ہیں ورنہ آپ

سے۔۔۔"

وہ اس شخص کو خود سے دور نہ رکھ پاتے بے بسی سے چلا اٹھی

تھی۔۔۔

"ورنہ مجھ سے محبت نہ کرتی۔۔۔۔ رائٹ۔۔۔؟؟"

شاہ زر اس کی نازک کمر کو جارحانہ گرفت میں دبوچتا اپنے سینے سے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

"میں محبت نہیں کرتی آپ سے۔۔۔یہ غلط فہمی اپنے دماغ سے نکال دیں۔۔۔"

وہ تپ کر بولی تھی۔۔۔اپنی کمر پر محسوس ہوتی اس کی گرفت پر پریہا کی رنگت بالکل لال ہو چکی تھی۔۔

"اگر ایسا ہی ہے تو میرے ساتھ آنے کے خیال سے اتنا گھبرا کیوں رہی ہو۔۔۔نکاح تو ہو چکا ہے۔۔۔بیوی ہو تم اب میری۔۔۔"

وہ اس کی خطرناک حد تک سرخ پڑتی رنگت دیکھ بولا تھا۔۔۔

شاہ زر کی آنکھیں ہر لمحے کے ساتھ سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔اس لڑکی نے جو احمقانہ حرکت کی تھی۔۔

اس کی وجہ سے اس کے خاندان والے یقیناً پریہا کے مزید خلاف ہو چکے ہونگے۔۔۔۔

معاملات بگڑتے ہی جا رہے تھے۔۔۔۔

"میں اپنی فیملی کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔۔۔منہا کو آٹھ سال سے ماں بن کر پالا ہے۔۔۔ایسے کیسے چھوڑ جاؤں اسے۔۔۔۔"

پریہا اس کے ساتھ جانے کو بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔

"منہا کو بھی ساتھ لے جاتے ہیں۔۔۔ویسے بھی تم سے زیادہ وہ پیاری ہے مجھے۔۔۔۔"

شاہ زر عباس کو کسی اور کے سننے کی عادت تھی ہی کہاں جو اس کی سنتا۔۔۔

"وہ اپنے پیرنٹس کو چھوڑ کر ہمارے ساتھ کیوں جائے گی۔۔۔"

پریہا کو اب اس شخص پر غصہ آنے لگا تھا۔۔۔وہ جتنا اس سے دور ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

وہ اتنا اسے اپنے قریب کر رہا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھوں اور نگاہوں کی گستاخیاں آج کنٹرول میں ہی نہیں آرہی تھیں۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ جو بے باکی دکھا چکا تھا۔۔۔پر یہاشرم و خفت کے مارے اس سے نگاہیں تک نہیں ملا پارہی تھی۔۔۔

نہ ہی ٹھیک سے اس کی باتوں کا مقابلہ کر رہی تھی۔۔۔

جو آج ہی رخصتی کرنے پر بضد تھا۔۔۔۔

"تو پھر ہم منہا جیسا ایک پیارا سا بے بی پلان کر لیتے ہیں۔۔۔جو صرف ہمارا ہو گا۔۔۔۔"

وہ اس کی کمر کو ہلکا سا جھٹکا دیتا اسے اپنے سے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

اتنا کہ اس کی گرم سانسیں پریہا کا چہرا جھلسانے لگی تھیں۔۔۔

اس شخص کی یہ سحر زدہ کرتی قربت اس کے دل و دماغ پر بہت بری طرح اثر انداز ہو رہی تھی۔۔۔

اس کا لہجہ سرد ترین تھا۔۔۔ مگر لفظوں کی بے باکی نے پریہا کی دھڑکنوں کو بے حال کر دیا تھا۔۔۔

"جب میں آپ کو ہی پسند نہیں کرتی تو آپ کی اولاد کیوں پیدا کروں گی۔۔۔ نفرت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔۔ آپ سے ایسا کوئی بھی تعلق استوار کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔۔"

اس شخص کی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کی خاطر وہ بہت سنگین الفاظ ادا کر گئی تھی۔۔۔

شاہ زر جو اپنے دل کو اس خوش گمانی کا احساس دلا رہا تھا کہ یہ لڑکی اب ہمیشہ کے لیے اس کی ہو چکی ہے۔۔۔

اپنی محبت کو حاصل کر کے وہ خوش قسمت انسان بن چکا ہے۔۔۔۔

اس لڑکی کے ان الفاظ نے اس کے دل کو ایک بار پھر سے کانٹوں میں پھینک دیا تھا۔

اس نے زخمی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"بہت غلط کر رہی ہو تم میرے تھا۔۔۔ تم نے میرے محبت بھرے دل کو زخموں سے چور کر دیا ہے۔۔۔۔ تم ایسا کیوں کر رہی ہوں میں نہیں جانتا۔۔۔۔ لیکن میری محبت اب بھی اس نفرت کا مقابلہ کرنے کو تیار ہے۔۔۔ رخصتی ابھی اسی وقت ہو گی۔۔۔۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ابھی سوشل میڈیا پر جیسے تم نے میرے خلاف پروپیگنڈہ چلایا ہے۔۔۔۔ ویسے ہی ہمارے نکاح کی خبر پھیلتے ہی یہ ساری خبریں دن توڑ جائیں گی۔۔

تم جانتی ہو ایسا کرنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگے گا مجھے۔۔۔۔"

شاہ زر اس کا موبائل بھی اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔۔۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔۔ کسی کو بھی اس نکاح کا پتا نہیں چلنا چاہیے۔۔۔۔"

پریہا گھبرا گئی تھی۔۔۔

یہ شخص ہر بات میں اسے مات دے رہا تھا۔۔۔۔وہ ابھی ایسا کچھ نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

"تو پھر چلو میرے ساتھ۔۔۔۔۔"

شاہ زر کی نگاہیں اس کی گالوں پر پڑے گڑھوں پر تھیں۔۔۔

"میں اس گھر میں نہیں جاؤں گی جہاں سے مجھے ذلیل کر کے نکالا گیا تھا۔۔۔۔"

اس نے نخوت سے کہا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا شاید اب اس بات پر یہ شخص کچھ ری ایکٹ کر دے۔۔۔

"اوکے۔۔۔۔ ہم وہاں نہیں جائیں گے۔۔۔"

اس کی سرخ پڑتی رنگت دیکھ شاہ زر کے لب مبہم سے مسکرائے

تھے۔۔۔۔

"وہاں اسی کو لے کر جانا ہو گا جس سے منگنی کر رکھی ہے۔۔۔۔ جو

آپ کی ماں کی فیورٹ بہو ہے۔۔ ماں کو بھی تو خوش کرنا ہو گا نا۔۔"

پریہا کو کسی بات پر اسے غصہ دلانا تھا۔۔۔ سوشل میڈیا پر چلتی خبروں پر وہ اتنا تو سن چکی تھی کہ وہ بہت زیادہ ایگریسو ہو چکا ہے۔۔۔

باتیں برداشت نہیں کرتا۔۔۔

"ہاں ٹھیک کہا۔۔۔ اس گھر میں تو وہی جائے گی جو میری ماں کی فیورٹ ہو گی۔۔۔ تم میری فیورٹ ہو تمہیں اس گھر میں رہنا ہو گا۔۔"

اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتا وہ اسے شوخ نگاہوں سے گھورتا اس کا ہاتھ تھام چکا تھا۔۔۔

پریہا کے پاس اب مزید انکار کا کوئی جواز نہیں بچا تھا۔۔۔

وہ شخص زور زبردستی سے ہی سہی مگر اپنی یہ بات بھی منوا گیا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شاہ زر پریہا کو لیے اپنے فل فرنشڈ فلیٹ میں آ گیا تھا۔۔

جہاں صرف ان دونوں نے رہنا تھا۔۔ وہ یہ وقت صرف اور صرف اس لڑکی کے ساتھ ہی گزارنا چاہتا تھا۔ جبکہ اس کے ساتھ اکیلے یہاں رہنے کے خیال سے پریہا کی دھڑکنیں معمول پر ہی نہیں آ پا رہی تھیں۔۔۔

اس سے بہتر تھا کہ وہ اس گھر میں رہتے جہاں اتنے سارے لوگوں کے بیچ اس شخص سے فرار ہونے کا تھوڑا بہت موقع تو مل ہی جاتا۔۔۔

"یہ فلیٹ تمہارے لیے سیٹ کروایا ہے میں نے۔۔۔کیسا لگا تمہیں۔۔۔"

وہ ایسے پوچھ رہا تھا جیسے ان دونوں میں بہت خوشگوار حالات چل رہے ہوں۔۔۔اور پریہا ابھی اس کی تعریف کرے گی۔۔۔

"میرا روم کونسا ہے۔۔۔؟؟"

پریہا نے بنا اس کی جانب دیکھے پوچھا تھا۔۔۔

"وہ بیڈ روم ہے ہم دونوں کا۔۔۔۔"

اس نے دائیں جانب بنے دروازے کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔۔

"مگر ابھی تم روم میں نہیں جا سکتی۔۔۔"

وہ صوفے پر بیٹھتا گہری نگاہوں سے اس کے دلنشین سراپے کا معائنہ کرتے بولا تھا۔۔۔

"کیوں۔۔۔؟؟"

پریہا نے پلٹ کر خفگی بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تمہیں میں یہاں سونے کے لیے تو بالکل بھی نہیں لایا۔۔۔

یہاں آؤ میرے پاس۔۔۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھتا اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔ پریہا کو مزاحمت کرنے کا موقع نہیں ملا تھا۔۔۔ وہ صوفے پر اس کے قریب آن گری تھی۔۔۔

"میں نے سنا ہے تم فلم سائن کر چکی ہو۔۔۔۔"

اس کی خطرناک حد تک سرخ پڑتی رنگت کو گھورتے بولا تھا۔۔

پریہا نے اٹھنا چاہا تھا مگر شاہ زر نے اس کے آگے اپنا مضبوط بازو پھیلاتے اسے اس بات کی مہلت نہیں دی تھی۔۔۔

"میں جو مرضی کروں۔۔۔ کسی کو جواب دہ نہیں ہوں۔۔۔"

پریہا اپنے مخصوص مغرور لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

"مجھے ہو اب۔۔۔"

شاہ زر نے اس کے بالوں سے پھول نکالنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔ جنہیں پریہا خود سے دور جھٹک گئی تھی۔۔۔۔

"میں اتنی کمزور لڑکی نہیں ہوں کہ آپ کی تسکین کا ساماں بنوں۔۔۔ میری ٹیم کسی بھی وقت یہاں پہنچتی ہو گی۔۔۔"

پریہا کی سانسیں بوجھل ہو رہی تھیں۔۔۔ مگر وہ مقابلہ کرنے سے باز نہیں آرہی تھی۔۔۔

اس کی بات پر شاہ زر عباس کے لبوں پر اتنے وقت میں پہلی بار مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔۔

"یہ نکاح بہت جلدی میں ہوا۔۔۔۔میں تمہیں ذہنی طور پر خود کو تیار کرنے کے لیے تھوڑی سی مہلت دینا چاہتا تھا۔۔۔مگر اپنے پیر پر کلہاڑی کیسے ماری جاتی ہے یہ کوئی تک سے سیکھے۔۔۔۔"

اگلے ہی لمحے اس کی نگاہوں کا رنگ بدلہ تھا۔۔۔۔

وہ جھکا تھا اور اس کے نازک وجود کو اپنی بانہوں میں اٹھا گیا تھا۔۔۔۔

پریہا کی رنگت ایک دم سے زرد ہوئی تھی۔۔۔۔اس کا دل چاہا تھا اپنا سر پیٹ لے۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔ آپ نے اگر میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی تو کہیں کا نہیں چھوڑوں گی۔۔۔ آپ کو ابھی میری پاور کا اندازہ نہیں ہوا۔۔۔۔"

پریہا خود کو اس سے آزاد کرنے کی کوشش میں اس کی گردن اور کندھوں کو اپنے ناخنوں سے بری طرح سے زخمی کر چکی تھی۔۔۔

"تمہیں اندازہ نہیں ہوا ابھی میرے جنون کا۔۔۔ آج پتا چل جائے گا۔۔۔ یہ سب کر کرو۔۔۔ بہت بار میرا بڑھا ہاتھ جھٹک چکی ہو۔۔۔ اب دوبارہ ایسا نہیں کر پاؤ گی۔۔۔"

وہ اس کی جانب جھک کر اس کی سانسوں کی مہک اپنی سانسوں میں اتارتا بے باکی سے بولا تھا۔۔۔

اس کے اس عمل پر پریہا کی دھڑکنیں سینے میں سمٹ گئی تھیں۔۔۔

وہ ابھی روم میں داخل ہوا ہی تھا۔۔۔ جب ڈور بیل بجی تھی۔۔۔ اور ساتھ ہی بری طرح سے دروازے کو پیٹا جا رہا تھا۔۔۔

پریہا کی آنکھیں چمکی تھیں۔۔۔اس کے شاہ زر کی جانب دیکھا تھا

کہ وہ اب ڈر جائے گا۔۔۔

جبکہ شاہ زر روک کا دروازہ لاک کرتا جھک کر اس کی آنکھوں کی

چمک اپنے لبوں میں اتار گیا تھا۔۔

"مجھ سے دفاع کرنے کی اچھی تیاری کی گئی ہے۔۔۔ مگر افسوس یہ

کسی کام نہیں آئے گی تمہارے۔۔۔"

شاہ زر اسے بیڈ پر بیٹھاتا موبائل نکال کر کسی کو کال ملا گیا تھا۔۔

"میرے گھر کے باہر جتنے بھی لوگ کھڑے ہیں ان سب کو بہت ہی عزت و احترام کے ساتھ اٹھا کر لے جاؤ۔۔۔ اگلے ایک ہفتے تک یہ تمہارے مہمان رہنے چاہییں۔۔۔۔"

اپنی بات کہتا وہ کال کاٹ گیا تھا۔۔۔ جبکہ پریہا نے بیڈ سے اٹھتے اپنا موبائل اٹھانا چاہا تھا۔۔۔

مگر شاہ زر نے دونوں کا موبائل سوئچ آف کرتے انہیں دراز میں رکھتے لاک کر دیا تھا۔۔۔

"آپ کرکٹر ہیں یا غنڈے۔۔۔ خبر دار جو میرے لوگوں کو زرا سا بھی نقصان پہنچایا تو۔۔۔۔"

پر یہا اس سے لڑنے کی خاطر آگے ہوئی تھی۔۔۔ جس کے جواب میں شاہ زر نے اس کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر اس کی پشت پر لاک کر دیا تھا۔۔۔

"تو کیا کرو گی تم۔۔۔؟؟؟ کچھ کرنے کو باقی رہ گیا ہے ابھی۔۔۔۔"

اپنا چہرا اس کی قریب کرتا وہ اس کے گال پر اپنے دہکتے لب رکھتا اس کی سانسیں روک گیا تھا۔۔۔

پر یہا پوری طرح سے اس کے رحم و کرم پر تھی۔۔۔

"اب صرف میری جان لینا باقی ہے۔۔۔۔ ویسے تو تم مجھے ہر لحاظ سے ختم کر ہی چکی ہو۔۔۔۔ کل اپنا یہ شوق بھی پورا کر لینا۔۔۔ مگر آج کی رات تو تمہیں میرا ہونا ہو گا۔۔۔۔۔"

اس کی ٹھوڑی کو لبوں سے چھوتے وہ گردن تک کا سفر طے کر گیا تھا۔۔۔۔

اس کی گرفت میں بھری دیوانگی پریہا کے پتھر دل کو پگھلا رہی تھی۔۔۔

پگھل تو وہ اسی لمحے گئی تھی جب اس کے اتنے غلط کرنے کے باوجود شاہ زر عباس اسے اپنے نام لگوا گیا تھا۔۔۔۔ محبت تو اس کے دل میں بھی۔۔۔۔اس شخص پر پورا حق تو وہ بھی چاہتی تھی۔۔۔۔

اس کی صرف منگنی کا سن کر ایک پورا ہفتہ بستر سے نہ اٹھ پانے والی اس کے کسی اور سے نکاح کی خبر پر تو پوری طرح سے ختم ہو جاتی۔۔۔

"میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔"

وہ اب بھی اپنی ضد پر اڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

"روکنے کی کوشش کر سکتی ہو۔۔۔۔اگر روک پائی تو تمہاری جیت۔۔۔۔نہ روک پائی تو میری۔۔۔۔"

وہ اس کی گردن کو اپنے لبوں کے جنونیت بھرے لمس سے لال کر چکا تھا۔۔۔

"آپ سمجھ کیوں نہیں پا رہے میں نفرت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔۔"

پریہا بمشکل اپنا احتجاج قائم رکھے ہوئے تھی۔۔۔۔

"تم کیوں نہیں سمجھتی بہت محبت کرنے لگا ہوں تم سے۔۔۔۔یہ دل بالکل بے بس ہے تمہارے معاملے میں۔۔۔۔۔نہیں رہ پا رہا

تمہارے بغیر۔۔۔یہ جان کر تو بالکل بھی نہیں کہ تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔"

شاہ زر کے ہاتھ اس کے بالوں میں گردش کر رہے تھے۔۔۔

اس کا بناوٹ پٹے کا رعنائیاں بکھیرتا دلفریب سراپا شاہ زر کی آنکھوں میں خما بھر گیا تھا۔۔۔۔

"نہیں کرتی میں محبت۔۔۔۔"

اس کی جارحانہ کارروائیوں پر مدھم ہوتی سانسوں کے ساتھ وہ بمشکل بول پائی تھی۔۔۔

"تو آج کے بعد کرنے لگو گی۔۔۔۔ میری محبت کی جھلک دیکھنے

کے بعد۔۔۔۔"

اس کو بانہوں میں سمیٹے وہ اس پر اپنی محبت نچھاور کر رہا تھا۔۔۔۔

اس لڑکی کی نفرت نے اس کے جنون کو مزید بڑھا دیا تھا۔۔۔

ایک ضد سی ہو چکی تھی کہ وہ اس کی آنکھوں میں پھر سے اپنے لیے

ویسی ہی محبت جگا کر رہے گا۔۔۔

اس لڑکی کے انداز میں اسے اپنے لیے محبت محسوس ہوتی تھی۔۔۔

مگر وہ اب تک یہ نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ نجانے ایسا کیا تھا جو اسے اتنا

بدظن کر گیا تھا۔۔۔

وہ اتنی سخت دل بھی نہیں تھی جتنی اس کے معاملے میں بن گئی تھی۔۔۔

وہ دھیرے دھیرے اس کے وجود پر اپنے لمس کا احساس چھوڑنے لگا تھا۔۔۔۔

اس شخص کی سحر انگیزی اس کے دل و دماغ پر پوری طرح سے چھانے لگی تھی۔۔۔

اس کی دھڑکنیں اس شخص کے نام کا ساز گنگنانے لگی تھیں۔۔۔

شاہ زر نے اس کے بالوں کو جوڑے سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔

پریہانے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچ لیا تھا۔۔۔وہ بری طرح سے لرز رہی تھی۔۔۔

جب شاہ زر نے اس کے کپکپاتے وجود کو پوری طرح سے اپنی بانہوں میں سمیٹتے بیڈ پر آیا تھا۔۔۔

اس شخص کے جی ون کے آگے پریہا کا احتجاج دم توڑ گیا تھا۔۔۔

وہ اس کی بکھرتی سانسوں کو مزید بکھیر رہا تھا۔۔۔

"آپ کے گھر والے مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔۔۔کبھی قبول نہیں کریں گے۔۔۔۔"

اس کی پناہوں میں سمٹتی وہ اپنا خوف بیان کر گئی تھی۔۔۔

یہی محبت تھی اس کی کہ وہ اس شخص سے اس کے رشتے نہیں چھیننا چاہتی تھی۔۔۔۔

شرمین بیگم کی فون پر کہیں باتیں اس کو بے چین کر رہی تھیں۔۔۔۔

"سب قبول کریں گے۔۔۔ کیونکہ آہستہ آہستہ سب جان رہے ہیں تم کتنی اہم ہو میرے لیے۔۔۔۔ تمہاری خاطر کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔۔۔"

شاہ زر نے اس کی پیشانی چومتے کہا تھا۔۔۔

پریہا کو اس کی سانسیں اپنی گردن سے نیچے سرکتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

"شاہ۔۔۔۔"

وہ اس کو ٹھیک سے پکار بھی نہیں پائی تھی۔۔۔اس کی بوجھل آواز پر شاہ زر کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

"یہ احساس بہت خوبصورت ہے کہ تم میری بیوی بن کر میری بانہوں میں موجود ہو۔۔۔یہ مغرور لڑکی اب صرف میری ہے۔۔۔۔"

اس کے کان میں سرگوشی کرتا وہ ایک شوخ گستاخی کرتا پریہا کو کپکپانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

اس نے شاہ زر کا کالر بہت سختی سے جکڑا تھا۔ اس کی دم توڑتی مزاحمتیں شاہ زر کی خماری میں اضافہ کر رہی تھیں۔۔۔

"جھوٹ کہتی ہو تم کہ اس دل میں میری محبت نہیں ہے۔۔۔"

اپنے کالر پر جمے اس کے ہاتھ پر اپنے لب رکھتا وہ جھکا تھا اور اس کی دھڑکنوں کو اپنے لبوں سے محسوس کر گیا تھا۔۔۔

اس کی اس بے باک جسارت پر پریہا کو لگا تھا اس کا دل اب ہمیشہ کے لیے دھڑکنا بھول جائے گا۔۔۔

اس کے چوڑے وجود کے نیچے دبی وہ آنکھیں کھول کر اس شخص کی جانب دیکھ بھی نہیں پا رہی تھی۔۔

وہ سچ ہی تو کہہ رہا تھا۔۔۔اس کی ساری کوششیں ناکام ٹھہری تھیں۔۔۔اس شخص کے جنون کے آگے۔۔

وہ قطرہ قطرہ پگھل رہی تھی۔۔اس کی مسحور کن مہک اور محبت بھری جسارتوں نے پریہا کو بالکل ہی ہوش بیگانہ کر دیا تھا۔۔۔

"اگر محبت نہ ہوتی تو تم خود کو چھپانے کے لیے میرے ہی سینے کو اپنی پناہ گاہ نہ بناتی۔۔میری قربت پر ان دھڑکنوں کا ساز نہ بدلتا۔۔۔

چہرے پر یہ شرم وحیا کے رنگ نہ بکھرتے۔۔۔۔"

اپنی بات کہتا وہ اس کی گردن پر اپنے لبوں کا شدت بھرا لمس چھوڑتا اسے لال کر گیا تھا۔۔۔

اس کے ہر عمل میں دیوانگی اور جنون تھا۔۔۔ پر یہ ہارنے لگی تھی۔۔۔۔ اس کی دھڑکنیں اب زور و شور سے اسی شخص کا راگ الاپنے لگی تھیں۔۔۔

وہ بہت محبت اور عقیدت سے اسے چھوتا اس کے وجود کی نرماہٹوں کو محسوس کرتا اس کو بے حال کر گیا تھا۔۔۔

اس کی نازک جان اس شخص کے جنون کے آگے کانپ گئی تھی۔۔۔

"تمہارا یہ غرور بہت عزیز ہے مجھے۔۔۔ تمہاری ہر ادا سے عشق ہے مجھے۔۔۔۔"

وہ اپنی بات کہتا جھکا تھا اور اس کے گداز لبوں کو چومتا اس کی سانسوں سے کھیل گیا تھا۔۔۔

اس کے بالوں میں ہاتھ پھنسائے وہ اس کا چہرا اوپر اٹھاتا اس کے ہونٹوں پر اپنی شدتیں آزما گیا تھا۔۔۔۔

"بہت تڑپایا ہے مجھے۔۔۔۔ حساب تو دینا پڑے گا میری جان۔۔۔۔۔"

جیسے اب تک وہ اس کے لیے بے رحم رہی تھی۔۔۔ آج شاہ زر عباس اس سب کا حساب لینا چاہتا تھا۔۔۔

پریہا آنکھیں میچے ہوئے تھی۔۔۔۔ جبکہ وہ اس کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھنے کی خاطر انہیں کھلا دیکھنے کا خواہش مند تھا۔۔۔۔

جبکہ وہ لڑکی یہاں بھی بے رحمی دکھا رہی تھی۔۔۔۔ مگر آج شاہ زر عباس اسے مہلت دینے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔۔

پوری شدتوں کے ساتھ اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں انڈیلتا وہ

اس کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ چودہ طبق روشن کر گیا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں اپنا لمس دیکھتا وہ سرشار ہوا تھا۔۔۔

وہ جھوٹ بول سکتی تھی مگر اس کی آنکھوں کا اقرار بھی شاہ زر کے

لیے کافی تھا۔۔۔

"آج میری ہر اذیت کا مداوا کرو گی تم۔۔۔ سود سمیت۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑھتا وہ اس کی مزید سرخ پڑتی

رنگت میں اپنی چاہت کے رنگ گھولتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

پریہا کی آنکھوں سے ایک آں سو گر کر تکیے پر جذب ہوا تھا۔۔۔۔ اس شخص کی محبت اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوش بختی تھی۔۔۔۔ جسے دل سے چاہا تھا اس نے۔۔۔۔ اور پانے کی خواہش بھی کی تھی۔۔۔۔

بظاہر انکار کرنے والی دل سے اپنا یہ معاملہ اپنے پروردگار کے آگے سونپ گئی تھی۔۔۔۔ اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہ سب اس طرح بھی ہو جائے گا۔۔۔

لیکن ایک شے تھی جو اب بھی اس کے دل کے ایک کونے میں خوف کی چادر پھیلائے بیٹھی تھی۔۔۔۔

مگر اس وقت شاہ زر عباس کی محبت بھری سرگوشیوں نے اس کے ذہن و دل سے سب کچھ فراموش کر دیا تھا۔۔۔

یہ شخص اس کے پاس کبھی کوئی چوائس چھوڑتا ہی نہیں تھا۔۔۔۔نہ اس کے دل کو محبت کے معاملے میں مہلت دی تھی،نہ اسے اپنے نام لکھواتے ہوئے اور نہ اب اس کے وجود پر اپنی محبت کی مہر لگاتے ہوئے۔۔۔۔

اس سب کے باوجود اسے اس شخص کی یہ شدت پسندی سے محبت ہو چکی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مجھے سمجھ نہیں آرہی کیسے بات کروں بھی میں تسلیم سے۔۔۔اس کی بیٹی کے ساتھ بہت غلط ہوا ہے۔۔۔ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔بچاری بچی پر ہماری وجہ سے داغ لگ جائے گا۔۔۔"

شرمین بیگم عباس صاحب سے بہت زیادہ خفا تھیں کہ ان کی خلاف جا کر انہوں نے اپنے بیٹے کی ضد میں اس کا اتنا ساتھ دیا تھا۔۔۔اس کے نکاح میں شریک ہو کر اس لڑکی کو دعائیں دے کر آئے تھے۔۔۔جو شرمین بیگم کو بہت زیادہ بری لگتی تھی۔۔۔

"شاہ زر سے بات کر چکا ہوں میں اس بارے میں۔۔۔اس کا کہنا ہے کہ ہمیں شرمندہ نہیں ہونا پڑے گا۔۔۔اگر پر یہاوالا معاملہ نہ

بھی ہوتا تب بھی وہ زینب سے شادی نہ کرتا۔۔۔ میں نے اس سے پوچھا بھی مگر اس کا یہی کہنا تھا کہ آپ لوگ ایک بار وہاں جائیں آپ کو سب کچھ پتا چل جائے گا۔۔۔"

عباس صاحب کی بات پر شرمین بیگم نے الجھی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

وہ اس بات کو ٹھیک سے سمجھ نہیں پائی تھیں۔۔۔

گاڑی رکتے ہی وہ دونوں باہر نکلے تھے۔۔۔ مگر اس گھر میں ہوتے ہنگامے کی آوازیں پورچ میں بھی آ رہی تھیں۔۔۔

"اللہ خیر کرے۔۔۔"

شرمین بیگم پریشان ہوتیں اندر کی جانب بڑھی تھیں۔۔۔جب اندر ہوتے انکشاف نے ان کی پیروں تلے سے زمین سرکا دی تھی۔۔۔۔

تسلیم بیگم کے شوہر نے اپنے ہاتھوں میں بیٹی کی گردن دبوچ رکھی تھی۔۔۔۔اسے جان سے مار دینے کے درپے تھے۔۔۔

وہ مسجد کے امام اور بہت نیک پرہیز گار انسان تھے۔۔۔ان کا یہ روپ دیکھ وہ دونوں میاں بیوی اپنی جگہ حیران پریشان ہوتے آگے بڑھے تھے۔۔۔۔

لیکن اس باپ کے منہ سے نکلتے الفاظ شرمین بیگم کو اپنی جگہ پتھر کر گئے تھے۔۔۔۔

زینب جسے انہوں نے باپردہ اور شریف لڑکی سمجھا تھا۔۔۔۔ اسے اس کے باپ نے محلے کے کسی لڑکے کے ساتھ رنگے ہاتھوں پکڑا تھا۔۔۔۔ صرف یہی نہیں وہ اس سے پہلے بھی اس لڑکے سے کئی بار مل چکی تھی۔۔۔۔

دونوں کے درمیان ناجائز تعلقات تھے۔۔۔۔

تسلیم بیگم جنہوں نے بھری محفل میں پریہا کو برا بھلا کہا تھا۔۔۔۔ ان کی اپنی بیٹی بدکردار نکلی تھی۔۔۔۔

شرمین بیگم کو عباس صاحب کی کہی بات اب سمجھ آئی تھی۔۔۔تو اس کا مطلب شاہ زر اس لڑکی کی حقیقت پہلے سے جانتا تھا۔۔۔ان کی نگاہیں نہیں جھکی تھیں۔۔۔

بلکہ تسلیم بیگم نے ان سے معافی مانگتے اس بات کو یہیں دبا دینے کی التجا کی تھی۔۔۔۔

شرمین بیگم کچھ بھی بولنے کے قابل نہیں رہی تھیں۔۔۔۔انکا صدمہ ہی ختم نہیں ہو رہا تھا کہ انہوں نے کیسی لڑکی کا انتخاب کیا تھا اپنے بیٹے کے لیے۔۔۔۔

اگر پر یہاں سے نکاح والا معاملہ نہ بنتا تو تسلیم بیگم نے اپنی بیٹی کا گند ان

کے بیٹے کے سر ڈال دینا تھا۔۔۔

وہ عورت کل تک ان پر جلد از جلد شادی کرنے کا پریشر ڈالتی آئی

تھی۔۔۔

ثمرین بیگم جو یہاں آنے تک عباس صاحب کو باتیں سنا رہی

تھیں۔۔۔اس وقت اتنی شرمندہ تھیں کہ کچھ بول ہی نہیں پائی

تھیں۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

پریہا نے آنکھ کھولتے اجنبی نگاہوں سے ارد گرد دیکھا تھا۔۔۔یہ اس کا روم نہیں تھا۔۔۔

وہ چند لمحے تو کچھ سمجھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔مگر جیسے جیسے دماغ بیدار ہو رہا تھا۔۔۔

کل کے سارے واقعات اس کی آنکھوں میں گھوم گئے تھے۔۔۔

اس کی شاہ زر عباس کے ساتھ کیا کیا تھا۔۔۔اور جوابا وہ شخص اس سے کتنی بے باکی کے ساتھ اپنا حساب وصول گیا تھا۔۔۔

رات اس کی قربت اور شدتوں میں گزرتے لمحات یاد کرتے اس کی رنگت خطرناک حد تک لال ہوئی تھی۔۔۔اپنے بکھرے حلیے پر نظر پڑتے دل زور و شور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

کمرہ بالکل خالی تھا۔۔۔وہ کہیں نہیں تھا۔۔۔پر یہاں کے دل کو تھوڑی سی تسلی ہوئی تھی۔۔۔

لیکن بے قابو دھڑکنیں اور گہری ہوتی سانسیں ابھی تک نارمل نہیں ہو پائی تھیں۔۔۔۔

ایک دن کے اندر اندر اس کی زندگی ہی بدل کر رکھ دی تھی اس شخص نے۔۔۔ اس شخص نے پورے استحقاق کے ساتھ اس سے اپنا حق وصول کر لیا تھا۔۔۔

اسے تو لگا تھا کہ کل والی اس کی حرکت کے بعد تو شاہ زر اس پر مزید غصہ کرے گا۔۔۔

مگر اس نے تو غصے کی جگہ اپنی محبت کا جو جنون دکھایا تھا۔۔۔ پریہا کی نازک جان ابھی تک لرز رہی تھی۔۔۔

شرم و حیا کا ایک ساتھ غلبہ ہوا تھا۔۔۔

وہ اب دوبارہ اس شخص کا سامنا کیسے کرے گی یہ سوچ کر ہی اس کی سانسیں مدھم ہو رہی تھیں۔۔۔

اٹھ کر بیٹھتے اس کی نظر سائیڈ ٹیبل پر پڑے اپنے موبائل پر پڑی تھی۔۔۔اسے یاد آیا تھا کہ کل رات شاہ زر نے موبائل اس سے لے کر لاکر میں رکھا تھا۔۔۔

پھر یہ یہاں کیسے آیا تھا۔۔۔اس نے جلدی سے آگے ہوتے موبائل اٹھایا تھا۔۔۔

جس پر ٹائم دیکھ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئ تھیں۔۔۔

شام کے پانچ بج رہے تھے۔۔۔۔

وہ اتنی دیر تک کیسے سوتی رہی تھی۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اس کی رنگت بے حد لال ہوئی تھی۔۔۔ دھڑکنیں پھر سے منتشر ہوئی تھیں۔۔۔

پوری رات جاگتے رہنے کے بعد دن میں ہی سو کر نیند پوری ہونی تھی۔۔۔

اس کی نگاہوں نے بے اختیار شاہ زر کو ڈھونڈا تھا۔۔ مگر شاید وہ وہاں تھا ہی نہیں۔۔۔۔

اس کے موبائل کھول کر دیکھا تھا۔۔۔ بہت ساری کالز اور میسجز آئے ہوئے تھے۔۔۔ مگر اس کی نظر تو انباکس والے سیکشن پر

ساکت ہوئی تھیں۔۔۔ سب سے اوپر عمار صاحب جو کہ اس کے فلم ڈائریکٹر تھے۔۔۔ ان کے ساتھ چیٹ پر بات کی گئی تھی۔۔۔ ٹائم صبح بارہ بجے کے قریب کا تھا۔۔۔

پریہا نے جلدی سے چیٹ اوپن کی تھی۔۔۔ جو پڑھتے اس کی رنگت غصے سے لال ہوئی تھی۔۔۔

اس کی جانب سے میسج کیا گیا تھا کہ وہ یہ فلم نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ جس پر دوسری جانب سے ڈائریکٹر صاحب کا کافی خفگی بھرا جواب تھا کہ وہ کانٹریکٹ سائن کر چکی ہے اب کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

ان کی کتنی منتوں کے بعد جا کر پریہا مانی تھی وہ یہ بات جانتی

تھی۔۔۔۔۔ان کا یہ ری ایکشن تو بنتا تھا۔۔۔

مگر یہاں سے واضح طور پر کہا گیا تھا کہ وہ یہ فلم نہیں کرے

گی۔۔۔کنٹریکٹ کی خلاف ورزی کرنے پر اس میں لکھی بھاری

رقم شاہ زر عباس نے ادا بھی کر دی تھی۔۔۔

اس کی فلم کو کینسل کروا دیا تھا اس شخص نے۔۔۔

"یہ شخص خود کو سمجھتا کیا ہے۔۔۔؟؟؟"

پریہا کی رنگت مارے غصے کے لال ہوئی تھی۔۔۔

جب اسے آن لائن دیکھ اسے شاہ زر کا میسج موصول ہوا تھا۔۔۔

وائس نوٹ دیکھ پریہا نے فوراً اوپن کیا تھا۔۔۔

"گڈ مارننگ ڈیئر وائف۔۔۔ تم نے میری ضد میں یہ فلم سائن کی تھی میں نے ہی اس کو ختم کر دیا۔۔۔ میں جانتا ہوں تمہاری اجازت کے بغیر تمہارا فون کھولنا غیر اخلاقی حرکت تھی۔۔۔ مگر موبائل کھول کر مجھے ایسا بالکل بھی نہیں لگا۔۔۔ کیونکہ اس میں تو میری ہی ساری تصویریں اور کرکٹ کی ریلیز بھری ہوئی تھیں۔۔۔

ظالم لڑکی اگر یہ اظہار کھل کر کر دو تو کیا چلا جائے گا تمہارا۔۔۔

یہ بچارہ دل خوش ہی ہو جائے گا۔۔۔ میں دو تین گھنٹوں تک آ رہا

ہوں۔۔۔ اچھا سا تیار ہو جانا۔۔۔"

اس کی بات سن کر اس کی رنگت مزید سرخ ہو چکی تھی۔۔۔۔ غصے

سے زیادہ خفت کے احساس سے۔۔۔

اس گیلری اوپن کی تھی۔۔۔ جہاں واقعی وہی سب تھا جو وہ کہہ رہا

تھا۔۔۔

کیونکہ کو اس سے ایسی حرکت کا اندازہ ہی نہیں تھا۔۔۔ نہ ہی اسے

اتنا وقت دیا گیا تھا کہ وہ موبائل سے یہ سب ہٹاتی۔۔۔

یہ سچ تھا کہ اس کے یہ فلم شاہ زر کی ضد میں ہی سائن کی تھی۔۔۔

شرمین بیگم کی باتیں اسے آج بھی ڈسٹرب کرتی تھیں۔۔۔۔

"اتنا آسان نہیں ہے یہ سب شاہ زر عباس۔۔۔۔۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔۔کاش یہ سب اتنا ہی حسین ہوتا جتنا نظر آرہا تھا۔۔۔

"جی امتیاز صاحب میں تھوڑی دیر میں پہنچتی ہوں۔۔۔۔بہت معذرت میں آج وقت پر نہیں آسکی۔۔۔۔جی آکر بات ہوتی ہے۔۔۔"

وہ کل شوٹنگ ادھوری چھوڑ کر آئی تھی۔۔۔

آج بھی ٹائم پر نہیں جا سکی تھی۔۔۔ابھی اس کا ارادہ شاہ زر کے آنے سے پہلے پہلے نکل جانے کا تھا۔۔۔

اس نے کشمالہ کی جانب سے بھیجا گیا بیگ اوپن کیا تھا۔۔۔جس میں اس کا سامان موجود تھا۔۔۔

مگر بیگ کھولتے ہی اس کے منہ کے زاویے ہی بگڑ گئے تھے۔۔۔

اس بیگ میں ایک بڑھ کر ایک ہیوی ڈریس موجود تھا۔۔۔جو پہن کر وہ شوٹنگ کے لیے تو بالکل بھی نہیں جا سکتی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے اس کی نظر ایک سائیڈ پر رکھی مہرون ساڑھی پر پڑی تھی۔۔۔

سلک کی وہ بہت ہی خوبصورت ساڑھی تھی۔۔۔زیادہ ہیوی نہیں تھی۔۔۔

کناروں پر گولڈن کلر کا کام کیا گیا تھا۔۔۔شاہ زر عباس کا خون جلانا تو ویسے بھی اس کا پسندیدہ کام تھا۔۔۔

اس نے وہی ساڑھی نکال کی تھی۔۔۔جس کے بلاؤز کی سلیوز تو فل تھیں۔۔۔مگر اس کے کا بیک گلا کافی ڈیپ تھا۔۔۔۔

جسے وہ آرام سے کور کر سکتی تھی۔۔۔۔

اس نے ساڑھی پہننے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔

ساڑھی پہن کر تیار ہوتے اس نے اپنے سیاہ بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑ دیا تھا۔۔۔

جس سے اس کا گلا پوری طرح سے چھپ گیا تھا۔۔۔

تیار ہوتی باہر نکلی تھی۔۔۔۔وہ جلدی جلدی تیار ہوئی تھی کہ شاہ زر کے آنے سے پہلے وہاں سے نکل جائے۔۔۔

اپنے دھیان میں موبائل استعمال کرتی باہر کی جانب بڑھ رہی تھی جب ڈرائنگ روم سے گزرتے کسی احساس کے تحت اس کے قدم تھم گئے تھے۔۔۔۔

اپنی جگہ کھڑے اس نے نگاہیں موڑ کر صوفے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کے بعد وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

شاہ زر عباس اپنی سحر انگیز شخصیت کے ساتھ صوفے پر براجمان اسے گھور رہا تھا۔۔۔

"ہائے بیوٹیفل۔۔۔ کہاں جانے کے ارادے ہیں۔۔۔؟؟؟"

اس کے ہاتھ میں پرس دیکھ وہ بہت نارمل لہجے میں بولا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی بولتی نگاہوں سے پریہا بہت بری طرح سے پزل ہوئی تھی۔۔۔

کیونکہ شاہ زر کی بے خود نگاہیں اس کے ساڑھی میں ملبوس رعنائیاں بکھیرتے دلفریب سراپے پر تھیں۔۔۔۔وہ لگ ہی بے پناہ حسین رہی تھی۔۔۔۔

وہ اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل ہی نہیں پایا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں کی ستائش پریہا پر واضح کر گئی تھی کہ وہ اسے کتنی زیادہ پیاری لگی تھی اس روپ میں۔۔۔

وہ خود اس وقت سیاہ رنگ کی پینٹ شرٹ میں ملبوس وجاہت کا شاہکار پریہا کی سانسیں منتشر کر گیا تھا۔۔۔

اس کی ان گرم نگاہوں سے فرار ہونا سب سے بہترین حل

تھا۔۔۔

وہ اس کی بات کا جواب دیئے بغیر تیزی سے باہر کی جانب بڑھی

تھی۔۔۔

اسے حیرت بھی ہوئی تھی کہ شاہ زر نے اسے روکا کیوں نہیں

تھا۔۔۔ مگر دروازے پر پہنچتے ساری حیرت ختم ہوئی تھی۔۔۔وہ

موصوف دروازے کو لاک کیے اتنے سکون سے بیٹھے تھے۔۔۔

وہ غصے سے بپھرتی واپس پلٹی تھی۔۔۔

"تو کیا اب مجھے آپ اس گھر کی لاک کر کے رکھیں گے۔۔۔۔مجھے شوٹنگ کے لیے جانا ہے دروازہ کھولیں۔۔۔۔"

وہ غصے سے بولی تھی۔۔۔۔

"تم چلی جاؤ گی تو میں یہاں اکیلے کیا کروں گا۔۔۔۔"

بہت ہی بے چارگی سے کہتا وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔۔پریہا کا نگاہیں چرانا اور کنفیوز ہونا نوٹ کرتے اس کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

یہ شخص اتنا شریف اور سیدھا بالکل بھی نہیں تھا جتنا اس وقت بن رہا تھا۔۔۔پریہا یہ بات تو بہت اچھے سے جانتی تھی۔۔۔

"مجھے اپنی شوٹنگ پر جانا ہے۔۔۔ "

اسے قریب آتا دیکھ پر یہاا لٹے قدموں پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

" تمہیں لگتا ہے میں تمہیں اس حلیے میں باہر جانے دوں گا۔۔۔۔"

شاہ زر سے اپنی نگاہیں ہٹانا مشکل ہوا تھا اس پر سے۔۔۔۔

"میں اپنی مرضی کی مالک ہوں۔۔۔"

وہ اپنے مخصوص مغرور لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

"میں تمہاری مرضی کو اپنی مرضی کے تابع کر دوں گا۔۔۔"

وہ اس کے بالکل مقابل ان کھڑا ہوتا اب پوری توجہ سے اس کی

تیاری ملاحظہ کر رہا تھا۔۔۔

"میں چاہتا ہوں تمہیں اس روپ میں صرف میں دیکھوں۔۔۔

تمہارے وجود کی رعنائیاں کو دیکھنے اور سراہنے کا حق صرف

میرے پاس ہو۔۔۔"

اس نے ہاتھ بڑھا کر پورے استحقاق کے ساتھ پریہا کی لیپسٹک

اپنے انگوٹھے سے ہٹا دی تھی۔۔۔

اس کی اس جارحانہ کاروائی پر پریہا جی جان سے کانپ گئی تھی۔۔

پریہا اس کی آنکھوں میں اپنے لیے وہی جنون دیکھ اس لمحے اس کی منمانی کرنے سے روک نہیں پائی تھی۔۔۔

"تو آپ کی سوچ بھی اپنے گھر والوں کے جیسی ہی نکلی۔۔۔ دنیا والوں کے سامنے تو بہت براڈ مائنڈڈ بنے پھرتے ہیں۔۔۔ اندر سے نکلے وہی روایتی مرد۔۔۔ پہلے تو کوئی اعتراض نہیں تھا میرے کام سے۔۔۔ اب میرا کام بھی برا لگنے لگ گیا۔۔۔

آپ بھی یہی چاہتے ہونگے گھر بیٹھ کر آپ کے خاندان کی باقی عورتوں کی طرح آپ کے بچے پالوں۔۔۔"

وہ لڑکی سفاکی نہ دکھائے یہ کیسے ممکن تھا۔۔۔

مگر مقابل شخص کا ضبط تو وہ ختم کر ہی چکی تھی پہلے۔۔۔

اس کی کمر میں بازو حمائل کرتا وہ اس کی خوشبوؤں میں مہکتے حسین سراپے کو اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔

اسے اپنی بیوی کے روپ میں اس طرح اپنے سامنے دیکھ کر دل خوشی سے سرشار ہوا تھا۔۔۔یہ لڑکی اس کی تھی اب۔۔۔

وہ اسے پوری طرح سے حاصل کر چکا تھا۔۔ مگر دل کی تشنگی اب بھی کم نہیں ہوئی تھی۔۔۔

دل چاہ رہا تھا۔۔ اس لڑکی جھگڑتی مغرور لڑکی کو اپنی بانہوں میں بھر کر خوب پیار کرے۔۔۔

اس وقت اس کے خلاف ہر جگہ بہت ہی غلط خبریں چل رہی

تھیں۔۔۔ بہت سے لوگ اب بھی اس کی سپورٹ میں تھے۔۔۔

مگر کچھ مخالفین ہر طرف اس کے خلاف نفرت پھیلا رہے تھے۔۔۔

اسے کیپٹن شپ سے ہٹانے کی بھرپور کوشش کی جارہی تھی۔۔۔

اگر اس وقت یہ لڑکی اس کی دسترس میں نہ ہوتی تو اس نے ہر شے

ختم کر دینی تھی۔۔۔

اس کی گردن میں پہنی موتیوں کی خوبصورت سے مالا کو ہونٹوں

سے چھوتے وہ اس کی شہہ رگ پر اپنے دانت گاڑھ گیا تھا۔۔۔

اس کی سرخ آنکھیں اس وقت مزید سرخی مائل ہو چکی تھیں۔۔۔

پریہا اس سے اس وحشیانہ عمل کی توقع بالکل بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔اس کے لبوں سے بے اختیار سسکاری نکلی تھی۔۔۔

اس نے شاہ زر سے دور ہونا تھا مگر وہ ایسا کرنے کو بالکل بھی تیار نہیں تھا۔۔۔

اس کی گردن کے مختلف حصوں پر ایسے ہی اپنی دیوانگی کی نشان چھوڑتا وہ اس کے لڑکھڑاتے نازک وجود کو اپنے قریب تر کر گیا تھا۔۔

"مجھے لگا تھا تمہیں حاصل کرنے کے بعد کیا پتا اس دل کی بے قراری تھوڑی کم ہو جائے۔۔۔مگر یہ تو مزید بڑھ چکی ہے۔۔۔

دل کرتا ہے تم ایسے ہی میری بانہوں میں رہو اور میں تم پر اپنی شدتیں لٹاتا رہوں۔۔۔"

اس کی سانسوں کو چومتا وہ اس کی گہری ہوتی سانسوں پر مسکرا رہا تھا۔۔۔

اس مغرور لڑکی کا اپنی قربت میں خود سے بھی بیگانہ ہوتا یہ بے خود انداز اسے مزید اپنا دیوانہ بنا دیتا تھا۔۔۔

"کام تو یہ پہلے بھی برا لگتا تھا۔۔۔ مگر تب تم بیوی نہیں تھی تو تم پر حق نہیں جتا سکتا تھا۔۔۔ مگر کام کرنے سے تو میں اب بھی نہیں روک رہا۔۔۔ تم کام کر سکتی ہو۔۔۔ مگر ویسا کام جو پہلے کرتی

تھی۔۔۔ میری ضد میں کچھ الٹا سیدھا نہیں کرو گی۔۔۔ اور رہی

بات میرے بچوں کی تو وہ ہم دونوں مل کر پالیں گے نا۔۔۔

میری نازک سی بیوی اکیلی کیوں ہلکان ہو۔۔۔"

اس کی بے رخی کا جواب محبت سے دیتا وہ اس کے گالوں پر اپنے

لب رکھ گیا تھا۔۔۔

پریہا کچھ بول ہی نہیں پائی تھی۔۔۔۔

اس کی نزدیکی کے احساس سے پریہا کی دھڑکنیں شور مچا گئی

تھیں۔۔۔ پلکیں لرز اٹھی تھیں۔۔۔

اس شخص نے اس کی حالت ہی غیر کر دی تھی۔۔۔ اسے اپنی گردن جلتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ جس کے مختلف حصوں پر اس کی شدتوں کے نشان جگمگا رہے تھے۔۔۔۔

مگر وہ اس سے دور نہیں ہو پائی تھی۔۔ یا شاید اس لمحے ہونا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

وہ اس شخص کے ساتھ اتنا غلط کر چکی تھی وہ پھر بھی اسے سر آنکھوں پر بیٹھا رہا تھا۔۔۔۔

کیا اس سے زیادہ آزمانا ٹھیک تھا کسی انسان کو۔۔۔۔

وہ شخص اپنی سحر انگیز شخصیت کے ساتھ پریہا کے حواس معطل کر گیا تھا۔۔۔اسکی اپنے وجود سے اٹھتی دلفریب مہک پریہا کی سانسوں کو مہکا رہی تھی۔۔۔۔

"مجھے جانا ہے۔۔۔۔"

وہ کانپتے لہجے میں بس اتنا ہی بول پائی تھی۔۔۔۔جب اسے اپنی کمر پر شاہ زر کے ہاتھ کی گستاخیاں محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔اس کی کمر پر باندھا ساڑھی کا گولڈن بیلٹ چھوتا وہ اس کی سانسیں روک گیا تھا۔۔۔۔

پریہا اس شخص کی ان بے باکیوں پر خود سے بھی نگاہیں چرانے لگی تھی۔۔۔

"بھوک لگی ہے صبح سے کچھ نہیں کھایا اپنے ہاتھوں سے کچھ اچھا سا بنا کر کھلا دو۔۔۔ پھر چلی جانا۔۔۔"

اس کے کان کی لوح کو چومتا وہ اسے اپنے حصار سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔ وہ دور نہیں ہونا چاہتا تھا اس سے۔۔۔ اس بات کے آثار اس کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہے تھے۔۔۔

پریہا نے نوٹ کیا تھا کہ وہ کچھ پریشان سا ہے۔۔۔

اسی خاطر وہ بنا مزید کوئی بحث کیے کچن کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

کچن میں آکر وہ یہی سوچنے لگی تھی کہ وہ کیا بنائے۔۔۔

اس شخص کی پسند ناپسند کے بارے میں تو وہ کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں کی سرخی دیکھ پر یہا کو عجیب سی بے چینی ہونے لگی تھی۔۔۔دل چاہ رہا تھا۔۔

ایک بار باہر جا کر اسے دیکھے کہ وہ ٹھیک ہے۔۔۔کھانا پوچھنے کے بہانے وہ باہر کی جانب چل دی تھی۔۔۔

وہ صوفے پر نیم دراز فون پر کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا۔۔وہ کافی غصے میں لگ رہا تھا۔۔۔

"اگر آپ لوگ مجھے میری مرضی سے فیصلے ہی نہیں کرنے دینا چاہتے تو مجھ سے کپتانی لے لیں۔۔۔ کیونکہ میں دانیال جیسے ناکارہ لوگوں کو وہ ورلڈ کپ کی دوران اپنی ٹیم کو حصہ بالکل بھی نہیں بنا سکتا۔۔۔ نہ ہی وہ کے باقی کپتانوں کی طرح کٹھپتلی بن کر ناچ سکتا ہوں۔۔۔"

وہ اچھا خاصہ تپا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔ پر یہا کو سمجھ نہیں آتی تھی کہ یہ شخص اتنا غصہ کیوں کرنے لگا تھا۔۔۔

صرف اس کی وجہ سے۔۔۔ وہ اب تک اس کا ضبط جس بری طرح سے آزما چکی تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔؟؟"

وہ بنا اس سے پوچھے واپس پلٹنے لگی تھی جب شاہ زر فون ہولڈ پر لگاتا اسے پکار گیا تھا۔۔۔۔

"وہ پوچھنا تھا آپ کے لیے کھانے میں کیا بناؤں۔۔۔"

شاہ زر کا غصہ دیکھ اس کا لہجہ خود بخود نارمل ہوا تھا۔۔۔

"آپ کھانے میں کیا پسند کریں گے۔۔۔"

اس کی نگاہوں کو پوری طرح خود پر فوکس دیکھ وہ پزل ہوئی تھی۔۔۔

"تمہیں۔۔۔۔"

وہ گہری خمار آلود نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتا بہکے لہجے میں بولا

تھا۔۔۔۔

اس لڑکی کو دیکھنے سے آنکھوں کا نشہ کم ہونے کی بجائے مزید بڑھ

رہا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔۔"

پریہا کو لگا تھا شاید اسے سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے۔۔۔۔ مگر سوالیہ

نگاہیں اٹھانے پر اس کی آنکھوں میں بڑھتی سرخی اور اس کی قربت

کا خمار دیکھ پریہا کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

رنگت خطرناک حد تک لال ہو اٹھی تھی۔۔۔

اس شخص کی ہر انداز میں اس کے لیے محبت اور بے قراری واضح تھی۔۔۔ پریہا کا دل عجیب سے احساس سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔ گالوں کی سرخی مزید بڑھنے لگی تھی۔۔۔

جیون ساتھی کے معاملے میں وہ بہت خوش قسمت نکلی تھی۔۔۔ اس طرح اسے کوئی نہیں چاہ سکتا تھا۔۔۔ جیسی محبت اور دیوانگی اس شخص کی آنکھوں میں دیکھی تھی اس نے۔۔۔

وہ واپس کچن میں آگئی تھی۔۔۔ اس نے بریانی بنانے کا ہی فیصلہ کیا تھا۔۔۔ اسے منہا کی کہی بات یاد تھی کہ شاہ زر کو بھی اس کی طرح

بریانی پسند ہے۔۔۔وہ بہت ہی مصروف انداز میں بالوں کا جوڑا بنا کر، ساڑھی کے پلو کو اٹھا کر کے کمر پر باندھتی وہ کام میں مگن تھی۔۔۔

دروازے کی جانب اس کی پشت تھی۔۔۔اس لیے اندر داخل ہوتے شاہ زر کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

وہ بہت سکون کے ساتھ اپنا کام کر رہی تھی۔۔۔بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھنے کی وجہ سے اس کے پچھلے گلے کی گہرائی اور اس میں سے جھانکتی اس کی دودھیا کمر شاہ زر کو بہکا گئی تھی۔۔۔

یہ لڑکی حسن اور دلکشی کا پیکر تھی۔۔۔

وہ چلتا ہوا اس کے پیچھے آن کھڑا ہوا تھا۔۔ جبکہ اس کی موجودگی محسوس کرتے پریہا اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ کانپ اٹھے تھے۔۔۔

"میری پہلی نظر کا تجزیہ ٹھیک نکلا تھا تمہارے بارے میں۔۔۔"

اس کے گرد اپنے بانہوں کا حصار قائم کرتا وہ اس کے پیٹ پر اپنی مضبوط ہتھیلی جما گیا تھا۔۔۔ پریہا کے ہاتھ سے نائف چھوٹ گئی تھی۔۔۔ دل اتنی زور سے دھڑکنے لگا تھا جیسے آج ہر حد پار کر جائے گا۔۔۔

اس کی گرم سانسیں پریہا کو اپنے کندھے پر محسوس ہو رہی تھیں۔۔

"کیا۔۔۔؟؟"

پریہا کی لبوں سے بمشکل نکل پایا تھا۔۔۔شاہ زر عباس کی انگلیوں کا لمس اپنے کمر پر محسوس کرتے وہ خود میں سمٹ گئی تھی۔۔۔

اسے اب اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ لباس کتنا واحیات تھا۔۔

جو اسی شخص کی ضد میں پہن کر وہ باہر جانا چاہتی تھی۔۔۔اس نے اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے کیچر کھولنا چاہا تھا۔۔۔تا کہ اپنی نازک کمر کی دلکشی کو اس شخص کی بے باکیوں سے بچا سکے۔۔۔مگر شاہ زر

نے اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیتے اسے ایسا کرنے سے روک دیا

تھا۔۔۔

اور اس کے اس احتجاج کا جواب دیتے وہ اس کی دودھیا پشت پر اپنے

لبوں کا دہکتا لمس چھوڑتا پریہا کے وجود پر لرزا طاری کر گیا تھا۔۔۔

اس کے لبوں کی اس بے باک گستاخی پر پریہا سر سے پیر تک لال

ہوئی تھی۔۔

وہ دہکتے لب اب بھی پریہا کی گردن پر متحرک تھے۔۔۔

"کہ تم ایک آٹھ سال کی بچی کی ماں کہیں سے نہیں لگتی۔۔۔۔'

اس کی کانوں میں سرگوشی کرتا وہ اس کو شرم سے مزید لال کر گیا تھا۔۔۔اسے اس شخص کی اس بے باکی کا اندازہ بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

"وہ میری بیٹی ہی ہے۔۔۔"

وہ اب بھی خفگی بھرے انداز میں بولی تھی۔۔۔

"ہمممم۔۔۔میں نے کب انکار کیا۔۔۔مجھے بھی ویسی ہی گڑیا چاہیے۔۔۔لیکن اس کی نخرے بالکل تمہارے جیسے ہونے چاہیے۔۔۔نک چڑھی اور مغرور۔۔۔۔۔۔"

شاہ زر کی گرم سانسیں اس کی گردن کی پشت کو اب جھلسا رہی تھیں۔۔۔ جبکہ اس کے ہاتھوں کا جارحانہ لمس پریہا کی حالت غیر کیے ہوئے تھا۔۔۔

وہ ٹھیک سے کھڑا تک نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔ اس شخص کی گستاخیاں اور بے باک سرگوشیاں اس کی حالت غیر کیے ہوئے تھی۔۔۔ اس شخص کو اس کا غرور اتنا پسند تھا۔۔۔ جبکہ باقی لوگ اس کے اس ایٹیٹوڈ سے خار کھاتے تھے۔۔۔

"مجھے کھانا بنانے دیں پلیز۔۔۔"

پریہا کی روہانسی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔وہ اس سے فاصلے برقرار رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔مگر یہ شخص اس پر اپنی محبت نچھاور کرتا اس کے دل کو پوری طرح سے پگھلا گیا تھا۔۔۔

وہ اس سے اپنی سرد مہری برقرار نہیں رکھ پا رہی تھی۔۔۔

دل اس کی جانب ہمکنے لگا تھا۔۔۔

اس کی غیر ہوتی حالت دیکھ شاہ زر اس کے گال پر بوسہ دیتا باہر آگیا تھا۔۔۔جبکہ اس کے نکلتے پریہا نے بے اختیار اپنے دل کے مقام

پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔ جس کی تیس رفتاری اسے بھی خوفزدہ کر گئی تھی۔۔۔۔۔

چہرا تپ رہا تھا۔۔۔ اپنے وجود سے اٹھتی اس شخص کی دلفریب مہک پر وہ دھیرے سے مسکرادی تھی۔۔۔

بہت مشکل تھا اب اس شخص سے یہ بے رخی قائم رکھنا۔۔۔۔ دھڑکنوں میں اس شخص کے نام کا شور صاف سنائی دے رہا تھا۔۔۔

وہ مصروف سے انداز میں کام کر رہی تھی۔۔ جب اس کا موبائل بجا تھا۔۔۔

کشمالہ کی کال دیکھ اسنے چہرے پر خفگی بھرے تاثرات سجائے کال

پک کرلی تھی۔۔۔وہ ان سے ناراض تھی۔۔۔

"پری اب بھی ناراض ہو مجھ سے۔۔۔۔۔"

کشمالہ نے محبت سے اسے پکارا تھا۔۔۔

"کیوں اب ایسا کیا ہو گیا ہے۔۔؟؟؟ آپ نے اچھا نہیں کیا میرے

ساتھ۔۔۔۔"

پریہا خفگی بھرے انداز میں بولی تھی۔۔۔

"یہ بات دل سے کہہ رہی ہو تم۔۔۔؟؟ کیا واقعی ہم نے اچھا نہیں

کیا تمہارے ساتھ۔۔۔۔؟؟"

کشمالہ نے واپس اسی سے سوال کیا تھا۔۔۔ جس پر پریہا کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں۔۔۔ اس سے زیادہ اچھا آج تک اس کے ساتھ زندگی میں کبھی نہیں ہوا تھا۔۔۔

وہ خوش تھی۔۔۔ مگر ایک انجانہ خوف اس خوشی پر حاوی تھا۔۔۔

"آپی میں کچھ نہیں جانتی۔۔۔"

اس کی بھیگی آواز کشمالہ کی سماعتوں سے ٹکراتی اسے بے چین کر گئی تھی۔۔۔

"مجھے اپنا کام کرنا ہے۔۔۔اس شخص کے ساتھ رہتے میں کچھ نہیں کر پاؤں گی۔۔۔۔وہ چاہتا ہے میں سب کچھ بھول کر صرف اسی کو یاد رکھوں۔۔۔۔میں اپنا کام نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔۔"

پریہا خفگی بھرے انداز میں بولی تھی۔۔۔۔

"شاہ زر نے تمہیں فورس کیا اس حوالے سے۔۔"

کشمالہ نے اپنی بہن کی اس بے وقوفی پر لب بھینچتے بہت تحمل سے پوچھا تھا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔مگر میں جانتی ہوں وہ یہی چاہتے ہیں۔۔۔۔"

پریہا کے لہجے میں بے چینی واضح تھی۔۔۔۔

"پری میں نے شاہ زر کی آنکھوں میں تمہارے لیے دیوانگی دیکھی ہے۔۔۔ ایسے مرد قسمت سے ملتے ہیں۔۔۔ میں جانتی ہوں تم نے یہ کام اپنے کسی شوق کے تحت نہیں مجبوری کی وجہ سے چنا۔۔۔ مگر ہم جس معاشرے میں رہتے ہیں وہاں اس انڈسٹری میں کام کرنے والی لڑکیوں کو باہر تو بہت سراہا جاتا ہے۔۔۔ مگر گھروں کی عزت بنانا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔۔ تم نے ہمیشہ اپنا دامن صاف رکھا ہے۔۔۔ مگر ہو تو تم بھی اسی فیلڈ کا حصہ۔۔۔ تم خود سوچو کیا تم شاہ زر کو کسی اور لڑکی کے قریب کسی بھی رشتے میں دیکھ سکتی ہو۔۔۔

میں جانتی ہوں تم بھی بہت محبت کرتی ہو شاہ زر سے۔۔۔۔جب تم اسے کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی تو خود سوچو۔۔۔

وہ تمہیں ان ڈراموں میں کسی غیر مرد کے ساتھ بیوی یا منگیتر کے حوالے سے کیسے دیکھ سکتا ہے۔۔۔

اس سب کے باوجود اس نے تمہیں کام کرنے سے روکا نہیں ہے۔۔۔کیونکہ اس شخص کے لیے اب بھی تمہاری خوشی زیادہ اہم ہے۔۔۔۔پری میں یہی چاہوں گی کہ تم وہ کرو جس سے تمہیں سکون اور خوشی ملے۔۔۔اور ساتھ اس انسان کو بھی جو تم سے بے پناہ محبت کرتا ہے۔۔۔۔"

کشمالہ نے اسے بہت ہی نرمی سے ساری بات کہہ سنائی تھی۔۔۔جو سن کر پریہا گم صم سی ہو گئی تھی۔۔۔کشمالہ کی باتیں بالکل ٹھیک تھیں۔۔۔اسے اب شرمین بیگم کی سوچ بھی اچھے سے سمجھ آرہی تھی۔۔۔

کہ وہ اس کے اتنے خلاف کیوں تھیں۔۔۔۔جو کام وہ کر رہی تھی اس کا مذہب اسے ہرگز اس کی اجازت نہیں دیتا تھا۔۔۔

"پری تم واقعی خوش نہیں ہو کیا۔۔۔"

اس کی جانب سے چھائی خاموشی پر کشمالہ کے اندر خدشات جنم لینے لگے تھے۔۔۔۔

"ایسا نہیں ہے آپی۔۔۔۔"

پریہا کی آنکھوں سے بے آواز آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔۔وہ کیسے بتاتی انہیں کہ وہ کتنی محبت کرتی تھی شاہ زر سے۔۔۔۔۔

وہ اسے اپنے قریب اسی خاطر نہیں کر پا رہی تھی کہ اگر اپنے گھر والوں کے پریشر میں آ کر شاہ زر نے اسے چھوڑ دیا تو وہ بالکل بھی نہیں جی پائے گی۔۔۔

"تو پھر کیسا ہے۔۔۔۔؟؟"

کشمالہ اس کے اندر کا خوف جاننا چاہتی تھی۔۔۔۔

"شرمین آنٹی۔۔۔انہوں نے کہا تھا کہ وہ شاہ زر کو میرا کبھی نہیں ہونے دیں گیں۔۔۔۔وہ چھین لیں گی انہیں مجھ سے۔۔۔ آپی میں ان کے بغیر نہیں رہ پاؤں گی پھر۔۔۔انہوں نے کہا ہے کہ وہ کبھی بھی مجھے شاہ زر کی ساتھ قبول نہیں کریں گی۔۔۔میں نہیں چاہتی شاہ زر ساری زندگی ایسی ادھورے پن میں رہیں۔۔۔وہ اپنی فیملی سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔۔

زیادہ وقت ان سے دور نہیں رہ پائیں گے۔۔۔۔"

پریہا کا خوف جان کر کشمالہ ایک دم سے خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

"تم شاہ زر کو اپنے ساتھ کی خوشی دے رہی ہو۔۔۔ کیا پتا شرمین آنٹی اپنے بیٹے کی خوشی دیکھ تمہیں قبول کر لیں۔۔۔ مگر تم تو شاہ زر کے لیے مزید آزمائش کا باعث بنی ہوئی ہو۔۔۔ اب شادی تو ہو چکی ہے نا۔۔ اور جہاں تک مجھے لگتا ہے۔۔ جو انسان اپنے پورے خاندان سے لڑ کر تمہیں اپنے نام لگوا سکتا ہے۔۔۔۔ وہ تمہیں کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔ محبت کر لی ہے تو بھروسہ کرنا بھی سیکھو۔۔۔۔ اگر شرمین آنٹی کا دل جیتنا ہے تو پہلے ان کے بیٹے کے چہرے پر خوشی لاؤ۔۔۔

مجھے زویا نے سب بتا دیا تھا۔۔۔ شرمین آنٹی نے تمہارے ساتھ جو کیا وہ انتہائی غلط تھا۔۔۔ مگر میری جذباتی بہن تم نے بھی تو کوئی کسر نہیں چھوڑی۔۔۔ زرا اپنے رویوں پر غور کرو جو تم نے شاہ زر کے ساتھ رواں رکھا ہوا ہے۔۔۔

اس کے بعد اس پر کسی قسم کا الزام عائد کرنا۔۔۔"

کشمالہ کی باتیں پر یہا کے دل و دماغ میں بہت ساری گرہیں کھول گئی تھیں۔۔۔

بات کرنے کے ساتھ ساتھ وہ کھانا بھی تقریباً تیار کر چکی تھی۔۔۔

وہ اچھے سے جانتی تھی کہ شاہ زر نے اسے کھانا بنانے میں اسی لیے

لگایا تھا تا کہ وہ اپنے کام سے لیٹ ہو اور نہ جا سکے۔۔۔

وہ ڈائریکٹ اسے نہیں روک رہا تھا۔۔ مگر وہ کیا چاہتا تھا یہ بات اپنے

ہر انداز سے بتا گیا تھا اسے۔۔۔

وہ چاہتا تھا اس کی بیوی کا سارا دھیان صرف اس پر رہے۔۔۔ باقی

سب کچھ بھول جائے وہ۔۔۔۔

پریہا کچن سے نکلی تھی جب سامنے لگے مرر پر نظر پڑتے اس کے

لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

وہ ساڑھی پہن کر اپنے شوہر کے لیے کھانا بنا رہی تھی۔۔۔

شوٹنگ کرنے سے زیادہ اسے یہ کام کرنا اچھا لگا تھا۔۔

اس کے مسکرانے پر گالوں میں بنے ڈمپل واضح ہوئے تھے۔۔

پریہا ڈرائینگ روم میں آئی تھی۔۔۔ جہاں اسے صوفے پر سوتا دیکھ وہ اس کے قریب آن رکی تھی۔۔۔

اس صوفے پر اس کا لمبا چوڑا وجود پوری طرح سے فٹ نہیں آ رہا تھا۔۔۔ اس کا ایک بازو نیچے لٹک رہا تھا۔۔۔

پریہا نے اس کے قریب کارپٹ پر بیٹھتے اس کا بازو اٹھا کر اس کے سینے پر رکھا تھا۔۔۔

نگاہیں اس کے خوبرو چہرے پر جا ٹھہری تھیں۔۔۔اس کے قریب بیٹھ کر محبت پاش نگاہوں سے اسے دیکھتی وہ اس کی وہ مغرور پریہا کہیں سے نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

جو اسے ہمیشہ ایٹی ٹیوڈ ہی دکھاتی رہتی تھی۔۔۔جسے اس سے لڑنا اور خود سے دور رکھنے کی عادت تھی۔۔۔یا شاید کوئی خوف تھا جو یہ سب کرواتا آیا تھا۔۔۔

اپنا آپ اس شخص کے قابل نہیں لگتا تھا۔۔۔جس انسان کے لیے نجانے کتنی لڑکیاں پڑتی تھیں۔۔۔وہ اس پر مرمٹا تھا۔۔۔۔

پریہا اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں تھامے بیٹھی اسے نجانے کتنی دیر تک ایسے ہی تکے گئی تھی۔۔۔

اس کے تیکھے نقوش پریہا کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیر گئے تھے۔

سوتے وقت وہ جتنا معصوم لگ رہا تھا۔۔۔

اس کی گستاخیاں یاد کرتے پریہا کی پلکیں لرز اٹھی تھیں۔۔۔۔

اسے بے پناہ محبت تھی شاہ زر عباس سے۔۔۔۔۔اس کا دل اس لمحے شدت سے اس بات کا اقرار کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس کی جانب جھکتی اس کے گال پر لب رکھ گئی تھی۔۔۔۔

مزید نجانے کتنی دیر اسے ایسے ہی دیکھتے رہنے کے بعد بھی دل بھر ہی نہیں رہا تھا۔۔۔۔ اس نے کال کر کے شوٹنگ پر آنے سے منع کر دیا تھا۔۔۔ل اس نے نیا کوئی پراجیکٹ شروع نہیں کیا تھا۔۔۔

ابھی جو یہ چل رہا تھا۔۔۔ اس میں بھی وہ اپنی جانب سے سارا نقصان بھرنے کو تیار تھی۔۔۔ تاکہ وہ اس کی جگہ کسی اور کو کاسٹ کر لیں۔۔۔ اس نے بہت محنت سے اپنا نام بنایا تھا۔۔۔

پر یہ اس کا شوق نہیں مجبوری تھی۔۔۔ جسے اب وہ چھوڑنا چاہتی تھی۔۔۔

مگر وہ اس بارے میں ابھی کسی سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔ اپنے شوبز چھوڑنے کا اعلان کرنے کا فلحال اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔۔ یہ پراجیکٹ امتیاز صاحب کا تھا جو اسے اپنی بیٹیوں کی طرح مانتے تھے۔۔۔۔

اسے پوری امید تھی کہ وہ اس کی بات جو ضرور سمجھیں گے۔۔۔

کافی دیر اس کے پاس بیٹھے رہنے کے بعد اس نے ایک بار سوچا تھا کہ وہ شاہ زر کو اٹھا دے۔۔۔ اسے بھوک لگی تھی۔۔۔

مگر پھر اس کی نیند خراب ہونے کے خیال سے اس نے ایسا نہیں کیا تھا۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

جب زرا سا آگے ہونے پر اسے اپنے پلو پر کسی گرفت کو احساس ہوا تھا۔۔۔۔

پریہا کہ دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں۔۔۔ کیا وہ شخص جاگ رہا تھا۔۔۔

شرم کے مارے اس کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔ مگر جیسے ہی اس نے پلٹ کر دیکھا اسے تسلی ہوئی تھی کہ وہ سو رہا تھا۔۔۔۔

اس کے بازو کے نیچے پریہا کا پلو دبا ہوا تھا۔۔۔

وہ اتنی دیر اس کے قریب جو بیٹھی رہی تھی۔۔۔۔ اپنا پلو نکالنے کے لیے وہ واپس اس کے قریب آئی تھی۔۔۔

جب بے دھیانی اور بے قابو ہوتی دھڑکنوں کے باعث وہ سامنے رکھے شاہ زر کی شوز نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔ جن سے الجھتی وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ پاتے شاہ زر کے سینے پر جا گری تھی۔۔۔

گھبراہٹ اور خفت کے عالم میں اس کے لبوں سے بے ساختہ دلخراش چیخ برآمد ہوئی تھی۔۔۔

جبکہ شاہ زر جو گہری نیند میں تھا۔۔۔ اس افتاد اس کی نیند بھی ٹوٹی تھی۔۔۔ اپنے سینے پر محسوس ہوتے اس نرم و نازک وجود کے گرد حصار باندھتا وہ خوشگوار حیرت سے اس کی جانب دیکھتا اس کی زرد پڑی رنگت دیکھ کھل کر مسکرا دیا تھا۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔"

پریہاسے مارے شرمندگی کے نگاہیں اٹھانا محال ہوا تھا۔۔۔یہ شخص کیا سمجھے گا کہ وہ اس کی بے خبری میں اس کے اتنے قریب کیا کررہی تھی۔۔۔

اس نے اٹھنا چاہا تھا۔۔۔ مگر شاہ زر کی مضبوط بانہوں میں قید وہ ایسا نہیں کرپائی تھی۔۔۔

جو اسے اتنی مضبوطی سے اپنے سینے میں بھینچے ہوئے تھا جیسے اب کبھی خود سے جدا نہ کرنے کا ارادہ نہ ہو۔۔۔

"تھینکس۔۔۔ اتنے پیارے انداز میں جگانے کے لیے۔۔۔"

اس کی پیشانی پر لب رکھتا وہ اسے ایسے ہی اپنے ساتھ بھینچتے

کروٹ بدلتا اسے صوفے پر لیٹا تا خود اس کے اوپر چھا گیا

تھا۔۔۔۔

وہ خوش تھا کہ وہ اسے چھوڑ کر گئی نہیں تھی۔۔۔کیز سامنے ٹیبل

پر ہی رکھی تھیں۔۔۔وہ آرام سے جا سکتی تھی۔۔۔

"کھانا بن گیا ہے۔۔۔وہ کھالیں۔۔۔ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔۔۔"

پریہا اس کی گرم سانسیں اپنے کندھے پر محسوس کرتے لرزتی آواز

میں بولی تھی۔۔۔

"کرکٹ میرا پہلا جنون تھا پریہا۔۔۔ مگر میں نہیں جانتا کیا ہو گیا تھا مجھے۔۔۔ میں کھیل ہی نہیں پایا۔۔۔ تمہارے اس دردناک انکشاف کے بعد مجھے ایسا لگا تھا۔۔۔ جیسے زندگی وہیں تھم گئی ہو۔۔۔ میری بے بسی کی انتہا تو تم نے بھی دیکھی ہو گی۔۔۔ تمہارا جنون اتنا بڑھ گیا تھا۔۔۔ کہ اپنی پہلی محبت کو ہی بھول بیٹھا۔۔۔"

شاہ زر نے ہاتھ بڑھا کر اس کے پیٹ پر بندھا بیلٹ کھول دیا تھا۔۔

پریہا کی سانسیں تیز ہوئی تھیں۔ اس شخص کا ہر عمل شدت بھرا ہوتا تھا۔۔۔

اس کی اس حرکت پر پریہا کی ساڑھی کا پلو کندھے سے سرک گیا تھا۔۔۔

اس نے گھبرا کر ہاتھ رکھنا چاہا تھا۔۔۔ مگر شاہ زر اس کی دونوں کلائیوں کو اپنی گرفت میں جکڑ تا صوفے کی ہینڈ پر ٹکا گیا تھا۔۔۔

"میرا دل سکون میں نہیں ہے تو تم اتنے سکون سے کیسے رہ سکتی ہو۔۔۔ کل پھر تھوڑی سی نرمی برتی تھی۔۔۔ مگر آج جب تک تم ان لبوں سے میری محبت کا اقرار نہیں کرو گی تمہاری یہ نازک جان پوری طرح سے میرے رحم و کرم پر رہے گی۔۔۔ اس کا پلو سرکاتے وہ اس کی نرماہٹوں کو اپنے ہونٹوں سے چھوا گیا تھا۔۔۔

اس کے تپش زدہ ہونٹوں نے پریہا کی جان نکال دی تھی۔۔۔

"اس طرح زبردستی اقرار نہیں کروایا جا سکتا۔۔۔۔"

وہ اس کے کالر کو مٹھیوں میں دبوچے اس کے وحشت ناک لمس پر اپنی آنکھیں سختی سے میچ گئی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ شخص آج پوری طرح سے بے رحمی دکھانے کے موڈ میں تھا۔۔۔

"میری ضد میں جو کرنے چلی تھی۔۔۔ تمہیں کیا لگا میں کرنے دیتا۔۔۔"

اس نے اپنی بیرڈ کو اس کے کندھے پر رگڑتے اس کے کپکپاتے وجود کو اپنی خمار آلود نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

"شاہ۔۔۔۔"

وہ اس کی آگہی گستاخی پر تڑپ اٹھی تھی۔۔۔وہ آہستہ آہستہ اپنے اندر جمع کیا غصہ نکال رہا تھا۔۔۔

پریہا کی سانسیں تھمنے لگی تھیں۔۔۔

"شاہ کی جان نکالنے کی کوئی کسر باقی چھوڑی تھی کیا۔۔۔اتنی سخت کیوں بن جاتی ہو میرے معاملے میں۔۔۔"

پریہا کو اپنے بلاؤز کی ڈوریوں میں اس کا ہاتھ الجھتا محسوس ہوا تھا۔ پریہا جو محسوس ہو رہا تھا آج دھڑکنیں تھم جائیں گی۔۔۔

"آپ نے بھی تو منگنی کی تھی نا۔۔۔اب بھی قائم ہے۔۔۔شرمین آنٹی تو اپنی بہو اسے ہی بنائیں گی۔۔۔"

وہ اس کی طوفان کے آگے بند ھ نہ باندھ پاتے کانپتے لہجے میں شکوہ کر گئی تھی۔۔۔

اس کی آواز میں آنسوؤں کا عنصر نمایاں تھا۔۔۔جیسے یہ بات سوچ کر وہ اب بھی تکلیف میں آگئی ہو۔۔۔

"تمہاری شرمین آنٹی کو بیٹا تو تمہارا دیوانہ ہے۔۔۔۔ان کی نفرت نظر آتی ہے میری دیوانگی نہیں۔۔۔۔"

اس کی ٹھوڑی کو چھوتا محبت سے چور لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"اگر انہوں نے کبھی آپ کو مجبور کر دیا مجھے چھوڑنے کے لیے

تو۔۔۔؟؟ آپ چھوڑ دیں گے۔۔۔؟؟"

اسنے بمشکل اپنی حیا کے بوجھ سے بھاری ہوتی پلکیں اٹھا کر اس کی

جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔؟؟"

اس کی آنکھوں میں اپنی مقناطیسی نگاہیں گاڑھتا وہ اس سے پوچھ رہا

تھا۔۔۔

جاننا چاہتا تھا یہ لڑکی سب تک اسے کتنا سمجھ پائی تھی۔۔۔

"مجھے لگتا ہے آپ کا بہت جلد مجھ سے دل بھر جائے گا۔۔۔ آپ چھوڑ دیں گے مجھے۔۔۔ خوبصورتی کے سوا میرے پاس کچھ ایسا قابلِ قدر نہیں ہے کہ جس کی خاطر آپ ساری زندگی میرا ساتھ نبھائیں۔۔۔

میرا ساتھ آپ کے لیے باعثِ شرم ہو سکتا ہے۔۔۔"

شرمین بیگم کے کہے الفاظ وہ اپنے انداز میں اس شخص کے سامنے بول گئی تھی۔۔۔

جس کے جواب میں شاہ زر کتنے ہی لمحے شا کی نگاہوں سے اسے تکے گیا تھا۔۔۔

وہ اب سمجھا تھا ان آنکھوں کا خوف۔۔۔۔

شاہ زر کی آنکھوں میں سرخیاں مزید بڑھ گئی تھیں۔۔۔وہ اس کے لبوں پر جھکا تھا اور ان کی گداز یت کو محسوس کرتا اپنے اندر اٹھتا اشتعال دبا گیا تھا۔۔۔

پریہا جانتی تھی اس نے بہت سنگین الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔جن کا یہ رد عمل تو بنتا ہی تھا۔

اس کی سانسوں کو قید کیے وہ کتنے ہی لمحے اس کو اپنے دل میں بھری دیوانگی کا احساس دلاتا رہا تھا۔۔۔

"تمہارا ساتھ میرے لیے میرے جینے کا باعث ہے۔۔۔وہ گزرے دو مہینے کتنے اذیت ناک تھے میں بیان نہیں کر سکتا۔۔۔۔مجھے لگا تھا تمہارے چھن جانے سے زندگی چھن گئی ہو مجھ سے۔۔۔اپنا آپ بھول بیٹھا تھا میں۔۔۔۔"

وہ اس کے کانوں میں سرگوشی کرتا اس کو اپنی محبت کا یقین سونپ رہا تھا۔۔

وہ جانتا تھا آنے والا وقت ان دونوں کے لیے بہت مشکل ثابت ہو سکتا تھا۔۔۔وہ چاہتا تھا اس وقت میں اس کی بیوی اس کے ساتھ ڈٹ کر کھڑی رہے۔۔۔۔

اسے ان کی محبت کا اتنا اعتماد اور بھروسہ ہو کہ وہ صرف اسی بات پر یقین کرے جو وہ اسے بولے۔۔۔

صرف اس کی مانے۔۔۔باقی سب فراموش کر دے۔۔۔

شاہ زر کے اس اقرار پر پریہا کی رنگت میں سرخیاں سی گھلنے لگی تھیں۔۔۔ آنکھوں میں الوہی چمک آن ٹھہرے تھی۔۔۔

"ہمیشہ ایسا ہی رہے گا سب۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے آنسو لڑھک گیا تھا۔۔۔

"ہمیشہ تم میری اولین ترجیح رہو گی۔۔۔"

اس کے لہجے کا یقین پر یہا کے دل کو سکون پہنچا گیا تھا۔۔

"اگر شرمین آنٹی نے مجھے کبھی قبول نہ کیا۔۔۔"

اس کی سوئی پھر سے اسی مقام پر آن اٹکی تھی۔۔

"وہ ماں ہیں میری۔۔۔ آج نہیں تو کل میری خوشی کو سمجھیں گی

بھی اور قبول بھی کریں گی۔۔۔ اتنی سخت دل نہیں ہیں۔۔۔ جتنا

تم ان سے خوفزدہ رہتی ہو۔۔۔ اس دن انہوں نے تمہارے

ساتھ جو رویہ رواں رکھا اس کی معافی مانگتا ہوں میں۔۔۔ وہ ماں

ہیں ان کے اپنے خدشات ہیں۔۔"

شاہ زر کی بات پر پر یہا کو بھی پیشمانی ہوئی تھی۔۔

اس نے بھی تو اتنے سارے لوگوں کے سامنے اس شخص کی محبت کو رسوا کیا تھا۔۔۔

اس نے اپنے کیے کی معافی مانگنے کے لیے لب واں کیے تھے۔۔۔۔
مگر شاہ زر اس کے لبوں پر انگلی رکھ گیا تھا۔۔۔۔

"معافی نہیں چاہیے۔۔۔۔ اقرار چاہیے۔۔۔۔ ورنہ میں اپنی بات پر اب بھی قائم ہوں۔۔۔۔"

شاہ زر لبوں پر دلفریب مسکراہٹ سجائے بول رہا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے پریہا کے لبوں پر اس کے وہی مغرور تاثرات آن ٹھہرے تھے۔۔۔۔ جن کا شاہ زر عباس دیوانہ تھا۔۔۔۔

"کس بات کا اقرار۔۔۔۔"

پریہا نے انجان بنتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ ارادہ اسے زچ کرنے کا تھا۔۔۔

مگر وہ یہ بھول چکی تھی کہ مقابل بھی شاہ زرعباس تھا۔۔۔

"بیڈروم میں چل کر اچھے سے سمجھاتا ہوں۔۔۔"

وہ اس کے اوپر سے اٹھتا اس کے بکھرے حلیے کو بانہوں میں سمیٹتا روم کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

جس پر پریہا کا چہرا خون آلود ہوا تھا۔۔۔

"میں نے اتنی محنت سے کھانا بنایا ہے۔۔۔۔ آپ نے اگر کھانا نہ کھایا تو میں آئندہ کبھی آپ کے لیے کھانا نہیں بناؤں گی۔۔۔۔"

وہ اپنے بچاؤ کی خاطر دھمکی دے گئی تھی۔۔۔

"کوئی بات نہیں میں بھوکا رہ لوں گا۔۔۔ کھانے سے زیادہ میرا پیٹ تمہارے اقرار سے بھرے گا۔۔۔ اقرار کر دو۔۔۔"

اس کو بیڈ پہ لیٹاتے وہ اس کے اوپر جھکا تھا۔۔۔ جب پریہا اپنے حلیے پر شرم سے پانی پانی ہوتی گھبرا کر اس کی جانب سے کروٹ بدل گئی تھی۔۔۔

"محبت ہی نہیں کرتی تو اقرار کس بات کا کروں۔۔۔یہ کیسی زبردستی ہے۔۔۔"

اپنی مخصوص مغرور لہجے میں کہا گیا تھا۔۔۔

جب اسے اپنی کمر پر اس کی انگلیوں کا لمس محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

پریہا کی سانسیں اٹکنے لگی تھیں۔۔۔

وہ اس کے بالوں کو سمیٹ کر آگے کی جانب ڈال گیا تھا۔۔۔اس کی تپش زدہ سانسیں اپنی پشت پر محسوس کرتے پریہا کی سانسیں سینے میں سمٹ گئی تھیں۔۔

اس شخص کی قربت جان لیوا تھی۔۔۔۔

"اگر محبت نہ ہوتی تو ان دھڑکنوں کی ساز میں میرے نام کی پکار نہ ہوتی۔۔۔"

اس کی گہرے گلے سے جھانکتی دودھیا کمر شاہ زر کی آنکھوں میں خمار بھر گئی تھی۔۔۔

جذبات بے قابو ہوئے تھے۔۔۔وہ اس کی ڈوریوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتا کھینچ چکا تھا۔۔۔پریہا کو لگا تھا اس کی سانسیں آج ساتھ چھوڑ جائیں گی۔۔۔

دل بہت بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

جب اسے اپنی کمر پر اس کے شدت بھرے لبوں کا دہکتا لمس محسوس ہوا تھا۔۔۔اس کے وجود کی نرماہٹوں کو محسوس کرتے وہ پوری طرح سے بہک چکا تھا۔۔۔

مگر اس کی ضداب بھی قائم تھی۔۔۔۔

"میں منتظر ہوں پریہاشاہ زر۔۔۔۔۔ان دلنشین لبوں سے اقرار سننے کو۔۔۔۔"

وہ اس کی ٹھوڑی کو چھوتا اسے اپنے اگلے ارادے سے آگاہ کر گیا تھا۔۔۔

"ہاں کرتی ہوں۔۔۔۔بہت زیادہ محبت کرتی ہوں۔۔۔"

اس کے لب دھیرے سے ہلے تھے۔۔۔وہ اس کی محبت کے برسات میں بھیگتی اس مقام پر اسے بھی اپنی دیوانگی کا احساس کروانا چاہتی تھی۔۔۔۔جبکہ اس کے کپکپاتے لبوں سے نکلتا یہ اظہار شاہ زرعباس کو مزید مدہوش کر گیا تھا۔۔۔

"مگر اتنی نہیں جتنی میں کرتا ہوں۔۔۔۔"

اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں اتارتا وہ سرشاری سے بولا تھا۔۔۔

وہ جو چاہتا تھا وہ مل چکا تھا۔۔۔۔پریہا کی اظہار کے بعد اس شخص کی محبت کی شدت میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔وہ لبوں پر شرمگیں

مسکراہٹ سجائے خود کو پوری طرح سے اس کے حوالے کر گئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ماما یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟ آپ کیوں چاہتی ہیں آپ کا بیٹا آپ سے دور ہو جائے۔۔۔۔"

غزل اس وقت شرمین بیگم کے روم میں موجود بہت زیادہ خفگی کا شکار تھی۔۔۔۔

عباس صاحب نے واپس آکر کسی کے سامنے کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔

شاید وہ اپنی بیوی کو شرمندہ نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔ شرمین بیگم کو

ان کی خاموشی کی یہی وجہ لگی تھی۔۔۔۔۔

کیونکہ انہوں نے جس طرح شاہ زر کے سامنے پریہا کی کردار پر

کیچڑ اچھال کر زینب کے پاکباز ہونے کی گواہی دی تھی۔۔۔ اس

وقت وہ خود سے بھی نگاہیں ملانے کے قابل نہیں رہی تھیں۔۔۔۔

وہ کہیں نہ کہیں اس مکافات عمل پر شرمندہ تھیں۔۔۔۔ انہیں

اب احساس ہو رہا تھا کہ کسی لڑکی کے اوپر بنا کسی ثبوت کے اتنی بڑی

تہمت لگانے اور اسے سب کے سامنے رسوا کرنے کی کتنی بڑی سزا مل سکتی تھی انہیں۔۔۔۔

یہ شاید ان کے بیٹے کی ہی کسی نیکی کا اجر تھا کہ وہ اتنے بڑے دھوکے سے بچ گیا تھا۔۔۔

ورنہ انہوں نے اپنے لاڈلے بیٹے کو پوری طرح سے توڑنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔

وہ اپنے تینوں بچوں سے ہی بہت محبت کرتی تھیں۔ مگر شاہ زر میں تو ان کی جان بستی تھی۔۔۔

اس کے معاملے میں وہ بہت زیادہ پوزیسو تھیں۔۔۔وہ اس کی خواہش پوری کرنے کی خاطر وہ کئی بار عباس صاحب سے بھی الجھ پڑتی تھیں۔۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ اس کی شادی کو لے کر وہ اتنی شدت پسند ہو گئی تھیں کہ پریہا کے ساتھ وہ سلوک کر گئی تھیں۔۔۔ان کے سامنے پریہا کو جو امیج بنا گیا تھا انہیں یہی لگتا تھا کہ وہ ان کے بیٹے کو ان سے چھین لے گی۔۔۔۔۔

انہیں جیسے ہی شاہ زر کے پر یہا سے نکاح کرنے کا فیصلہ پتا چلا تھا۔۔۔انہوں نے پر یہا کو کال کر کے اس نکاح سے انکار کرنے پر بہت بری طرح فورس کیا تھا۔۔

اسے کبھی خوش نہ رہنے اور ایک ماں کا دل توڑ کر اس کی اولاد کو اس سے چھیننے کے حوالے سے نجانے کتنی باتیں سنائی تھیں۔۔۔یہی وجہ تھی کہ پر یہا اپنی محبت سے دستبردار ہونے کے لیے تیار ہو گئی تھی۔۔۔

وہ کسی بھی قیمت پر ایک ماں کا دل نہیں توڑنا چاہتی تھی۔۔۔پہلے بھی انہیں کی خاطر وہ شاہ زر سے دور ہوئی تھی۔۔۔

نکاح روکنے کی وہ جتنی کوششیں کر سکتی تھیں اس نے کی تھیں۔۔۔اس چکر میں شاہ زر کی ریپوٹیشن کو مزید خراب کر دیا تھا۔۔۔جس پر وہ دل سے شدید گلٹ کا شکار تھی۔۔۔

اسے شرمین بیگم نے واضح لفظوں میں کہا تھا کہ اگر اس نے یہ نکاح کر بھی لیا تو وہ اسے زیادہ دیر تک اپنے بیٹے کے ساتھ نہیں رہنے دیں گی۔۔۔وہ شاہ زر کو اس سے چھین لیں گی۔۔۔

انہیں وہ کبھی بھی اپنی بہو کے روپ میں قبول نہیں ہو گی۔۔۔

پریہا کا دل ان کی باتوں سے اتنا زخمی ہو چکا تھا کہ وہ شاہ زر کو ہی قبول کرنے کو تیار نہیں تھی۔۔۔

دل میں بیٹھا خوف اسے اس شخص سے دوری بنانے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔

"آپ نے پریہا کو اتنا سب بول دیا۔۔۔ اور اس نے اب تک یہ ساری باتیں شاہ زر کو نہیں بتائیں۔۔۔ اگر اسے شاہ زر کو آپ سے دور کرنا ہوتا تو وہ اب تک شاہ زر کو سب بتا چکی ہوتی۔۔۔ وہ لڑکی ویسی نہیں ہے جیسا آپ اسے سمجھ رہی ہیں۔۔۔ جہانزیب نے آپ کو سب بتا تو دیا کہ اس نے یہ فیلڈ مجبوری کے تحت چنی۔۔۔

وہ بھی محبت کرتی ہے آپ کے بیٹے سے۔۔۔ آپ یہ سب کر کے دو زندگیاں خراب کر رہی ہیں۔۔۔"

غزل کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ ان کے دل و دماغ میں بھری پریہا کے لیے نفرت کیسے ختم کریں۔۔۔

شاہ زر دوبار ان سے ملنے آچکا تھا۔۔۔ مگر اب اس کی رہائش گاہ پوری طرح سے وہی بن چکی تھی جہاں اس کی بیوی رہتی تھی۔۔۔ پریہا سے ملنے اس گھر سے کوئی نہیں گیا تھا۔۔

شرمین بیگم کی وجہ سے غزل بھی نہیں جاپائی تھی۔۔

جس کی وجہ سے شاہ زران سب سے خفا تھا۔۔ کسی نے اس کی خوشی کو اہمیت نہیں دی تھی۔۔۔

لیکن اس نے کسی سے کوئی شکوہ نہیں کیا تھا۔۔۔وہ سب کو بہت
اچھے سے ملا تھا۔۔۔

شرمین بیگم اس کی صورت دیکھنے کی روادار بھی نہیں تھیں۔۔۔
مگر ان کے لیے اس کی محبت اور احترام ویسا ہی تھا۔۔۔

وہ جتنی بار بھی آیا تھا شرمین بیگم اس سے ملی نہیں تھیں۔۔۔وہ خود
کو کمرے میں لاک کر لیتی تھیں۔۔۔

جس کی وجہ سے شاہ زر کافی زیادہ ہرٹ تھا۔۔۔

مگر پچھلے دو دن سے وہ نہیں آیا تھا جس کی وجہ سے شرمین بیگم کا دل
گھبراہٹ کا شکار تھا۔۔۔

"میں کچھ نہیں جانتی غزل۔۔۔مجھے جو ٹھیک لگا میں نے کیا۔۔۔

مجھے میرا بیٹا میرے پاس چاہیے۔۔۔ جس کی خاطر مجھ سے جو ہو سکا

میں وہ کروں گی۔۔۔"

شرمین بیگم کی بات پر غزل انہیں تاسف بھری نگاہوں سے دیکھتی

وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

ان کو اتنا سمجھانے کے بعد بھی وہ اپنی ضد پر اڑی ہوئی تھیں۔۔۔

اں در سے وہ اچھی خاصی پیشمان تھیں۔۔۔ کہیں نہ کہیں یہ بھی

جانتی تھیں کہ وہ غلط کر رہی تھیں۔۔۔

مگر پھر بھی ان کی انا اور غصہ انہیں اپنی ضد سے پیچھے نہیں ہٹنے دے رہا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ایک بہت بڑی خبر ہاتھ لگی ہے سر۔۔۔۔ آپ سن کر خوش ہو جائیں گے۔۔۔"

یاسین مہدی اپنے آفس میں بیٹھا تھا جب اس کا اسسٹنٹ اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

"کیسی خبر۔۔؟؟ اگر خوش کرنے والی ہے تو جلدی بتاؤ پھر۔۔۔"

یاسین مہدی سگار کا کش لیتے اسے اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کر گیا تھا۔۔

"آپ اپنے دو دشمنوں کو ایک ساتھ ان کی اوقات دکھا سکتے ہیں۔۔۔"

اس کا اسسٹنٹ اس کے ہر سیاہ سفید سے بہت اچھی طرح واقف تھا۔۔اسی خاطر جانتا تھا کہ اس کے باس کو کیا چیز سب سے زیادہ خوش کر سکتی تھی۔۔۔

"اب بولو گے تم۔۔۔"

یاسین نے اسے خفگی بھری نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔ آج کل اس کے پاس غصہ کرنے کے سوا ویسے بھی کچھ نہیں بچا تھا۔۔۔ پر یہا اور شاہ زر کے خلاف اس نے جو تصویریں اپلوڈ کی تھیں۔۔۔ اس کے بعد شاہ زر اور اسکے دوست حماد قریشی نے یاسین کو کہیں کا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

وہ جو لڑکیوں کو بلیک میل کرتا تھا۔۔۔ اسی شے کا فایدہ اٹھاتے شاہ زر کے کہنے پر حماد نے اپنی ٹیم کی ایک بہت ہی خوبصورت لڑکی کو یاسین مہدی کے پاس بھیجا تھا۔۔۔

جس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ لڑکی اس کی عیاشی کا

ساماں بننے نہیں بلکہ اس کی بربادی بن کر آئی ہے۔۔۔

اس نے اپنی فطرت کے مطابق اس لڑکی کے سامنے بھی اسے

مشہور کرنے کے لیے وہی گھٹیا آفر رکھی تھی جو وہ سب لڑکی کو کرتا

آیا تھا۔۔ اور بات نہ ماننے پر وہی ساری دھمکیاں بھی دی

تھیں۔۔۔ اس بات سے انجان کہ یہ سب ریکارڈ ہو چکا تھا۔۔

اس کی یہ ریکارڈنگ حماد نے ہر جگہ چلوادی تھی۔۔۔۔

جس کے بعد نہ صرف یاسین کے پروڈکشن ہاؤس پر تالے لگ گئے تھے۔۔۔ بلکہ اس کی بیوی بھی اسے چھوڑ کر جا چکی تھی۔۔۔ اس کے خلاف کیس دائر کیا گیا تھا۔۔۔

جس کی سزا میں اس پر جو جرمانہ پڑا تھا۔۔۔ اور قید کی سزا کاٹنے کے بدلے اس نے جو رقم ادا کی تھی۔۔ اس کے بعد وہ بالکل کنگال ہو چکا تھا۔۔۔ اتنے سارے پراجیکٹ ایک ساتھ بند ہونے پر اسے بہت زیادہ نقصان پہنچا تھا۔۔۔۔

اس نے بالکل بھی نہیں سوچا تھا کہ پریہا ملک کے خلاف جانے پر اسے اتنی بڑی سزا دی جائے گی۔۔۔ وہ تو اسے کمزور اور تنہا لڑکی

سمجھا تھا۔۔۔ مگر اسے اندازہ ہی نہیں تھا کہ جس شخص کے ساتھ اس نے پریہا کو بدنام کرنا چاہا تھا۔۔

وہ اس لڑکی کی ڈھال بن جائے گا۔۔۔۔

لیکن اس وقت اس کے اندر آگ بڑھ رہی تھی۔۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کچھ بھی کر کے ان دونوں کو بھی ایسے ہی برباد کر دے۔۔۔

اپنے اسسٹنٹ کے منہ سے ان دونوں کی خفیہ شادی اور شاہ زر کے گھر والوں کا اس کی بیوی کو قبول نہ کرنے کی خبر نے اس کی باچھیں

کھول دی تھیں۔۔۔۔ اتنے وقت بعد اسے کوئی اچھی خبر ملی تھی۔۔۔۔

"اتنی اندر کی خبر تم کہاں سے لائے۔۔۔۔ اور کیا واقعی یہ سچ ہے نا۔۔۔۔ کیونکہ پریہا ملک نے تو ابھی کچھ دن پہلے کی شاہ زر عباس کے خلاف اتنی بڑی سٹیٹمنٹ دی ہے۔۔۔۔ اگر یہ خبر جھوٹ ہوئی تو مزید پھنس جانا میں نے۔۔۔ اب تو میرے پاس اپنی سزا معاف کروانے کے لیے بھی کچھ نہیں بچا۔۔۔۔"

یاسین خوش ہونے کے ساتھ ساتھ کہیں نہ کہیں اندر سے ڈرا بھی ہوا تھا۔۔۔

"بالکل پکی خبر ہے۔۔۔ان کے گھر کے آس پاس کے لوگوں سے پتا چلی ہے۔۔۔"

اس کے اسسٹنٹ نے پوری طرح سے تصدیق کر دی تھی۔۔۔

"اب تو نہیں چھوڑوں گا ان دونوں کو۔۔۔اس پر یہا ملک نے میرے خلاف شاہ زر عباس کو کھڑا کیا تھا نا۔۔۔اب دیکھنا کیسے میں اسی انسان کو اس سے دور کرتا ہوں۔۔۔ایسی نفرت بھروں گا اور بدنام کروں گا کہ دوبارہ کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہے گی۔۔۔۔"

یاسین کی آنکھوں میں انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"پری شاہ زر انکل کب آئیں گے۔۔۔"

منہا دو دن سے اس کے پاس آئی ہوئی تھی۔۔۔۔ مگر شاہ زر دو دن سے گھر نہیں آیا تھا۔۔۔

وہ اسلام آباد گیا ہوا تھا۔۔۔ پر یہا اس کے بغیر بہت زیادہ اداس ہو گئی تھی۔۔۔

اس کے ساتھ رہنے کی ایسی عادت ہو چکی تھی کہ اس کے بغیر بالکل بھی دل نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

اسے اس دوران نجانے کتنی آفرز آچکی تھیں۔۔۔ مگر اس نے ساری ریجکٹ کر دی تھیں۔۔۔۔

اس کا دل اب کسی شے میں نہیں لگتا تھا۔۔۔۔

اس وقت بھی وہ اداس بیٹھی تھی۔۔۔ جب منہا اس کے پاس آن بیٹھی تھی۔۔۔۔

"پتا نہیں منو۔۔۔ جب بھی آئیں میں بات نہیں کروں گی ان سے۔۔۔۔"

پریہا اسے اپنے قریب بیٹھاتے محبت سے اس کا گال چومتے بولی تھی۔۔۔

"آپ ناراض ہو شاہ زر انکل سے۔۔۔"

منہا ریموٹ اٹھائے چینل چینج کر رہی تھی۔۔۔ جب ایک جگہ پر آکر اس کا ہاتھ رک گیا تھا۔۔۔ کیونکہ وہاں سامنے ہی شاہ زر پی سی بی کے چیئرمین اور چیف سلیکٹرز کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔۔

ساتھ ایک اور پلیئر بھی تھا۔ وہاں جو اناؤنس ہو رہا تھا وہ دیکھ پریہا کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

شاہ زر سے کپتانی لے لی گئی تھی۔ وہ لوگ اسی بات کی اناؤنسمنٹ کر رہے تھے۔۔۔ شاہ زر کے چہرے پر بالکل سرد و سپاٹ تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔۔

جیسے وہ بہت ضبط کے ساتھ وہاں بیٹھا ہو۔۔۔ یہ کیا ہو رہا تھا اس شخص کے ساتھ۔۔

وہ اتنا کامیاب انسان آچانک سے ناکامی کی جانب کیوں آنے لگا تھا۔۔۔ سب لوگ ہی یہ بات جانتے تھے کہ وہ سب سے اچھی طرح یہ زمہ داری نبھا سکتا تھا۔ پھر اس کے ساتھ ایسا کیوں کیا جارہا تھا۔۔۔

اس کی ایمانداری کی وجہ سے۔۔۔ کہ وہ صرف میرٹ پر آئے کھلاڑیوں کو ہی اپنی ٹیم میں رکھتا تھا۔۔۔

پریہا کا دل بہت زیادہ اداس ہو چکا تھا۔۔۔

اسے شاہ زر کی فکر ہونے لگی تھی کہ وہ نجانے کتنی اذیت کا شکار

ہو گا۔۔۔

جب اسی لمحے اس کا موبائل بجا تھا۔۔۔

اس نے نمبر پر غور کیے بغیر کال پک کر لی تھی۔۔۔

"میرے بیٹے نے کیا بگاڑا ہے تمہارا۔۔۔ تمہاری نحوست کی وجہ

سے دیکھو کیا حال ہو رہا ہے اس کا۔۔۔ کیوں نہیں چھوڑ دیتی تم

اسے۔۔۔ اس کا کیرئیر برباد کر کے رکھ دیا ہے تم نے۔۔۔

کرکٹ اس کے لیے اس کی زندگی کا سب سے بڑا سپنا تھا۔۔۔ جو کی

خاطر اس نے بہت چھوٹی سی عمر سے محنت کرنا شروع کی

ہے۔۔۔۔ مگر جب سے تم اس کی زندگی میں آئی ہو۔۔

تمہارے سیاہ قدموں کی وجہ سے میرا بیٹا ہر گزرتے دن کے ساتھ

پستی میں گرڑھا جارہا ہے۔۔۔

جان چھوڑ دو اس کی۔۔۔ خدا کے لیے جان چھوڑ دو میرے بیٹے

کی۔۔۔"

شرمین بیگم اپنی نفرت اس پر انڈیلتیں کال کاٹ گئی تھیں۔۔۔ جبکہ

پریہا بھیگتے چہرے کے ساتھ کتنے ہی لمحے ایسے ہی ساکت بیٹھی رہی

تھی۔۔

کیا واقعی وہی وجہ تھی شاہ زر کی ناکامیوں کی۔۔۔

پریہا کا دل ڈوب گیا تھا۔۔۔

"پری کیا ہوا ہے۔۔۔ آپ رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟؟"

منہا اسے روتا دیکھ پریشان ہوئی تھی۔۔۔ لیکن پریہا اس وقت اس کی کسی بھی بات کا جواب دینے کی حالت میں نہیں تھی۔۔۔

بہت دیر تک رونے کے بعد اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اسے اب کیا کرنا ہے۔۔۔

"آپی میں واپس آ رہی ہو۔۔۔"

اس نے کشمالہ کو کال ملاتے اپنا فیصلہ سنایا تھا۔۔۔

"پری پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔۔؟؟ کسی کے بھی کہنے پر تم شاہ زر کو چھوڑ دو گی۔۔"

کشمالہ غصے سے بولی تھی۔۔۔

"میں چھوڑ نہیں رہی دور ہو رہی ہوں۔۔۔ کچھ وقت کے لیے۔۔۔ "

پریہا کی آواز میں آنسوؤں کی آمیزش واضح تھی۔۔۔

"تم نے شاہ زر کی فیلنگز کا مذاق بنا رکھا ہے۔۔۔ جب جو دل چاہے گا اس کے ساتھ کرتی رہو گی اور وہ تمہیں معاف کرتا رہے گا۔۔۔"

کشمالہ کہ خفگی کم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ مگر پر یہا نے اس کی کوئی بات نہیں سنی تھی۔۔۔ وہ کال کاٹ گئی تھی۔۔۔

اپنا سامان پیک کرتے وہ اب شاہ زر کی واپسی کی منتظر تھی۔۔

جب ایک گھنٹے بعد وہ سیدھا اسی کے پاس پہنچا تھا۔۔

"السلام وعلیکم شاہ زر انکل۔۔۔"

منہا اسے دیکھ کر خوشی سے اپنی جگہ سے اٹھتی اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"وعلیکم السلام کیسی ہے میری گڑیا۔۔۔؟؟ پری نے آپ کو تنگ تو نہیں کیا۔۔۔"

اسے گود میں اٹھائے وہ صوفے پر بیٹھی پریہا کی جانب بڑھا تھا۔۔۔جو وہیں بیٹھی اسے کڑے تیوروں سے گھور رہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا حالات کافی خراب لگ رہے ہیں۔۔۔؟؟"

اس کے قریب آن بیٹھتے وہ اس کے گال پر لب رکھ گیا تھا۔۔۔

جبکہ منہا کے سامنے اس کی اس حرکت پر پریہا کی گھوریوں میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔

"شاہ زر عباس کے کہے کے مطابق تو اسے ہرانا ناممکن ہے تو پھر اچانک سے کیا ہو گیا ہے کہ ہر شے میں مسلسل ہارتے جا رہے ہیں۔۔۔"

پریہا کی نگاہیں اس کے وجیہہ نقوش پر مرکوز تھیں۔۔۔۔جو اپنی اذیت ظاہر نہیں کرتا تھا۔۔۔۔وہ اتنے دنوں سے نوٹ کر رہی تھی کہ وہ اپنی ماں کی وجہ سے ڈسٹرب تھا۔۔۔اس کی ہمت پریہا اور شرمین بیگم دونوں سے تھی۔۔

وہ ان دونوں کے بغیر ادھورا تھا۔۔۔ مگر نجانے کیوں وہ اس کی بات سمجھ کیوں نہیں رہی تھیں۔۔۔۔

وہ مینٹلی ڈسٹرب ہونے کی وجہ سے ہر شے میں ناکام ہوئے جارہا تھا۔۔۔اپنے لیے بھی لڑ نہیں پارہا تھا۔۔۔۔

اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا پریہا نہیں جانتی تھی۔۔۔مگر وہ اسے اس حال میں بالکل بھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ اس نے جو فیصلہ کیا ہے شاہ زر کا اس کے لیے ماننا بہت مشکل تھا۔۔۔لیکن شاہ زر کی بھلائی کے لیے اسے ایسا کرنا تھا۔۔۔

اس کی بات پر شاہ زر کی آنکھوں کی سرخی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

"میں نے خود کیپٹن شپ سے ریزائن دیا ہے۔۔۔وہ لوگ جس طرح مجھے چلانا چاہتے تھے میں ویسا نہیں کر سکتا تھا۔ تم پریشان نہ ہو۔۔۔یہ چھوٹی موٹی ناکامیاں میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔۔۔بہت مضبوط اعصاب کا مالک ہوں۔۔۔اتنی آسانی سے نہیں ٹوٹ سکتا۔۔۔۔"

شاہ زر نے اسے تسلی دی تھی۔۔۔جبکہ منہا پریہا کے موبائل پر گیم کھیلتی اپنے آپ میں مگن تھی۔۔۔

"میں جانتی ہوں۔۔۔یہ سب نہیں توڑ سکتا۔۔۔مگر اپنی پیاری ماں کی ناراضگی بھی تو برداشت نہیں کر سکتے۔۔۔غزل آپی سے

بات ہوئی ہے میری۔۔۔۔انہوں نے بتایا ہے مجھے کہ وہ آپ سے

بات نہیں کر رہیں۔۔۔نکاح کے بعد سے وہ آپ کے سامنے تک

نہیں آرہیں۔۔۔۔ آپ اسی وجہ سے بہت ڈسٹرب ہیں۔۔۔۔

مگر میں اب مزید ایسا نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔میں اپنے شوہر کی ترقی

کی وجہ بننا چاہتی ہوں۔۔۔ناکامی کی نہیں۔۔"

پریہا کی بات پر شاہ کے ابرو تن گئے تھے۔۔۔۔

"تم سے کسی نے کچھ کہا ہے۔۔۔۔؟؟"

شاہ زر کے چہرے کے زاویے بگڑ گئے تھے۔۔۔

غزل کی پریہا سے کب بات ہوئی تھی اسے اس بارے میں بالکل بھی علم نہیں تھا۔۔۔

دو دن پہلے اس کے جانے کے بعد اویس اور غزل پریہا سے ملنے آئے تھے۔۔۔۔وہ شرمین بیگم کو بتائے بغیر آئے تھے۔۔۔۔وہ دونوں شاہ زر سے بہت محبت کرتے تھے۔۔۔۔اس کو تنہا نہیں چھوڑ سکتے تھے۔۔۔۔

پچھلے ایک ہفتے سے شاہ زر گھر نہیں آیا تھا۔۔۔۔جس کی وجہ سے عباس صاحب کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی پریشان تھے۔۔۔

شرمین بیگم سب سے زیادہ بے چینی کا شکار تھیں۔۔۔ مگر کسی کے سامنے ظاہر نہیں ہر رہی تھیں۔۔۔

ان دونوں کے ساتھ مل کر اس کے ایک پلان ترتیب دیا تھا۔۔۔ مگر ان دونوں کا بھی یہی کہنا تھا کہ شاہ زر اس پلان کے لیے کبھی نہیں مانے گا۔۔۔ وہ اب کبھی بھی اسے خود سے دور نہیں کرے گا۔۔۔

جس کی وجہ سے پریہا بھی تھوڑی کمزور پڑ گئی تھی۔۔۔ مگر آج شاہ زر کا یوں اپنی جگہ چھوڑ کر پیچھے ہٹ جانا اور شرمین بیگم کی آئی کال نے اسے پھر سے اس بارے میں سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ کسی نے کچھ بھی نہیں کہا۔۔۔ مگر میں کچھ کہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔"

وہ پورے اعتماد کے ساتھ بولی تھی۔۔۔

اس کی بات پر شاہ زر کی سوالیہ نگاہیں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

وہ اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ اس کی بیوی کے دماغ میں کچھ تو ضرور چل رہا تھا۔۔۔۔

مسٹرڈ کلر کے لباس میں ملبوس وہ بالوں کو جوڑے میں مقید کیے اس کے دل و دماغ کو سکون بخش رہی تھی۔۔۔ اس لڑکی کو دیکھ کر اس

کی آنکھیں ہی نہیں بھرتی تھیں۔۔۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ وہ اس کا مزید اسیر ہوتا جارہا تھا۔۔۔۔

اس وقت بھی اپنے چہرے پر آئی بالوں کی لٹوں کو کانوں کے پیچھے اڑستے وہ اپنی دلفریب اداؤں سے اس کا دل لوٹ رہی تھی۔۔۔۔

اس کے دل نے اسے بے اختیار گستاخی کرنے کو اکسایا تھا۔۔۔

مگر منہا کے درمیان میں بیٹھے ہونے کی وجہ سے اس کو اپنے جذبات پر بندھ باندھنا پڑا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی کیفیت سمجھتے پریہا شوخی سے مسکرائی تھی۔۔۔اس شخص کے بغیر اب زندگی بے رنگ تھی اس کی۔۔۔

"ہم اگر کچھ وقت کے لیے الگ ہو جائیں۔۔۔"

پریہا نے ابھی بات شروع ہی کی تھی جب شاہ زر اسے تیز نگاہوں سے گھورتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"بچوں جیسی باتیں مت کرو۔۔۔"

اس کی پوری بات سنے بغیر وہ اسے خفگی دکھاتا اپنے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"میری بات تو سن لیں نا۔۔۔۔"

پریہا نے اسے پکارا تھا۔۔۔ مگر وہ ان سنی کرتا اندر جا چکا تھا۔۔۔

"پری کیا ہوا۔۔۔؟؟"

منہا اس کے چلانے پر اس کی جانب دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔ جس کے گال خفگی سے تپ اٹھے تھے۔۔۔

اپنی ہر بات منوا لیتا تھا یہ شخص مگر اس کی بات سننی بھی نہیں تھی۔۔۔۔

"تمہارے شاہ زر انکل پری کو ایٹی ٹیوڈ دکھا رہے ہیں۔۔۔ میں بھی دیکھتی ہوں کیسے نہیں سنتے میری بات۔۔۔۔"

پریہا بھی اس کے پیچھے اٹھ گئی تھی۔۔۔

اس نے یہی پلان بنایا تھا کہ وہ اور شاہ زر اس کے گھر والوں کو دکھانے کی خاطر الگ ہو جائیں گے۔۔۔ تاکہ شرمین بیگم کو یہی لگے کہ شاہ زر اسے خود سے دور کر چکا ہے۔۔۔ شاہ زر کے قریب انڈسٹری کی ہی کسی لڑکی کو لا کر وہ لوگ شرمین بیگم کے سامنے پریہا اور باقی لڑکیوں کے درمیان ڈفرینس واضح کرنا چاہتے تھے۔۔۔ کہ وہ کس انداز و اطوار کی لڑکی تھی۔۔۔ اور پھر شرمین بیگم کو آہستہ آہستہ سب مل کر پریہا کی جانب مائل کریں۔۔۔

غزل اور اویس اس پلان کے لیے تیار تھے۔۔۔ عباس صاحب اور باقی چند ایک کو بھی ساتھ ملانے کا ارادہ تھا۔۔۔ مگر یہ پاسبل تب ہوتا جب شاہ زر ایسا کرنے کے لیے مانتا۔۔۔

"شاہ زر پلیز میری بات سن لیں نا۔۔۔"

وہ فریش ہو کر نکلا تھا جب اس کے انتظار میں بیٹھی پریہا اٹھ کر اس کے قریب آئی تھی۔۔۔

"نہیں سنوں گا۔۔۔۔"

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا بالوں میں برش پھیر رہا تھا۔۔۔۔

جب پریہا اس کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔ اس کے گلے

میں بانہیں حمائل کرتے وہ اس کی جانب ملتجی نگاہوں سے دیکھتے بولی تھی۔۔۔

"اچھا بتاؤ۔۔۔ مگر یہ مت سمجھنا کہ مان بھی جاؤں گا۔۔۔"

اس کو کیوٹ کیوٹ فیسز بناتے دیکھ وہ مسکراتے ہوئے مان گیا تھا۔۔۔

یہ لڑکی اس سے کچھ بھی کروا سکتی تھی۔۔۔ اسے آج پورا یقین ہوا تھا۔۔۔

اس اٹھا کر ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھاتا وہ اس کے دونوں اطراف بازو ٹکاتے اس کی مہک اپنی سانسوں میں اتارتا اس کا پلان سن رہا تھا۔۔۔

پر یہا آج بہت ہی سعادت مندی کے ساتھ اس کی گستاخیاں برداشت کر رہی تھی۔۔۔جو کے ہونٹ کبھی اس کے گالوں پر بنے ڈمپلز کو چھو رہے تھے۔۔۔ کبھی اس کے کانوں کی لوح پر اپنے نشان چھوڑ رہے تھے۔۔۔۔تو کبھی اس کی گردن کو سرخ کر دیتے تھے۔۔۔

پچھلے دو دن سے اس سے دور تھا۔۔۔دل کی بے قراری کم نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔۔وہ شاید ٹھیک سے اس کی بات بھی نہیں سن پا رہا تھا۔۔۔

"انتہائی بکواس پلان ہے۔۔۔۔میں ایسا نہیں کروں گا۔۔۔۔ماما کو میں خود منالوں گا۔۔۔"

اس کی بات ختم ہوتے ہی اس نے اپنا فیصلہ دے دیا تھا۔۔۔۔

"وہ آپ کی ہر بات مانتی ہونگی مگر یہ نہیں مانیں گے۔۔۔۔بہت نفرت کرتی ہیں مجھ سے۔۔۔انہیں لگتا ہے میں آپ کو ان سے چھیننا چاہتی ہوں۔۔۔اسی خاطر وہ آپ کو مجھ سے چھین لینا چاہتی

ہیں۔۔۔میں نہیں چاہتی آگے جاکر آپ کو آزمائش کا شکار ہونا

پڑے۔۔۔۔"

یہ سب تھا کہ اس کا دل اس خیال سے بھی ڈرتا تھا کہ وہ اسے اپنی

ماں کے آگے چھوڑ دے گا۔۔۔

"تمہیں میں اتنا کمزور لگتا ہوں۔۔۔"

شاہ زر اس کو ناراضگی سے دیکھتے بولا تھا۔۔۔

وہ دور ہونے لگا تھا۔۔۔جب پریہا اس کی گردن میں بانہیں حمائل

کرتی اسے اپنے قریب روک گئی تھی۔۔۔

"تم مجھے خود سے دور جانے کا کہہ رہی ہو۔۔۔ ایسا ناممکن ہے پریہا۔۔۔ پلیز۔۔۔ دوبارہ ایسا سوچنا بھی مت۔۔۔"

وہ اب زرا خفگی کا شکار ہوا تھا۔۔۔ اس کی بانہیں اپنے گرد سے ہٹاتا وہاں سے پلٹ گیا تھا۔۔۔

اس کو اس طرح غصے میں آتا دیکھ پریہا کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو آن گرے تھے۔۔

"میری بات نہیں مان سکتے تو مجھ سے بات کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔۔۔"

وہ روتے ہوئے بولتی باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔جب اس کی آواز سنتا شاہ زر پلٹتا اس کی کلائی تھام کر اسے اپنی جانب کھینچ گیا تھا۔۔۔

"یہ کیا بچپنا ہے پریہا۔۔؟؟تم مجھ سے میری زندگی مانگ لو خوشی خوشی دے دوں گا۔۔ مگر خود کو مجھ سے دور کرنے کی بات مت کرو یار۔۔۔۔"

وہ اب اس کے سینے پر سر رکھتے روتی شاہ زر کو اذیت سے دوچار کر گئی تھی۔۔۔۔

"میں کونسا ہمیشہ کے لیے دور جانے کا کہہ رہی ہوں۔۔ ہم چھپ چھپ کر ملتے رہیں گے نا۔۔"

وہ اس کے سینے سے سر اٹھاتی اس کی جانب دیکھتے چھوٹے بچوں کی طرح شکوہ کرتے بولی تھی۔۔۔اسے دیکھ کر کون کہہ سکتا تھا کہ اس نے آٹھ سال ایک بچی کو پالا تھا۔۔۔

جو خود چھوٹی سی بچی ہی تھی۔۔شاہ زر عباس کے چوڑے وجود میں سمائی وہ دھان پان سی لڑکی اسے اپنے آگے پوری طرح سے مجبور کر گئی تھی۔۔۔

"ایکسکیوزمی محترمہ تم بیوی ہو میری۔۔۔اتنی مشکل سے حاصل کیا ہے۔۔۔چھپ کر کیوں ملوں گا تم سے۔۔۔"

اس کی چھوٹی سی رونے سے سرخ ہوتی ناک دباتے وہ خفگی کا اظہار کرتے بولا تھا۔۔۔اس کے آنسو وہ صاف کر چکا تھا۔۔۔

"لگتا ہے ساری زندگی صرف کرکٹ ہی کھیلا ہے آپ نے۔۔۔ مووویز کبھی نہیں دیکھیں کیا۔۔۔ جس میں ہیرو ہیروئن چھپ چھپ کر ملتے ہیں۔۔۔"

وہ ناک چڑھاتے بولی تھی۔۔۔ جس کے جواب میں شاہ زر کے لبوں سے بے ساختہ قہقہ برآمد ہوا تھا۔۔۔

"ہیروئن کو گھر لے آیا ہوں۔۔۔مجھے فلمیں دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔"

اس کے بھیگے لبوں کو دھیرے سے چھوتا وہ اس کی سانسیں منتشر کر گیا تھا۔۔۔

"مان جائیں نا پلیز۔۔۔۔"

اس کی شرٹ سینے سے مٹھیوں میں دبوچے وہ لجاجت سے بولی تھی۔۔۔۔

"تم ایسا کیوں چاہتی ہو۔۔۔؟؟"

شاہ زراب کی بار سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔

"میں آپ کو اس طرح بٹا ہوا نہیں دیکھ سکتی۔۔۔میں چاہتی ہوں شرمین آنٹی کو دکھی کر کے نہیں بلکہ ان کی دعاؤں میں ہم اپنی زندگی گزاریں۔۔"

پریہا کی بات پر شاہ زر کے دل میں اس کا مقام مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

"اگر وہ پھر بھی نہ مانیں تو۔۔۔"

شاہ زر نے اپنا خدشہ ظاہر کیا تھا۔۔

"ان کی آپ کے لیے محبت دیکھ مجھے پورا یقین ہے وہ مان جائیں گی۔۔"

پر یہا پر یقین تھی۔۔

"سوچ لو اگر اس دوران مجھے کوئی اور پسند آ گئی جو ماما کو بھی پسند ہو۔۔۔"

شاہ زر نے جان بوجھ کر اسے چھیڑا تھا۔۔۔

جس پر پر یہا کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔۔۔۔ وہ ایسا اب تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

پر یہا کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"ارے مذاق کر رہا ہوں۔۔۔ اس دل کو تمہارے سوا کچھ نہیں بھاتا اب۔۔۔۔ ناممکن ہے ایسا کچھ ہونا۔۔۔۔"

اس کو اپنے سینے میں بھینچتا وہ شدت بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"میں جب ملنا چاہوں گا تم میرے پاس آؤ گی۔۔۔ ورنہ میں تمہارا یہ پورا پلان وہیں چوپٹ کر دوں گا۔۔۔"

اس کی سانسوں کی مہک اپنی سانسوں میں اتارتا وہ اسے وارن کر گیا تھا۔۔۔ اس لڑکی سے دور رہنا بہت مشکل تھا اس کے لیے۔۔۔ مگر جو وہ کہہ رہی تھی۔۔۔ وہ بھی سچ تھا۔۔۔

وہ شرمین بیگم کی ناراضگی برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔ وہ نجانے کتنی بار ان کو منا چکا تھا۔۔۔ مگر ان کی ایک ہی ضد تھی۔۔۔ وہ اس

کو اپنی صورت تب ہی دکھائیں گی جب وہ اس لڑکی کو خود سے دور کرے گا۔۔

"اوکے پرامس۔۔۔۔۔"

پریہا اس کے مان جانے پر بہت خوش تھی۔۔۔اس کے حصار سے نکلتی وہ غزل کو شاہ زر کے مان جانے کا بتانے لگی تھی۔۔۔

"کہاں۔۔۔؟؟"

اس کی نازک کمر کو اپنے شکنجے میں لیتے وہ اسے پھر سے اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔۔

"غزل آپی کو بتاتی ہوں۔۔۔پھر آج۔۔۔۔"

پریہا ابھی بول ہی رہی تھی۔۔۔جب شاہ زر اس کے بالوں سے کیچر نکال گیا تھا۔۔۔۔

"آج نہیں کل۔۔۔۔آج تم میرے پاس ہی رہو گی۔۔۔"

اس کی گردن میں چہرا چھپاتے وہ اس کی گردن پر اپنا شدت بھرا لمس چھوڑتا اس کے وجود کی مہک اپنی سانسوں میں اتارنے لگا تھا۔۔۔

"شاہ زر۔۔۔۔منہا گھر پر ہی ہے۔۔۔۔"

پریہا کی سانسیں اس کی وارفتگیوں پر بوجھل ہوئی تھیں۔۔۔

"میں منہا کو چھوڑ کر آرہا ہوں۔۔۔مجھے واپسی پر سوتی ملی تم تو تمہاری خیر نہیں ہے۔۔۔۔"

اس لڑکی کی چلاکی وہ اچھے سے سمجھ رہا تھا۔۔۔اس کی ٹھوڑی پر لب رکھتا وہ اسے دھمکی آمیز لہجے میں کہتا اس کے دلنشین سراپے پر گہری نگاہ ڈالتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

جو اسے راضی کرنے کے لیے پوری تیاری کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔۔اسے اپنے آگے بے بس کر دیا تھا۔۔۔۔

اس کے مان جانے پر پریہا بہت خوش تھی۔۔۔۔مگر دل میں ایک دھڑکا بھی لگا ہوا تھا۔۔۔

کہ کہیں کچھ غلط نہ ہو جائے۔۔۔شاہ زر سے ہمیشہ کے لیے دور

جانے کے خیال سے اسے اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوتی تھیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"میں نے تم سے کہا تھا ناشازیہ میرا بیٹا مجھ سے بہت محبت کرتا

ہے۔۔۔وہ زیادہ دیر اپنی ماں کی ناراضگی برداشت نہیں

کرسکتا۔۔۔ اس لڑکی کو اس کی اوقات بتا کر وہ میرے پاس واپس

لوٹ آیا ہے۔۔۔"

شرمین بیگم بہت زیادہ خوش تھیں کل سے۔۔۔ان کی آنکھیں فتح

مندی سے مسکرا رہی تھیں۔۔۔کل شاہ زر گھر واپس لوٹ آیا

تھا۔۔۔انہیں غزل سے ہی پتا چلا تھا کہ شاہ زر اور پریہا کا جھگڑا ہوا

تھا۔۔۔وہ اب ایک ساتھ نہیں رہنا چاہتے تھے۔۔۔۔

جو سن کر شرمین بیگم کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا تھا۔۔۔

"یہ تو سچ کہا آپ نے۔۔۔مگر شاہ زر نے ابھی تک اس لڑکی کو طلاق

نہیں دی۔۔۔ایسی لڑکیاں اتنی آسانی سے پیچھا نہیں

چھوڑتیں۔۔۔ایسے نہ ہو پھر شاہ زر کے پیچھے آ جائے۔۔۔آپ جتنا

جلدی ہو سکے۔۔۔شاہ زر کو طلاق کے لیے بھی منا لیں۔۔۔"

شازیہ بیگم اپنی جیٹھانی کو مفید مشوروں سے نوازتے بولی

تھیں۔۔۔جس پر غزل نے پہلو بدلہ تھا۔۔۔اس کی ماں کے

دماغ میں ایسی الٹی سیدھی باتیں ڈالنے والی یہی ساری خواتین تھیں۔۔۔

"چچی جان میرے خیال میں ابھی اس وقت ایسی بات کرنا انتہائی غلط ہو گا۔۔۔شاہ زر کو جب مناسب لگے گا وہ اس لڑکی کو طلاق دے دے گا۔۔۔۔"

غزل نے اپنے لہجے کو بہت مشکل سے مہذب بنائے رکھا تھا۔۔۔

"شاہ زر تو بہت محبت کرتا تھا نا پر یہاسے پھر اتنی آسانی سے اسے چھوڑ کیسے دیا۔۔"

کائنات کچن میں کھڑی کافی بناتے اسی بات میں الجھی ہوئی تھی۔۔۔

کل سے اس گھر میں یہی قصہ چھڑا ہوا تھا۔۔۔

"خدا کے لیے بخش دو اب تم سب ان کو۔۔۔۔ ہو گئی محبت۔۔۔ کر دی غلطی۔۔۔۔ کیا اب جینے نہیں دو گے اسے۔۔۔"

غزل باہر چلتی خواتین کی باتوں پر اچھی خاصی تپی ہوئی اندر آئی تھی۔۔۔ اور غصہ اس پر نکال دیا تھا۔۔۔۔

"اچھا اچھا۔۔۔۔ میں تو ویسے ہی کہہ رہی تھی۔۔۔۔"

کائنات اس کی بھڑکنے پر جذبز سی ہوئی تھی۔۔ جس پر وہ باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

جہاں حسن، جنید، نبیل اور اویس موجود تھے۔۔۔ صرف حسن اور اویس ہی اصل بات سے واقف تھے۔۔

"شرمین تائی کتنی خوش ہیں۔۔۔ مجھے تو اب بہت جلد شاہ زر بھائی کی طلاق ہوتی نظر آ رہی ہے۔۔۔"

کنول کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔۔۔ وہ باہر سے باتیں سن کر آتی وہاں اپنا تجزیہ دے گئی تھی۔۔۔ جس پر ان تینوں نے اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔

اس کی کالی زبان ہمیشہ الٹا ہی بولتی تھی۔۔۔۔

"فضول کی باتیں کرنے کے بجائے اگر اپنی پڑھائی پر دھیان دو تو رزلٹ والے دن کمرے میں منہ چھپا کر نہ بیٹھنا پڑے تمہیں۔۔۔۔"

حسن تپ کر بولا تھا۔۔۔۔

"میں تو ویسے ہی کہہ رہی تھی۔۔۔۔"

وہ ہولے سے منمنائی تھی۔۔۔۔

"تم مہربانی کیا کرو کچھ مت بولا کرو۔۔۔۔۔"

غزل نے بھی اسے گھرکا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"شاہ زر نہیں آیا ابھی تک۔۔۔۔"

وہ سب ڈنر کے بعد ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے تھے جب عباس صاحب نے اویس سے پوچھا تھا۔۔۔

اسے آج کوئی سیمینار اٹینڈ کرنا تھا اسی وجہ سے لیٹ ہو گیا ہے شاید۔۔۔ ورلڈ کپ بھی آنے والا ہے اس کی بھی تیاری چل رہی ہے۔۔۔ اس لیے آج پورا دن مصروف گزرا اس کا۔۔۔"

اویس نے تفصیل سے جواب دیتے ریموورٹ اٹھا کر سپورٹ چینل لگا دیا تھا۔۔۔ جہاں اس وقت وہی سیمینار دکھایا جا رہا تھا۔۔۔ جس میں آج شام کو شاہ زر کے شرکت کی تھی۔۔۔

سب کی نگاہیں اس جانب اٹھی تھیں۔۔۔شاہ زر کا ٹی وی پر آنا معمول کی بات تھی۔۔۔مگر اس وقت جو کچھ سکرین پر چل رہا تھا۔۔۔وہ دیکھ ان کی نگاہیں سکرین پر چپک کر رہ گئی تھیں۔۔۔۔

شاہ زر کے ساتھ کرسی پر بیٹھی سپر ماڈل کے انتہائی مختصر لباس کے ساتھ ساتھ اس کی شاہ زر سے دکھائی جانے والی بے تکلفی پر سب ہی اپنی جگہ ساکت ہوئے تھے۔۔۔

شاہ زر کی جانب سے کسی قسم کی لچک نہیں دکھائی جا رہی تھی۔۔۔۔ مگر وہ لڑکی بہت زیادہ فری ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"یہ کون ہے۔؟؟"

شرمین بیگم کے چہرے سے ناگواری واضح ٹپک رہی تھی۔۔۔

"یہ بہت اچھی ایکٹر ٹاپ کلاس سپر ماڈل ہے۔۔۔۔اور لگتا ہے شاہ زر بھائی میں انٹرسٹڈ بھی ہے۔۔'

جواب حسب معمول کنول کی جانب سے ہی آیا تھا۔۔ جس پر اس بار اسے خواتین کی کڑوی نگاہوں کا سامنا کرنا پڑا تھا۔۔

شرمین بیگم کا دل ہول اٹھا تھا۔۔۔انہیں اس لڑکی سے کئی درجے بہتر پریہا لگی تھی۔۔۔جب اسی لمحے سکرین پر اسے بھی دکھایا گیا تھا۔۔وہ بھی اس سیمنار میں موجود تھی۔۔۔شاہ زر سے کوسوں دور اجنبیوں کی طرح بیٹھی تھی۔۔۔۔

فیروزی رنگ کی لانگ شرٹ ٹراؤزر میں ملبوس مناسب حلیے میں لائٹ سا میک اپ کیے اس کے چہرے پر بکھری معصومیت نے ان سب کو ہی اس پل اپنی جانب متوجہ کر لیا تھا۔۔۔

وہاں بیٹھی تمام ایکٹریس میں سے وہ سب سے مختلف اور پیاری تھی۔۔۔اس لڑکی جیسی تیزی طراری تو بالکل بھی نہیں تھی جو شاہ زر کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔

"اوہ یہ دونوں ایک جگہ پر ہیں اور اتنے اجنبی بن کر۔۔۔لگتا ہے واقعی سب ختم ہو گیا ہے ان کے بیچ۔۔۔"

کائنات کے تجزیے پر شرمین بیگم نے بھی یہ بات غور سے نوٹ کی تھی۔۔۔

کل سے جو دل سکون میں آیا تھا وہ ایک بار پھر سے خراب ہو چکا تھا۔۔۔

اس لڑکی کا اپنے بیٹے کے ساتھ چپکنا انہیں سخت ناگوار گزرا تھا۔۔

"السلام و علیکم۔۔۔"

وہ سب انہیں باتوں میں الجھے بیٹھے تھے جب شاہ زر کے سلام پر سب ہی اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔۔"

شرمین بیگم نے اسے اپنے پاس بیٹھایا تھا۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟؟؟ اتنے سیریس کیوں ہیں سب۔۔۔۔؟؟"

اس نے سب کو گم صم بیٹھا دیکھ پوچھا تھا۔۔۔

"وہ ہم یہ سیمینار دیکھ رہے تھے آپ کا۔۔۔۔بہت زیادہ ہینڈسم لگ رہے تھے آپ۔۔۔۔وہاں موجود لڑکیوں کی تو نظریں ہٹ ہی نہیں رہی تھیں آپ سے۔۔۔۔"

کنول کی زبان میں پھر سے کھجلی ہوئی تھی۔۔۔۔جس پر اس کے ساتھ بیٹھی زہرا نے اسے ٹھوکا دیا تھا۔۔۔۔

اس کی بات پر شاہ زر نے سکرین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جب سب سے پہلی نظر پر یہا پر گئی تھی۔۔۔ دل میں روشنیاں سی اتر آئی تھیں۔۔۔ آج یہ ظالم لڑکی اس کے اتنے قریب رہ کر اجنبی بنی رہی تھی۔۔۔۔

جس پر ابھی اس کی خبر لینی باقی تھی۔۔۔

"یہ لڑکی کون ہے۔۔۔؟؟ آپ جانتے ہیں اسے۔۔۔۔"

شرمین بیگم نے اس کے ساتھ بیٹھی اسی سپر ماڈل کے بارے میں پوچھا تھا۔۔۔

انہوں نے اپنا لہجہ بہت سر سری سار کھا تھا۔۔۔ وہ اب اس معاملے میں بھی بول کر اپنے بیٹے کو پوری طرح سے اپنی جانب سے بد ظن نہیں کرنا چاہتی تھیں۔۔۔

جبکہ غزل اور اویس ایک دوسرے کی جانب دیکھ اپنی مسکراہٹ چھپا گئے تھے۔۔۔ ان کی ماما ان دونوں کی معاملے میں اتنی پوزیسو کبھی نہیں رہی تھیں۔۔۔ شاہ زران کا چھوٹا بیٹا ہونے کی وجہ سے ان کے دل کے سب سے زیادہ قریب تھا۔۔۔ اس کو کسی بھی طرح سے زرا سی تکلیف پہنچے انہیں بالکل بھی برداشت نہیں تھا۔۔۔

اسی خاطر وہ اس کے لیے ہر معاملے میں محتاط رہتی تھیں۔۔۔

"یہ میری بہت اچھی دوست ہے سجل خان۔۔۔۔اچھی لڑکی ہے۔۔۔"

شاہ زر کی بات پر شرمین بیگم بنا کچھ بولے اثبات میں سر ہلا گئی تھیں۔۔۔۔

شاہ زر کافی دیر ان کے پاس بیٹھا باتیں کرتا رہا تھا۔۔۔شرمین بیگم نے اس کی تھکن کا خیال کرتے خود ہی اس روم میں جانے کا کہہ دیا تھا۔۔۔سب اپنے اپنے رومز میں جا چکے تھے۔۔۔

"کیا اب بھی ناراض ہیں مجھ سے آپ۔۔۔۔؟؟"

ان کے قدموں میں آن بیٹھتے وہ ان کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر

لبوں سے لگاتے محبت سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

جس پر شرمین بیگم نے نفی میں سر ہلاتے اس کا ماتھا چوم لیا تھا۔۔

اپنی ماں کا لمس پاتے شاہ زر کے دل میں بھری بے سکونی ختم ہونے

لگی تھی۔۔۔ لیکن ایک حسرت آنکھوں میں آن ٹھہری تھی۔۔۔

وہ اپنی زندگی کی ان دو سب سے اہم خواتین کو ایک ساتھ دیکھنا

چاہتا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں کی ادھوری چمک اس کی ماں کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہ سکی تھی۔۔۔ان کی جان بستی تھی اپنے بیٹے میں۔۔۔کیسے نہ سمجھ پاتیں ان آنکھوں کی فریاد۔۔۔

مگر جانتے بوجھتے بھی وہ ان سے نگاہیں چرا گئی تھیں۔۔۔

"تم میرا دل ہو۔۔۔تم سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتی۔۔۔

تمہارے اس فیصلے نے بہت تکلیف پہنچائی تھی۔۔۔مگر اب میں تمہیں واپس سے اپنے پاس دیکھ بہت خوش ہوں۔۔"

اس کے ہاتھ چومتیں وہ ممتا سے چور لہجے میں بولی تھیں۔۔۔۔

کچھ دیر مزید ان کے پاس بیٹھے رہنے کے بعد وہ اپنے روم میں آگیا تھا۔۔۔

پریہا کو کال ملائی تھی۔۔۔۔وہ اپنے روم کے ٹیرس پر کھڑا اس کے روم کا اندھیرا ملاحظہ کر چکا تھا۔۔۔ جس کا یہی مطلب تھا کہ وہ سو چکی ہے۔۔۔۔

شاہ زر نے اسے کال کی تھی۔۔۔ مگر دو سے تین بار ٹرائے کرنے کے بعد بھی دوسری جانب سے کال پک نہیں کی گئی تھی۔۔۔

"یہ لڑکی اب نہیں بچے گی میرے ہاتھوں۔۔۔۔۔"

لباس تبدیل کر کے فریش ہوتے وہ روک سے نکل آیا تھا۔۔۔

چہرے پر خفگی کے آثار واضح تھے۔۔۔۔ کل سے وہ اسے نہیں ملی تھی۔۔۔۔ اور اب محترمہ کو نیند پیاری ہو گئی تھی۔۔۔۔ ہر طرف نیم تاریکی چھائی ہوئی تھی۔۔۔ سب سو چکے تھے۔۔۔۔

وہ اپنے گیٹ سے نکلتا سامنے والے گھر میں داخل ہوا تھا۔۔۔

جہاں چوکیدار نے اسے دیکھ کر فوراً سے دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔

وہ سیدھا اس کے روم میں آیا تھا۔۔۔

جہاں وہ کمبل میں دبکی گہری نیند سو رہی تھی۔۔ اس کی قریب آن ٹھہرتا وہ اس کے حسین مکھڑے کو کڑے تیوروں سے تکے گیا تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے میں وہ ہاتھ بڑھا کر اس کے اوپر سے انتہائی جارحانہ طریقے سے کمبل کھینچ چکا تھا۔۔۔۔

گہری نیند میں سوئی پریہا کی نیند ٹوٹ گئی تھی۔۔۔ مندی مندی آنکھیں کھولتے وہ اپنے قریب کھڑے شاہ زر کو دیکھ ایک لمحے کے لیے گھبرا گئی تھی۔۔۔

مگر اگلے ہی پل اس کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

وہ اس کے بغیر ایک دن بھی نہیں رہ پایا تھا۔۔۔ یہ خیال ہی بہت سہانا تھا۔۔۔۔

"آپ اس وقت یہاں۔۔۔"

فوراً اپنے چہرے کے تاثرات بدلتی وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"تم نے میری کال پک نہیں کی۔۔۔ میں نے تمہیں کہا تھا اگر ایسا ہوا تو یہ پلان وہیں ختم ہو جائے گا۔۔۔ اسی لیے میں گھر میں سب کو سچ بتا آیا ہوں۔۔۔"

وہ بہت ہی شاہانہ انداز میں بولتا اس کے سر پر بم گرا گیا تھا۔۔۔

"یہ کیا بول رہے ہیں آپ۔۔۔؟"

پریہا کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔۔۔ جبکہ شاہ زر اپنی مسکراہٹ چھپانے کی خاطر سیگریٹ سلگھاتا لبوں سے لگاتا اسے بازو سے پکڑ کر سائیڈ پر کرتا اس کی چھوڑی جگہ پر براجمان ہوا تھا۔۔۔

تکیے سے اٹھتی اس کی مہک شاہ زر کی تنے اعصاب کو ڈھیلا کر گئی تھی۔۔۔

پریہا کی اڑی رنگت اسے بہت مزا دے گئی تھی۔۔۔

"آپ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔"

وہ ابھی بھی حیرت و بے یقینی کی تصویر بنی کھڑی تھی۔۔۔ اس کی سونے سے پہلے غزل سے بات ہوئی تھی۔۔۔

جس کے مطابق ان کا پلان کام کرنا شروع ہو چکا تھا۔۔۔ لیکن اس شخص کا یہ انداز اس کے اوسان خطا کر گئے تھے۔۔۔

"آپ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔"

وہ اس کے قریب آن بیٹھی تھی۔۔

"میں ایسا کر چکا ہوں۔۔۔"

اس کا گال کھینچتا وہ اپنی مقناطیسی نگاہوں سے اس کے حسین سراپے کا گہرائی سے جائزہ لیتا اس کو پزل کر گیا تھا۔۔۔ اس شخص کی یہ شوخ بے باک نگاہیں برداشت کرنا اس کے لیے آج بھی پہلے دن کی طرح انتہائی مشکل تھا۔۔۔

سانسیں اٹکنے لگتی تھیں۔۔۔

یہ شخص اس کے دل و دماغ پر راج کرتا تھا۔۔۔اس کی خوشی اور سکون کی خاطر وہ اس کی جدائی برداشت کر رہی تھی۔۔۔کتنا مشکل تھا یہ اس کا دل جانتا تھا۔۔۔

"اس کو تو منہ سے ہٹائیں۔۔۔"

اس کے لبوں سے سیگریٹ نکالتے وہ خفگی سے بولی تھی۔۔۔

"اور کسے لگاؤں پھر منہ سے۔۔۔"

شاہ زر نے دور جاتی پریہا کی کلائی اپنی گرفت میں لی تھی۔۔۔جو اس کی بات سن کر بہت زیادہ خفا ہو چکی تھی۔۔۔

"اسے ہی جس کے ساتھ آج پورے سیمنار انجوائے کیا گیا

ہے۔۔۔۔"

وہ چڑھ کر بولتی اپنی خفگی کی وجہ بیان کر گئی تھی۔۔۔۔ جس وجہ سے

وہ اس سے بات کیے بغیر سو گئی تھی۔۔۔ اور وہاں بھی اس کے

بلانے پر اس سے ملنے نہیں گئی تھی۔۔۔

اس کی خفگی کی وجہ جانتے شاہ زر کے لبوں پر ایک دم سے مسکراہٹ

آن ٹھہری تھی۔۔۔۔

"میں ہمیشہ اسے ہی منہ لگاؤں گا جسے کا ذائقہ اس منہ کو سب سے

زیادہ پسند ہے۔۔۔۔"

وہ اس کی کلائی کو جھٹکا دیتا اسے اپنے پہلو میں گرتا اس کی سانسوں

پر قابض ہو چکا تھا۔۔۔

پریہا اس سے بہت زیادہ غصہ تھی۔۔۔ مگر اس وقت اس کے

لبوں کی جارحانہ گستاخیوں کے آگے اس کی ایک نہیں چلی تھی۔۔۔

پریہا اس کی سانسوں کو محسوس کرتی اس کی شدتوں کے آگے اپنا

آپ آج بھی ہار چکی تھی۔۔۔

اس کی گداز بانہیں شاہ زر کی گردن میں حمائل تھیں۔۔۔

شاہ زر کے لبوں کی گرفت ہر گزرتے لمحے کے ساتھ مزید مضبوط

ہوتی جارہی تھی۔۔۔ وہ نازک وجود اس کی دیوانگی کا عادی ہو چکا

تھا۔۔۔ مگر ہر بار اس کے لمس میں پہلے سے بھی زیادہ شدت ہوتی تھی۔۔۔

پریہا کو لگ رہا تھا اس کی سانسیں رک جائیں گی۔۔۔ مگر وہ اسے خود سے دور کیے بغیر آنکھیں میچے اس شخص کی محبت پر اپنی سانسیں قربان کرنے کو تیار تھی۔

وہ اتنا عزیز تھا اسے۔۔۔۔

مگر وہ اسے بھلا کہا ایسی کوئی تکلیف دے سکتا تھا۔۔۔ اسے جب محسوس ہوا کہ وہ مزید اسکی شدتیں برداشت نہیں کر پائے گی۔۔۔ شاہ زر نے اس کی سانسوں کو آزادی بخش دی تھی۔۔۔

مگر وہ ابھی بھی اس کے بے پناہ قریب موجود اس کی سانسوں کا زیر و بم خمار آلود نگاہوں سے دیکھتا مزید بہکنے لگا تھا۔۔۔

"وہ لڑکی جس طرح آپ کو دیکھ رہی تھی مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگا۔۔۔"

اس کے مضبوط سینے پر اپنا چہرا اٹکاتی وہ بوجھل سانسوں کے ساتھ خفگی بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

شاہ زر کا بازو اس کے گرد اپنا مضبوط حصار قائم کیا ہوا تھا۔۔۔

"میری نگاہیں تو میری بیوی پر تھیں۔۔۔باقی جو کرتے ہیں کرنے دو۔۔۔"

وہ اس کی پیشانی چومتا وار فتگی بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔۔اس چھوٹی سی ناک اور مغرور آنکھوں میں آج جلن بھرپور طریقے سے جھلک رہی تھی۔۔۔

شاہ زر کا لب مسکرائے تھے۔اس لڑکی کا یہ روپ جان لیوا تھا۔۔

"ہاں آپ ہمیشہ صرف میرے ہی رہیں گے اور میں آپ کی۔۔۔"

وہ اس کے تیکھے دلکش نقوش کو دیکھتے مسکرا کر بولی تھی۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے یہ خیال آنے پر کہ یہ شخص تو اس کا پلان خراب کر آیا ہے۔۔۔وہ خفگی بھرے انداز میں اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔

"آپ بات مت کریں مجھ سے۔۔۔۔ اچھا نہیں کیا آپ نے۔۔۔"

وہ اس کے حصار سے نکل رہی تھی جب شاہ زر نے اسے واپس اپنے بازو کے حصار میں لیا تھا۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔ لیکن اگر اگلی بار میری کال پک نہ کی تو ایسا ہو بھی سکتا ہے۔۔۔"

وہ اسے مصنوعی گھوری سے نوازتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

پریہا بے اختیار شکر بجالائی تھی۔۔۔۔

"میں غصہ تھی۔۔۔ مگر پرامس آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔"

اسکے لبوں پر پھر سے مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔ جس پر اس کے گالوں میں واضح ہوتے گڑھوں میں شاہ زر کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ جھکا تھا اور ان کی دلکشی کو اپنے ہونٹوں سے چن گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ماما یہ اندر کون خواتین آئی ہوئی ہیں۔۔۔"

کائنات نے ملازمین کو کھانے کی ہدایت کرتی شرمین بیگم کے قریب آتے پوچھا تھا۔۔۔

"شاہ زر کے رشتے کے لیے بلایا ہے ان کو۔۔۔ صبح پوچھا میں نے شاہ زر سے وہ مان گیا دوسری شادی کے لیے۔۔۔۔ ویسے بھی اب وہ اس لڑکی کا نام بھی سننا پسند نہیں کرتا۔۔۔"

شرمین بیگم کی بات پر کائنات نے پریشانی سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

نہ اویس گھر پر تھا اور نہ ہی غزل۔۔۔۔

ان دونوں نے اسے بھی ساری بات بتادی تھی۔۔۔ کیونکہ کائنات بھی کہیں نہ کہیں پر یہا کے حق میں پہلے دن سے تھی۔۔۔ اس کی غلطی کی وجہ سے ہی معاملہ اتنا بگڑا تھا۔۔۔

اس نے ہمیشہ شاہ زر کو اپنا بھائی ہی مانا تھا۔۔۔وہ چاہتی تھی کہ اس کی شہزادوں جیسی آن بان والے ڈیشنگ اور اتنے باصلاحیت دیور کے لیے سب سے بہترین لڑکی کا انتخاب کیا جائے۔۔۔

اس کے شاندار کرکٹ کی وجہ سے اس کے چاہنے والے پوری دنیا میں پائے جاتے تھے۔۔۔

وہ عام شخص نہیں تھا۔۔۔اس کی بیوی بھی عام نہیں ہونی چاہیے تھی۔۔۔۔پر یہ ہر لحاظ سے پرفیکٹ تھی۔۔۔

مگر جس فیلڈ سے اس کا تعلق تھا۔۔۔وہ اس کے لیے خرابی کو باعث بنی تھی۔۔۔مگر زینب کی جانب سے ہوا دھوکا اب سب گھر والوں

کے سامنے کھل چکا تھا۔۔۔ جس کے بعد تو وہ مزید پریہا ہی حق میں ہو گئی تھی۔۔۔۔

جسے شاہ زر کے ساتھ ساتھ اس سے جڑے رشتوں کا بھی اتنا خیال تھا۔۔۔

غزل اور اویس سے پریہا کی بارے میں سن کر وہ اس لڑکی کی مزید گرویدہ ہو چکی تھی۔۔۔

شاہ زر کا انتخاب لاجواب تھا۔۔۔

ورنہ اگر اس کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی۔۔۔ جس کے پاس اتنی شہرت اور نام تھا۔۔۔ شاہ زر کی اتنی محبت حاصل تھی۔۔۔۔

شرمین بیگم نے جو کچھ اس کے ساتھ کیا تھا۔۔۔وہ اب تک ان سے ان کا بیٹا چھین چکی ہوتی۔۔۔

کائنات ابھی اب پریہا کے اس گھر میں آنے کے حق میں تھی۔۔۔باقی تینوں تو ویسے ہی اسی کے سائیڈ پر تھے۔۔۔اب بس شرمین بیگم کی ضد ٹوٹنے کی باری تھی۔۔۔

"لیکن ابھی تو شاہ زر کی ایک بیوی ہے نا۔۔مطلب وہ الگ تو نہیں ہوئے نا۔۔"

کائنات ان کے سخت تاثرات پر گڑبڑا گئی تھی۔۔۔

"جا کر مہمانوں میں بیٹھو۔۔۔شاہ زر کو کال کی ہے میں نے وہ بھی بس آنے والا ہو گا۔۔۔۔"

شرمین بیگم اس کی بات پر غصے میں آتیں اندر کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔۔

کائنات نے جلدی سے غزل کو کال کر کے گھر آنے کا کہا تھا۔۔۔ ساتھ اویس کو بھی میسج کر دیا تھا۔۔۔۔

وہ اور شرمین بیگم مہمانوں کے بیچ بیٹھی ہوئی تھیں۔۔۔۔لڑکی اسے بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔

اس نے مزاج کچھ زیادہ ہی اونچے تھے۔۔۔ شرمین بیگم کے بہت محبت سے بات کرنے پر بھی وہ لیے دیئے انداز میں جواب دے رہی تھی۔۔۔ جیسے احسان کر رہی ہو۔۔۔

مگر جیسے ہی شاہ زر اندر داخل ہوا اس کی نگاہوں میں ستائش ابھری تھی۔۔۔ نگاہوں کے بگڑے زاویے مسکراہٹ میں تبدیل ہوئے تھے۔۔۔

"یہ میرا بیٹا ہے شاہ زر۔۔۔"

شرمین بیگم نے شاہ زر کا تعارف کروایا تھا۔۔۔ جو اس وقت نیوی بلو کلر کی ٹی شرٹ ٹراؤزر میں اپنی طرف سے رف حلیے میں کھڑا

تھا۔۔۔ مگر اس کی سحر انگیزی اس حلیے میں بھی بیان سے باہر تھی۔۔۔۔

اس نے پریہا کو اس بارے میں بتایا تھا۔۔۔ اور کہا تھا کہ وہ منع کر دے گا۔۔۔ مگر پریہا نے ایسا نہیں کرنے دیا تھا۔۔۔۔

اس نے ہی ایسے حلیے میں آنے کو بولا تھا۔۔۔۔

یہ لڑکی کیا کرنا چاہ رہی تھی وہ اب اس کی سمجھ سے باہر ہو چکا تھا۔۔۔

"جی جی انہیں کون نہیں جانتا۔۔۔ ہمارے گھر میں ندا سمیت سب ان کے بہت بڑے فین ہیں۔۔۔ ماشاء اللہ بہت اچھا کھیلتے ہیں آپ۔۔۔"

لڑکی سمیت اس کے ساتھ موجود دو خواتین بھی شاہ زر سے مرعوب نظر آرہی تھیں۔۔۔

اس لڑکی کے انداز تو شاہ زر کے سامنے بالکل بدل ہی چکے تھے۔۔۔۔

جو بات شرمین بیگم نے بھی نوٹ کی تھی۔۔۔ اس لڑکی کے بدلتے مزاج انہیں ایک آنکھ نہیں بھائے تھے۔۔۔

جو بڑوں کے سامنے بنا کسی شرم و لحاظ کے شاہ زر کو گھورے جا رہی
تھی۔۔۔

اسی لمحے کال آجانے پر شاہ زر سائیڈ پر آگیا تھا۔۔

"کیسی ہے وہ۔۔۔؟؟"

پریہا نے چھوٹتے ہی پوچھا تھا۔۔

"میں نے غور نہیں کیا۔۔۔ اگر تم کہتی ہو تو دیکھ کر بتا دیتا
ہوں۔۔"

وہ اسے چڑھاتے ہوئے بولا تھا۔۔

"نن نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

پریہا کی آواز اسے بجھی بجھی سی لگی تھی۔۔۔۔

"شرمین آنٹی کو پسند آئی وہ۔۔۔۔"

پریہا کی آواز پر وہ بے چین ہوا تھا۔۔۔۔

"پری۔۔۔۔"

اس نے گھمبیر بھاری لہجے میں اسے پکارا تھا۔۔۔۔پریہا کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔

شاہ زر سمجھ چکا تھا کہ وہ رو رہی ہے۔۔۔

"میں تمہارے پاس آرہا ہوں۔۔۔"

اس کا ارادہ اسے ابھی اسی وقت اس گھر میں لانے کا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے۔۔۔ میں کبھی بات نہیں کروں گی۔۔"

وہ چیخی تھی۔۔ اس شخص کے ارادوں سے اچھی طرح واقف تھی۔۔۔ وہ ایسا کر سکتا تھا۔۔

"پریہا فار گاڈ سیک میں یہ سب برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔"

شاہ زراب کی بار خفگی سے دھاڑا تھا۔۔

اس کے غصے کی شدت پر پریہا بھی کانپ گئی تھے۔۔۔

"کیا ہوا شاہ زر۔۔۔؟؟"

شرمین بیگم گھبرا کر باہر آئی تھیں۔۔ان کی آواز سن کر پریہا گھبرا گئی تھی کہ کہیں شاہ زر انہیں سب بتا نہ دے۔۔۔

"شاہ زر میں اس گھر میں آپ کی ماما کی مرضی اور خواہش پر آنا چاہتی ہوں۔۔۔زور زبردستی سے نہیں۔۔۔پلیز مجھے ان کی دعائیں چاہیے۔۔۔پلیز میری خاطر۔۔۔"

پریہا کی بات سنتے شاہ زر کے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے تھے۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے۔۔کیا میں جا سکتا

ہوں اب۔۔۔"

اس نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔اسے پریہا کے رونے پر تکلیف

ہو رہی تھی۔۔۔مگر وہیں اس لڑکی پر غصہ بھی آ رہا تھا۔۔۔

جو نجانے کیوں شرمین بیگم سے اتنا خوف کھاتی تھی۔۔۔

"ہاں ٹھیک ہے جاؤ۔۔۔خیر سے آنا۔۔۔"

اسے محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے وہاں سے جانے کا بول گئی

تھیں۔۔۔

اس کی غصے سے لال پڑتی آنکھیں ان کی نگاہوں میں آچکی تھیں۔۔۔۔

وہ کتنے ہی لمحے وہاں کھڑی رہی تھیں۔۔۔۔

انہیں یہ لڑکی بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔اس لیے انہوں نے شاہ زر کو وہاں سے بھیج دیا تھا۔۔۔

"میں نے سنا ہے آج آپ نے شاہ زر کے لیے کوئی نیا رشتہ دیکھا ہے۔۔۔"

عباس صاحب آفس سے سیدھا روم میں آئے تھے۔۔۔شرمین بیگم کے قریب آکر بیٹھنے پر بہت سنجیدگی سے مخاطب ہوئے تھے۔۔۔

"جی۔۔۔"

انہوں نے بہت ہی مختصر جواب دیا تھا۔۔۔

"ایک یتیم لڑکی سے اس کا سہاگ چھین کر آپ اس کی خوشیوں کی راکھ پر اپنے بیٹے کی نئی زندگی کی سیج سجا پائیں گی۔۔۔ آپ کے مطابق تو شاہ زر آپ کی سب سے عزیز ترین اولاد ہے۔۔۔ پھر کیسی ماں ہیں آپ۔۔۔ اپنے لاڈلے کی آنکھوں کی اداسی نہیں دیکھ پا رہیں۔۔۔ شاہ زر کی خوشی کس میں ہے یہ آپ بھی جانتی ہیں۔۔۔ مگر پھر بھی آپ کو اپنی ضد اور انا زیادہ عزیز ہے۔۔۔ افسوس ہو رہا ہے مجھے یہ دیکھ کر۔۔۔

شاہ زر نے مجھے منع کیا ہے کہ آپ کو اس حوالے سے فورس نہ کروں۔۔ مگر باپ ہوں اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی اولاد کو برباد ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔

کرکٹ میرے بیٹے کا جنون تھا۔۔ مگر آپ کی ضد نے اس کو اس قدر ڈسٹرب کر رکھا ہے کہ وہ کرکٹ تک نہیں کھیل پا رہا۔۔ اس کی زندگی میں آئی ان ناکامیوں کی زمہ دار اس کی بیوی نہیں بلکہ آپ ہیں۔۔۔ وہ اویس، جنید یا اس خاندان کے باقی لڑکوں کی طرح نہیں ہے کہ اس کو زور زبردستی اپنی مرضی کا فیصلہ کرنے پر راضی کر لیا جائے۔۔۔

آپ یہ بات اچھے سے جانتی ہیں۔۔۔ پھر بھی آپ جو کر رہی ہیں وہ
آپ کے بیٹے کی زندگی برباد کر دے گا۔۔۔ اور اس کی زمہ دار
ہو نگی صرف اور صرف آپ۔۔۔ میں مل چکا ہوں اس بچی سے
بہت پیاری ہے وہ۔۔۔ ویسی بالکل بھی نہیں ہے جیسی آپ ایک
ملاقات کے بعد اور ان سب خواتین کی باتوں میں آکر سمجھ بیٹھی
ہیں۔۔۔

ایک بار اسے سمجھنے کی کوشش کریں۔۔۔ مجھے پورا یقین ہے آپ کو
وہ شاہ زر کی طرح عزیز ہو جائے گی۔۔۔"

عباس صاحب اپنی بات کہتے وہاں سے اٹھ گئے تھے۔۔۔ جبکہ شرمین بیگم پتھر بنی اپنی جگہ پر ساکت بیٹھی رہی تھیں۔۔۔

آخر ایسا کیا تھا اس لڑکی میں کے ان کے گھر کے تمام افراد اسی کے گن گا رہے تھے۔۔۔ ان کی آنکھوں میں عجیب سا احساس آن ٹھہرا تھا۔۔۔

عباس صاحب نے آج تک ان سے ایسے بات نہیں کی تھی۔۔۔ جیسے وہ اس لڑکی کی وجہ سے کر گیا تھے۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"زینت آنٹی آپ نے تو اپنا گھر بہت پیارا ڈیکوریٹ کیا ہے۔۔۔"

غزل اور باقی سب ان کے گھر میں داخل ہوتیں چاروں جانب ستائشی نگاہوں سے دیکھتے بولی تھیں۔۔۔۔

وہ ان کی نیبر ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی رشتہ دار بھی تھیں۔۔۔ آج ان کے بیٹے کی انگیجمنٹ تھی۔۔۔ جس میں وہ سب انوائیٹڈ تھے۔۔۔

"شکریہ بیٹے۔۔۔۔۔"

زینت بیگم شائستگی سے بولی تھیں۔۔۔

کافی سارے مہمان آچکے تھے۔۔۔ وہ سب خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔

جب ان کی نظر وہاں داخل ہوتی کشمالہ اور جہانزیب پر پڑی تھی۔۔۔

"اوہ تو یہ لوگ بھی انوائیٹڈ ہیں۔۔۔۔"

کنول کی آواز پر سب نے ہی ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

شرمین بیگم کی نگاہوں نے ان کے ساتھ کسی اور کو تلاشہ تھا۔۔۔ مگر وہ ساتھ نہیں تھی۔۔۔

غزل کو بھی مایوسی ہوئی تھی۔۔۔

"شاہ زر اور حسن ابھی تک نہیں آئے۔۔۔؟؟"

اویس کو آتا دیکھ شرمین بیگم نے پوچھا تھا۔۔

"شاہ زر ابھی ہی گھر آیا تھا۔۔۔وہ دونوں تیار ہو کر بس آ ہی رہے تھے۔۔۔۔"

اویس ابھی بات کر ہی رہا تھا۔۔۔جب اسی لمحے پر یہا منہا کا ہاتھ تھامے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔ہیزل گرین پیروں تک آتے کلیوں والے فراک میں ملبوس وہ صرف نام سے نہیں دیکھنے بھی پری ہی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔

دوپٹے کو کندھے پر سیٹ کیے۔۔۔سٹریٹ سیاہ بالوں کو کھلا چھوڑ رکھا تھا۔۔۔۔

اس پر اٹھتی سب کی نگاہیں ٹھہر رہی تھیں۔۔۔نزاکت اور دلکشی کا پیکر وہ لبوں پر دلفریب مسکراہٹ سجائے وہاں سب سے مل رہی تھی۔۔۔

اس کے گداز لبوں پر چھائی معصومیت بھری مسکراہٹ سب کو اپنی جانب متوجہ کر رہی تھی۔۔۔

وہ نازک اندام سی لڑکی تھوڑی کنفیوژ سی لگی تھی۔۔۔اسے نگاہوں کا مرکز بننے کی عادت تھی۔۔۔

مگر آج بات زرا مختلف تھی۔۔وہ جن لوگوں کے درمیان تھی وہ اچھے سے سمجھ رہی تھی کہ اسے کس طرح سے جج کیا جا رہا تھا۔۔

"یہ کتنی پیاری ہے۔۔۔؟"

ایمن کے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔۔وہ اسکی بہت بڑی فین تھی۔۔۔

مگر اس وقت اس تک جانا پل صراط پار کرنے کے برابر ہی بن چکا تھا۔۔۔

"تم آج نہ آتی تو میں نے بالکل بات نہیں کرنی تھی تم سے پری۔۔۔۔"

زینت بیگم کی بیٹی نائلہ اس کے قریب آتے مصنوعی خفگی کا اظہار کرتے بولی تھی۔۔۔۔

پریہا کی اس پورے ایریا میں صرف اسی سے دوستی ہوئی تھی۔۔۔
وہ کہیں آتی جاتی نہیں تھی۔۔۔

نائلہ کی کوششوں سے ہی ان کی اتنی اچھی دوستی ہو پائی تھی۔

ثمرین بیگم کی نگاہیں پریہا پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔جو بات سب نے ہی نوٹ کی تھی۔۔۔

وہ ابھی انٹرنس کے پاس ہی کھڑی اپنے قریب آتی خواتین سے مل رہی تھی۔۔۔ان سب کو ہی اس سے ملنے کا بہت اشتیاق تھا۔۔۔
سب کے چہرے پر ستائشی مسکراہٹ سجی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ سب کو بہت اچھی لگی تھی۔۔۔۔

پریہا اپنے دھیان میں کھڑی تھی۔۔۔جب اسی لمحے وہاں شاہ زر داخل ہوا تھا۔۔۔

اس کی نظر ابھی پریہا پر نہیں پڑی تھی۔۔۔وہ زینت بیگم کے ہزبینڈ قدوس صاحب سے ملتا اپنے بالکل پیچھے کھڑی پریہا کو نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔

پریہا کا دھیان بھی ان خواتین کی جانب ہی تھا۔۔۔۔۔

وہ دونوں اتفاقاً ایک دوسرے کے بالکل ساتھ آ گئے تھے۔۔۔

غزل اور اویس نے گھبرا کر شرمین بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو بے تاثر نگاہوں سے انہیں ہی دیکھ رہی تھیں۔

"اللہ مدد کرے آج معاملہ خراب نہ ہو۔۔۔"

کائنات پانی کا گلاس لبوں سے لگاتے گھبراہٹ کا شکار ہوئی تھی۔۔۔۔

سب کی نگاہیں ان دونوں پر پی مرکوز تھیں۔۔۔۔ جبکہ شاہ زر کو دیکھ اب لڑکیوں کا طوفان اس کی جانب اُمڈ چکا تھا۔۔۔

ایک دم سے انتشار بن گیا تھا کہ کسی کا دھکا لگنے پر پریہا لڑکھڑائی تھی۔۔۔۔

"آہ۔۔۔"

اس کے لبوں سے نکلتی کراہ پر شاہ زر پلٹا تھا اور کسی کی بھی پرواہ کیے بغیر اسے اپنی بانہوں کے مضبوط حصار میں قید کر گیا تھا۔۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔"

اس کے خوشبوؤں میں بکھرے نازک سراپے کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے اس نے پوچھا تھا۔۔۔

اس کے انداز میں بے قراری واضح تھی۔۔۔۔

پیچھے کھڑے شاہ زر کے گارڈز نے آگے آتے ساری سچویشن سنبھالتے ان سب کو ہٹا دیا تھا۔۔۔

شاہ زر کو دیکھ لوگ ایسے ہی بے قابو ہو جاتے تھے۔۔۔

اسی خاطر گارڈز ایسی جگہوں پر اس کے ساتھ رہتے تھے۔۔۔

اس کی بانہوں میں مقید پریہا نے گھبرا کر شرمین بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ سب ان دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

"جی میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

پریہا ایک جھٹکے سے اس کا حصار توڑتی دور ہوئی تھی۔۔۔اس کی اس حرکت پر شاہ زر کے ماتھے پر سلوٹیں نمودار ہوئی تھیں۔۔۔ آنکھوں میں غصے کی شدید لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔

اس کا دل چاہا تھا ابھی سب کے سامنے اسے کھینچ کر اپنے قریب کر لے۔۔۔

مگر پریہا کی ملتجی نگاہوں پر وہ مٹھیاں بھینچے بہت مشکل سے ضبط کر گیا تھا۔۔۔

وہ کل سے اس سے خفا تھا۔۔۔ابھی اپنی اس حرکت سے وہ جلتی پر پیٹرول چھڑکنے کو کام کر گئی تھی۔۔۔

وہ وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔ جبکہ اس کا غصہ دیکھ پریہا کا دل دہل اٹھا تھا۔۔۔وہ کل سے اسے فون کر کر کے تھک گئی تھی مگر وہ اس سے بات ہی نہیں کر رہا تھا۔۔۔

اب اس کی اس حرکت پر مزید خفا ہو چکا تھا۔۔۔پریہا کا دل بے چین ہوا تھا۔۔۔

وہ چلتی ہوئی کشمالہ کے پاس آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔"

اس کی گھبراہٹ دیکھ کشمالہ نے پوچھا تھا۔۔۔

"شاہ زر بہت زیادہ ناراض ہو گئے ہیں۔۔۔"

پریہا روہانسے لہجے میں بولی تھی۔۔۔وہ اس لمحے اتنی بے بس تھی
کہ نگاہیں اٹھا کر اپنے ہی شوہر کی جانب نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

"ہونا بھی چاہیے۔۔۔"

کشمالہ نے خفگی سے جواب دیا تھا۔۔وہ خود پریہا کے اس پلان کے حق میں نہیں تھی۔۔۔۔شرمین بیگم کی تیور اسے کہیں سے بھی ایسے نہیں لگے تھے کہ وہ پریہا کو قبول کر پائیں گی۔۔۔۔

اس وقت بھی ان کی سرد نگاہوں سے یہی لگ رہا تھا جیسے وہ اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں نگل لیں گی۔۔۔۔

"آپی پلیز آپ تو ایسا نہ کریں۔۔۔۔"

پریہا نے اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر شاہ زر ہو تلاشا تھا۔۔۔۔ جب سامنے کا منظر دیکھ اب سرخ ہونے کی باری اس کی تھی۔۔۔۔

شاہ زر کے ساتھ وہاں تصویریں لے رہی تھیں۔۔۔۔پریہا نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔

اس نے پلٹ کر شرمین بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اسی کی جانب دیکھ رہی تھیں۔۔۔

پریہا نے گھبرا کر نگاہیں جھکا لی تھیں۔۔۔۔اس نے کبھی کسی کی پرواہ نہیں کی تھی۔۔۔۔

مگر اس ایک شخص کی محبت میں وہ کیا سے کیا ہو گئی تھی۔۔۔۔

"السلام وعلیکم ہماری بیٹی کیسی ہے۔۔۔؟؟"

وہ اپنے دھیان میں کھڑی تھی جب عباس صاحب اس کے قریب آئے تھے۔۔۔

انہوں نے بہت شفقت بھرے انداز میں اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

پریہا کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔اسے ان کا اس طرح آکر ملنا بہت اچھا لگا تھا۔۔

وہ کچھ دیر اس کے پاس کھڑے باتیں کرتے رہے تھے۔۔۔پریہا ان کے سے ساتھ بہت ہی اچھے سے پیش آئی تھی۔۔۔اسکے

چہرے پر چھائی مسکراہٹ اس کی اندرونی خوشی کا پتا دے رہی

تھی۔۔۔

شاہ زر کی فیملی میں سے کسی نے تو سر عام آکر اسے قبول کیا

تھا۔۔۔۔

عباس صاحب کی جاتے ہی پریہا نے شاہ زر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو اب اپنے کزنز کے ساتھ کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں کی تپش پریہا اتنے دور کھڑے بھی محسوس کر

پا رہی تھی۔۔۔

وہ کیا فیل کر رہا تھا۔۔۔ پر یہا بہت اچھی طرح سے سمجھ رہی تھی۔۔۔۔

مگر وہ یہ سب اسی کی خاطر ہی کر رہی تھی۔۔ وہ اسے پوری طرح سے خوش دیکھنا چاہتی تھی۔۔

"میری فرینڈز تمہاری فین ہیں۔۔۔ کب سے میرا دماغ کھا رہی ہیں تمہارے ساتھ ایک تصویر بنوانا چاہتی ہیں۔۔۔ پلیز آجاؤ۔۔۔۔"

نائلہ اسے جواب دینے کا موقع دیئے بغیر اس کا ہاتھ کھینچتی اپنے ساتھ لے گئی تھی۔۔۔۔

"وہ ابھی ان کے ساتھ بنوا رہی ہیں۔۔۔میں بعد میں آجاتی

ہوں۔۔۔۔"

پریہا انہیں شاہ زر کے ساتھ کھڑا دیکھ جلدی سے واپس پلٹی

تھی۔۔۔۔

مگر ان سب نے اسے بھی ساتھ ہی کھینچ لیا تھا۔۔۔۔

"آپ دونوں کے ساتھ بنوانی ہے۔۔۔"

نائلہ نے غزل کے اشارے پر پریہا کو شاہ زر کے ساتھ کھڑا کر دیا

تھا۔۔۔

پر یہا نے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔ مگر شاہ زر کی گرفت اپنے دوپٹے پر محسوس کرتی وہ وہیں جم گئی تھی۔۔

وہ بہت زیادہ غصے میں تھا۔۔۔اسی خاطر اب وہ دور نہیں ہو پائی تھی۔۔

اس نے اب کی بار شرمین بیگم کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔ مگر دل بہت بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

"ایک ہفتے کے اندر اندر اپنا یہ ڈرامہ ختم کرو پر یہا۔۔۔۔ ورنہ پھر میں اس سب کو اپنے طریقے سے ہینڈل کروں گا۔۔۔"

وہ انتہائی سرد و سپاٹ لہجے میں بولتا اس سے دور ہوا تھا۔۔۔جب اسی لمحے سامنے سے آتے ویٹر سے بری طرح ٹکرا ہوا تھا۔۔۔جس کے ہاتھ میں موجود گرم چائے کے مگ شاہ زر کے سینے اور ہاتھوں پر جاگرے تھے۔۔۔۔

"شاہ زر۔۔۔"

پریہا سب کچھ فراموش کرتی اس کی تکلیف پر زرد پڑتی رنگت کے ساتھ اس کے قریب گئی تھی۔۔۔شرمین بیگم اور باقی سب بھی آگے آئے تھے۔۔۔مگر پریہا اپنے ہاتھوں سے اس کے سینے پر

گرمی چائے چھلکتی اپنے ہاتھوں کو ہاتھوں کو بھی اسی تپش سے آشنا کرواگئی تھی۔۔۔

شرمین بیگم کچھ فاصلے پر رک گئی تھیں۔۔۔۔ اس لڑکی کی شاہ زر کے لیے دیوانگی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں تھی۔۔۔۔۔ یہی وہ لوگ تھے جن کے سامنے اس نے اپنی نفرت کا اظہار کیا تھا۔۔۔

اور آج انہیں کی سامنے اپنی محبت واضح کر گئی تھی۔۔۔

شاہ زر نے اس کے ہاتھوں کو تھامتے اسے تکلیف کا شکار ہونے سے بچایا تھا۔۔۔

"ریلیکس پریہا میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے بہہ آئے آنسو صاف کرتا وہ محبت پاش لہجے میں بولا تھا۔۔۔

غصے کی شدت اس کے آنسو دیکھ تھوڑی سی کم ہوئی تھی۔۔۔

پریہا ایک دم سے ہوش میں آئی تھی۔۔۔کچھ فاصلے پر کھڑی شرمین بیگم اور اس کے باقی گھر والوں کو دیکھتے وہ ایک دم سے گھبراتے اس کی گرفت سے اپنے ہاتھ کھینچتی شاہ زر کا موڈ پھر سے خراب کر گئی تھی۔۔۔۔

وہ تیزی سے باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

پریہا نے غزل کو اشارہ کیا تھا۔۔۔ وہ اکیلے میں شاہ زر سے مل کر اسے منانا چاہتی تھی۔۔۔ اگر شاہ زر ایسے ہی ناراض رہتا تو ساری رات وہ سکون سے سو نہیں پاتی۔۔۔

غزل شاہ زر کے پیچھے گئی تھی۔۔۔ مگر وہ اس نے کہہ دیا تھا کہ وہ نہیں ملنا چاہتا۔۔۔ اس لڑکی کو جو کرنا ہے وہ کرے۔۔۔

یہ سن کر پریہا کی آنکھوں میں نمی تیر گئی تھی۔۔

تقریب تقریباً ختم ہو چکی تھی۔۔۔ مہمان آہستہ آہستہ واپس جا رہے تھے۔۔۔

"غزل آپی مجھے ان سے ملنا ہے۔۔۔۔"

پریہا نے غزل کو میسج کیا تھا۔۔۔شاہ زر نے موبائل بھی آف کر دیا تھا۔۔۔

"تو آجاؤ ہمارے ساتھ۔۔۔ چھوڑ دیتی ہوں تمہیں تمہارے سیاں کے روم میں۔۔۔"

غزل نے لو ایموجیز سے بھرا میسج کیا تھا۔۔۔پریہا کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں۔۔۔۔

"میں وہاں کیسے آسکتی ہوں۔۔۔۔"

دل اس سے ملنے کو چاہ رہا تھا۔۔۔ مگر وہ اس گھر میں جانے سے گھبرا رہی تھی۔۔۔اگر کوئی دیکھ لیتا تو ساری محنت پر پانی پھر جانا تھا۔۔۔

"شاہ زر کو منانے کا یہی ایک حل ہے۔۔۔وہ کم ہی ناراض ہوتا ہے۔۔۔ مگر جب ہوتا ہے تو پھر منانا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔ میرا یہی مشورہ ہے آجاؤ۔۔۔ کسی کو پتا نہیں لگنے دوں گی۔۔۔

شاہ زر کے کمرے تک کسی کی بھی نظروں میں آئے بغیر پہنچانا میری زمہ داری ہو گی۔۔۔ آگے میرا بھائی سنبھال لے گا۔۔۔"

غزل اسے حوصلہ دیتی ساتھ جانے کے لیے راضی کر گئی تھی۔۔۔

ابھی سب لوگ وہیں موجود تھے۔۔۔جب غزل کے نکلتے ہی وہ بھی کشمالہ کو بتاتے باہر نکل گئی تھی۔۔۔

غزل اسے لیے اپنے گھر میں داخل ہوئی تھی۔۔۔پریہا کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

اس شخص سے ملنے کی خاطر وہ اتنا بہادری بھرا کام کر رہی تھی۔۔۔۔ ملازمین اس وقت اپنے کوارٹر میں تھے۔۔۔باقی سب گھر کے لوگ ابھی واپس نہیں لوٹے تھے۔۔۔

"اب آگے تمہارا کام شروع ہوتا ہے۔۔۔۔ گڈ لک۔۔۔"

پیار سے اس کا گال تھپتھپاتے غزل اسے شاہ زر کے کمرے کے سامنے چھوڑتی وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔۔

جبکہ پریہا کا دل پوری شدت سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ یہاں کھڑے کوئی اسے دیکھ لیتا۔۔۔

وہ دروازہ دھکیلتی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔اور دروازہ اندر سے لاک کر دیا تھا۔۔۔۔

شاہ زرواش روم میں تھا۔۔۔۔پورے کمرے کا جائزہ لیتی اس کے لبوں پر حسرت بھری مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔۔

نجانے وہ کبھی اس شخص کی سنگت میں اس کمرے میں رہ بھی پائے گی یا نہیں۔۔۔

وہ پورے استحقاق کے ساتھ اس کے بیڈ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

جب کچھ دیر بعد واش روم کا دروازہ کھولتا وہ باہر نکلا تھا۔۔۔۔ سیاہ ٹراؤزر میں ملبوس وہ شرٹ لیس بالوں کو ٹاول سے رگڑتا باہر نکلا تھا۔۔۔۔

اس کے کسرتی وجود کو دیکھتے پریہا کی رنگت حیا سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔ مگر جیسے ہی نظر اس کے سرخ پڑتے سینے اور ہاتھوں پر پڑی اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

شاہ زر جو اپنے دھیان میں ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔ مرر سے نظر آتے اس کے عکس کو دیکھ وہ حیرت اور بے یقینی بھرے انداز میں واپس پلٹا تھا۔۔۔۔

وہ واقعی اس وقت اس کے روم میں اس کے بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔

شاہ زر کو اپنی بصارتوں پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

"حقیقت میں تو پاس آتی نہیں ہو۔۔۔ تصور بن کر ہر وقت ایسے ہی ستاتی رہتی ہو۔۔۔۔"

وہ آنکھوں میں شرارت بھرے جان بوجھ کر اسے تنگ کرنے کی نیت سے اپنا وہم گردانتا ٹاول اس کے چہرے پر ڈالتا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ اس کی بات پر پریہا نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ اسے اپنا وہم سمجھ رہا تھا۔۔۔

"شاہ زر میں سچ میں آپ کے روم میں موجود ہوں۔۔۔۔"

وہ جو اسے سرپرائز دینے آئی تھی۔۔۔۔اس شخص نے اسے ہی کنفیوز کر دیا تھا۔۔۔۔

پریہا اٹھ کر اس کے ساتھ مرر میں ان کھڑی ہوتی اسے یقین دلاتے بولتی اس لمحے شاہ زر کو بہت کیوٹ لگی تھی۔۔۔اس نے

لب دانتوں تلے دباتے بہت مشکل سے اپنی مسکراہٹ روکی تھی۔۔۔

وہ اس سے بہت زیادہ خفا تھا۔۔۔

مگر اسے اس طرح اپنے روم میں دیکھ سارا غصہ ختم ہو چکا تھا۔۔۔

وہ صرف اس کی خاطر اپنے مزاج کے خلاف جا کر اس طرح یہاں آن پہنچی تھی۔۔۔

لیکن وہ اسے تھوڑا سا تنگ کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس کے یہ کیوٹ تاثرات دیکھ اسے مزا آتا تھا۔۔۔

"ہاں جانتا ہوں۔۔۔ تصور میں تم ایسے ہی کتنی بار اس کمرے میں میرے پاس آچکی ہو۔۔۔"

بال بناتے وہ جان بوجھ کر کچھ اٹھانے آگے ہوا تھا۔۔۔ جس چکر میں اس کے ہونٹ اپنے بالکل سامنے کھڑی پریہا کی ہونٹوں سے ٹکرا گئے تھے۔۔۔

پریہا کی رنگت ایک دم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔پلکیں لرز اٹھی تھیں۔۔۔

"اب بھی آپ کو یہ وہم لگ رہا ہے۔۔"

اس نے شاہ زر کو گھورا تھا۔۔۔اس کے لبوں کا لمس محسوس کرنے کے بعد بھی یہ شخص ایسے بول رہا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔اس سے کیا ہوتا ہے۔۔۔تصور میں تو میں نجانے کیا کیا رومانس کر چکا ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔"

وہ جھک کر اس کی گردن پر اپنے لب رکھتے بولا تھا۔۔۔

جبکہ پریہا کی رنگت اب غصے سے لال ہو چکی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر تصور میں اسی بیوی سے رومانس کریں۔۔۔میں جا رہی ہوں۔۔۔"

وہ غصے سے اس کے سینے پر مکا مارتی دروازے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

جب اپنے پیچھے اسے شاہ زر کا جاندار قہقہہ سنائی دیا تھا۔۔۔

جس پر وہ مزید تپ اٹھی تھی۔۔۔اپنے بے وقوف بنائے جانے پر۔۔۔۔

"مذاق کر رہا تھا یار۔۔۔۔۔"

وہ دروازے تک پہنچی ہی تھی جب شاہ زر اس کی کلائی تھام کر اسے روکتا اس کی پشت کو دروازے سے لگاتے اس کے قریب تر آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

"تصور میں رومانس کرنے کا وہ مزا کہاں ہے جو ان نزاکتوں کو چھونے کا ہے۔۔۔"

وہ جھکا تھا اور اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی شدت بھری گرفت میں مقید کر گیا تھا۔۔۔

کل سے اب تک اس لڑکی نے اس کا بہت خون جلایا تھا۔۔۔

اب اتنا بدلہ لینا تو بنتا تھا۔۔۔

"اب سمجھ آیا مجھے کتنا برا لگتا ہو گا جب تم اپنے آپ کو مجھ سے دور کرتی ہو۔۔۔"

شاہ زر نے اس کی دلفریب مہک اپنی سانسوں میں اتارتے مخمور لہجے میں بولا تھا۔۔۔

پریہا اس کی شدتوں پر لڑکھڑاتی اس کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ گئی تھی۔۔۔

"ابھی آپ کو منانے آتو گئی ہوں۔۔۔"

اس کی بے قراری اور دیوانگی برداشت کرتی وہ بوجھل سانسوں سے بولی تھی۔۔۔۔

"اسی لیے تو اپنا غصہ بھول بیٹھا ہوں۔۔۔۔ کیوں کرتی ہو ایسا۔۔۔۔"

وہ اس کو اپنے سینے میں بھینچتے محبت سے چور لہجے میں بولا تھا۔۔۔

اس لڑکی کے سامنے اس کا غصہ بس اتنا ہی ٹک پاتا تھا۔۔۔

"تھینکس یہاں آنے کے لیے۔۔۔"

اسے بانہوں میں اٹھائے وہ واپس مڑا تھا۔۔۔ جبکہ پریہا اس کے گلے میں بازو حمائل کرتے اس کے سینے پر سر ٹکا گئی تھی۔۔۔ اس شخص کی ناراضگی جان لیوا تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

مہرین اور اسجد کی ویڈنگ اینورسری تھی۔۔۔ جس میں انہوں نے خاص طور پر پریہا اور شاہ زر کو مدعو کیا تھا۔۔

ان دونوں کو بھی ابھی تک ان کے نکاح کی خبر نہیں ملی تھی۔۔۔۔

پارٹی میں انڈسٹری کے اور بھی بہت سارے لوگوں کو بلایا گیا

تھا۔۔۔جن میں یاسین مہدی کے خاص لوگ بھی شامل

تھے۔۔۔۔۔

انہیں یہاں کس خاص کام کے لیے بھیجا گیا تھا۔۔۔یہ وہاں کوئی

نہیں جانتا تھا۔۔۔

پریہا آچکی تھی مگر شاہ زر ابھی تک نہیں آئی تھی۔۔۔انہیں شاہ زر

کی آمد کا ہی انتظار تھا۔۔۔۔

"بہت دیر کر دی مہربان آتے آتے۔۔۔۔۔"

وہ سب سے آخر میں آیا تھا۔۔جب اسے دیکھ اسجد نے اتنی دیر اس

کا انتظار کیے جانے پر یہ کہا تھا۔۔۔

کیونکہ وہاں سب اسی کی منتظر تھے۔۔۔اس کے آنے کے بعد ہی

باقاعدہ پارٹی کا آغاز ہونا تھا۔۔۔

سب لوگ شاہ زر سے مل رہے تھے۔۔۔جبکہ اس کی نظریں اپنی

بیوی کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔۔۔جو یہاں بھی اس کے لیے اجنبی بنی

کھڑی تھی۔۔۔۔

وہ اپنی کچھ کولیگز کے ساتھ ایک جانب کھڑی اسے ہی دیکھ رہی

تھی۔۔۔۔اس کی نگاہوں کا فوکس صرف وہی تھا۔۔۔

اسے اپنی جانب دیکھتا پا کر شاہ زر کے لب بھی دلکشی سے مسکرائے تھے۔۔۔

وہ اس وقت کیمل کلر کی لانگ شرٹ اور کیپری میں ملبوس اپنے بالوں کو پونی میں مقید کیے۔۔۔لائٹ سی لپسٹک لگائے اپنی کیوٹنیس اور معصومیت کے ساتھ بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔

وہاں اور بھی بہت ساری حسینائیں موجود تھیں۔۔۔مگر شاہ زر عباس کو اس کے سوا کوئی اور نظر ہی نہیں آ رہی تھی۔۔۔

"کیسے ہیں کپتان صاحب۔۔۔۔؟؟"

وہ اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔جو کھلاڑی ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے بہترین دوست بھی تھے۔۔۔

جب دانیال وہاں اس کے قریب آتے اسے جان بوجھ کر اس نام سے چھیڑ گیا تھا۔۔۔۔

"لگتا ہے میری کپتانی تمہارے لیے بہت زیادہ ڈراؤنی رہی ہے کہ جاگتی آنکھوں سے بھی تم اسی کے بارے میں سوچ رہے ہو۔۔۔۔"

شاہ زر نے اس کی بات کو اسی پر لٹاتے دانیال کی رنگت بالکل لال کر دی تھی۔۔۔۔

آس پاس کھڑے لوگ ہنس دیئے تھے۔۔۔ جس پر دانیال کی مٹھیاں بھینچ گئی تھیں۔۔۔

"بہت جلد تم ٹیم سے تو کیا اس کھیل سے بھی باہر جانے والے ہو شاہ زر عباس۔۔۔ اتنا مت اچھلو۔۔۔ کیا پتا عنقریب رونا پڑ جائے۔۔۔ اور تمہاری سلیکشن میرے ہاتھوں میں آجائے۔۔۔"

دانیال اسے آگ اگلتی نگاہوں سے دیکھتے بولا تھا۔۔۔

"ایک دو ایونٹس میں کیا بلا لیے گئے ہو کہ تم اپنی اوقات ہی بھول گئے ہو۔ سفارش پر تم آئے ہو۔۔۔ بہت جلد پتا بھی تمہارا اکٹے

گا۔۔پہلے کھیلنا سیکھو پھر مجھ سے آکر بات کرنا۔۔۔ابھی جاؤ جا کر پارٹی انجوائے کرو۔۔۔

جو تمہارا کام ہے۔۔۔۔ گھومنے پھرنے اور کھانے پینے کے لیے ہی تو شامل ہوئے ہو تم ٹیم میں۔۔۔۔"

شاہ زر عباس اپنی بات کہتا اس کی جانب سب رخ موڑ چکا تھا۔۔۔

وہ اس شخص کی وجہ سے نہ تو یہ پارٹی خراب کرنا چاہتا تھا اور نہ ہی اپنا موڈ۔۔۔۔

جبکہ اپنی اس قدر بے عزتی پر دانیال کا بس نہیں چل رہا تھا ابھی اس شخص کا وہ پول کھول دے جو یاسین مہدی نے اسے بتایا تھا۔۔۔

وہاں سے ہٹتے اس کی نگاہیں دوڑ کھڑی پریہا پر تھیں۔۔۔

"یہ شخص ہر معاملے میں لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک رہا ہے۔۔۔ایک جانب یہ اتنی حسین ترین بیوی موجود ہے تو دوسری جانب یہ اتنی ساتھ دوشیزائیں۔۔۔ساری نعمتیں اسی شخص کے لیے ہی کیوں۔۔۔'

وہ خفگی سے بولتا پریہا کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

شاہ زر کوئی فون آجانے پر سائیڈ پے ہو گیا تھا۔۔۔

مسلسل پریہا کو وہاں اپنی نگاہوں کے حصار میں لیا کھڑا اس وقت کال کی جانب مصروف ہوتا اپنا دھیان ہٹا گیا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے یاسین کے اسسٹنٹ کی جانب سے ویٹر جو شاہ زر کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔۔

جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتا ٹرے میں خاص اس کے لیے تیار کردہ گلاس کیے شاہ زر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔فون پر بات کرنے میں مصروف شاہ زر وہ گلاس لیتا لبوں سے لگا گیا تھا۔۔۔

"اسلام وعلیکم۔۔۔کیسی ہیں بھابھی صاحبہ۔۔۔۔"

مہرین ابھی پریہا کے پاس ہی ان کھڑی ہوئی تھی۔۔۔باقی دو تین لڑکیاں بھی اس کے پاس ہی کھڑی تھیں۔۔۔

اس کے اس عجیب سے طرز تخاطب پر پریہا نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ایکسکیوز می۔۔۔"

پریہا کو اس کا انداز انتہائی ناگوار گزرا تھا۔۔ وہ کہنے کو تو شاہ زر کی طرح ایک کرکٹر ہی تھا۔۔ مگر اس کا دیکھنے کا انداز انتہائی گھٹیا تھا۔۔

پریہا نے کافی سخت نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ ویسے بھی کسی سے نہیں ڈرتی تھی۔۔۔اور اوپر سے اس کا شوہر بھی یہاں موجود تھا۔۔۔اس کے چہرے پر اس شخص کی گھٹیا نگاہوں کے باوجود کوئی خوف نہیں تھا۔۔۔

"دانیال پلیز۔۔۔پریہا کو ایسا مذاق پسند نہیں ہے۔۔۔وہ یوں کسی سے فری نہیں ہوتی۔۔"

اس کھ بگڑے تیور دیکھ مہرین نے ہلکے پھلکے انداز میں بات سنبھالنی چاہی تھی۔۔۔۔

"اوہ آئی سی۔۔۔۔تو انہیں سب کے سامنے فری ہونا نہیں پسند۔۔۔۔یہ سب کچھ تنہائی میں کرتی ہیں۔۔۔دوسروں کے فلیٹ پر جا کر انہیں اسپیشل سروسز سے نوازتی ہیں۔۔۔۔"

دانیال عجیب سب انداز میں قہقہ لگا گیا تھا۔۔۔

"کیا بکواس ہے یہ۔۔۔؟؟"

پریہا غصے سے دھاڑی تھی۔۔۔جب اسی لمحے شاہ زر نے بھی اس جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ فون پر بات ہی نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔اس کا سر بھاری ہونے لگا تھا۔۔۔اعصاب جیسے مفلوج ہونے لگے تھے۔۔۔

دوسری جانب سے کیا کہا جارہا تھا۔۔وہ سمجھنے سے قاصر ہوا تھا۔۔

"بکواس نہیں سچ ہے۔۔۔تبریز کیانی سے دوستی بڑھا کر اس سے مہنگے مہنگے گفٹ بٹورے۔۔۔"

دانیال نے کچھ فاصلے پر کھڑے تبریز کو بھی اپنی باتوں کی لپیٹ میں لیا تھا۔۔ان دونوں کا کیا معاملہ تھا۔۔۔

یہ بات مہرین کی ٹیم اور باقی چند لوگ ہی جانتے تھے۔۔۔۔تبریز پریہا کو پسند کرنے لگا تھا۔۔۔

ایک ڈرامے کی شوٹنگ کے دوران اس نے پریہا کو بہت سارے لوگوں کے سامنے پرپوز کیا تھا۔۔ جس پر اس کے منہ پر صاف انکار کرتے پریہا نے اپنی عادت کے مطابق اسے اس حرکت پر نے عزت کر دیا تھا۔۔۔۔

اتنا بڑا ایکٹر ہو کر اتنے سارے لوگوں کے آگے بے عزت ہونے پر تبریز کیانی کی مردانہ انا تلملا گئی تھی۔۔۔

اس نے جان بوجھ کر پریہا پر الزام لگایا تھا کہ یہ لڑکی اس سے خفیہ طریقے سے افیئر چلا رہی تھی۔۔۔ اور اب مکر گئی ہے۔۔۔ اس سے قیمتی گفٹس بھی لیے گئے ہیں۔۔۔

جو ساری باتیں جھوٹ تھیں۔۔۔بعد میں مہرین اور اسجد کی لتاڑ نے

پر اس کو اپنی غلطی کا احساس بھی ہوا تھا۔۔۔اور اس نے یہ سب

باتیں قبول بھی کی تھیں۔۔۔۔

اس نے پریہا سے بھی معافی مانگنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔مگر اس

دن کے بعد سے پریہا نے اسے منہ نہیں لگایا تھا۔۔۔

وہ اس کے نام سے بھی اتنی نفرت کرتی تھی کہ اس کی وجہ سے

نجانے کتنے پراجیکٹ ٹھکرا چکی تھی۔۔۔۔آج تک اس کی شکل

نہیں دیکھی تھی۔۔۔۔وہ کبھی اس جگہ جاتی ہی نہیں تھی۔۔۔

جہاں وہ ہوتا تھا۔۔۔۔

مگر اب اسے ایسے لوگوں کی پرواہ ہی نہیں رہی تھی۔۔۔ کیونکہ اب وہ اکیلی نہیں اس کا محافظ اس کے ساتھ تھا۔۔۔

"مسٹر دانیال اپنی حد میں رہیں۔۔۔ میرا ان سے کبھی ایسا کوئی تعلق نہیں رہا۔۔۔۔ یہ بہت ہی باکردار اور شریف لڑکی ہیں۔۔۔"

تبریز نے ایک بار جو غلطی کی تھی وہ اس کا ازالہ وہاں اتنے سارے لوگوں کے سامنے کر گیا تھا۔۔۔ مگر پریہا نے آج بھی اس کی جانب دیکھنا گوارہ نہیں کیا تھا۔۔۔

وہاں موجود سب لوگ ہی اس تماشے کی جانب متوجہ ہو چکے تھے۔۔۔۔

"اچھا چلے آپ نہ سہی مگر شاہ زر عباس پر تو بحث ڈورے ڈال رہی ہیں یہ محترمہ۔۔۔۔ان کے ذاتی فلیٹ میں نجانے کتنی راتیں گزار چکی ہیں۔۔۔بلکہ یہ کہنا ٹھیک ہو گا کہ ہمارے سب سے ہونہار کھلاڑی جس کہ شرافت کی مثالیں دی جاتی ہیں۔۔۔اس کی راتیں رنگین کر چکی ہیں آپ کی یہ باکردار اور شریف ایکٹریس۔۔۔۔ میں یہ سب صرف بول نہیں رہا۔۔۔میرے پاس ثبوت موجود ہیں۔۔۔۔"

اس شخص کی طرح اس کی باتیں بھی انتہائی گھٹیا تھیں۔۔۔

جو سن کر جہاں باقی سب شاک تھے۔۔۔ وہیں پریہا کا غصے کی عالم میں ہاتھ اٹھا تھا۔۔۔ اور دانیال کو سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اس کا چہرا گھما کر رکھ گیا تھا۔۔۔

اس نازک سی لڑکی سے اتنے زناٹے دار تھپڑ کی توقع کسی کو بھی نہیں تھی۔۔۔

مگر جو گھٹیا الفاظ اسے بولے گئے تھے اس کے جواب میں یہ ری ایکشن تو بنتا ہی تھا۔۔۔

دانیال اپنی جگہ لڑکھڑا گیا تھا۔۔۔ اس نے اپنے گال پر ہاتھ رکھتے شاکی نگاہوں سے پریہا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس نے تو اپنی جانب سے بالکل سچ بولا تھا۔۔۔ پھر اس لڑکی کو گھبرانے کے بجائے اتنا شدید ردعمل کیوں آیا تھا۔۔۔۔

"تیری اتنی ہمت۔۔۔"

وہ تھپڑ کھانے کے بعد اپنے حواس کھو چکا تھا۔۔۔ اور جواب پریہا کو مارنے کی خاطر اس پر ہاتھ اٹھا گیا تھا۔۔۔

مگر وہ یہ فراموش کر چکا تھا کہ وہاں تماش گیروں کے علاوہ ایک اور انسان بھی موجود تھا۔۔۔ شاہ زر اس کا پریہا کی جانب اٹھتا ہاتھ اپنی گرفت میں لیتا اسے اپنی جانب موڑ گیا تھا۔۔۔

"بیوی ہے وہ میری۔۔۔ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی اس کے بارے میں اتنا گھٹیا بولنے کی۔۔۔ میری بیوی پر ہاتھ اٹھائے گا کمینے۔۔۔۔"

شاہ زر اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک جھٹکے سے اسکی کمر پر موڑ گیا تھا۔۔۔

جبکہ اس کے انکشاف پر وہاں سب لوگ شاک میں گھر گئے تھے۔۔۔ یہ کب ہوا تھا۔۔۔

یہ دونوں تو سب کے سامنے اجنبی بن کر ہی رہتے تھے۔۔۔

شاہ زر کی نظریں پریہا کے بھیگے چہرے پر پڑی تھیں۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے وہ دانیال پر ٹوٹ پڑا تھا۔۔۔

اسے نشہ آور دوا دی گئی تھی۔۔۔ تا کہ وہ اپنے حواسوں میں نہ

رہے۔۔۔۔

مگر اس کے دشمن یہ نہیں جانتے تھے کہ جہاں بات اس کی بیوی کی

ہوتی تھی وہ حواسوں میں ویسے ہی نہیں رہتا تھا۔۔۔۔

اسے بری طرح سے پیٹتے وہ کسی کے قابو میں نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

اسجد اور باقی سب نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ پر یہاں نے

بھی آگے جانا چاہا تھا مگر مہرین اسے تھام گئی تھی۔۔۔۔

کیونکہ وہاں بنا دیکھے دانیال کو پیٹے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ ٹھیک سے اپنے ہوش میں نہ ہونے کے باوجود دانیال پر بھاری

تھا۔۔۔وہاں دھڑا دھڑ ویڈیوز اور تصویریں بن رہی تھیں۔۔۔

جو بات شاہ زر کے کیریئر کے لیے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتی

تھی۔۔۔

اسے بہت مشکل سے دانیال سے دور کیا گیا تھا۔۔۔دانیال کا چہرا اور

اوپری حصہ بالکل لہولہان ہو چکا تھا۔۔۔

اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ اس کے ساتھ یہ سچویشن بن

جائے گی۔۔۔

"اب بچو گے نہیں تم۔۔۔"

اس کی زبان اب بھی بند نہیں ہوئی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ شاہ زر پھر سے اس کی جانب جاتا اسے تیزی سے

وہاں سے لے جایا جاچکا تھا۔۔

"اسجد جس ویٹر نے مجھے ڈرنک دی ہے اسے پکڑو۔۔۔ کل صبح

ملاقات ہوتی ہے۔۔ میرے خلاف سازش کی گئی ہے۔۔ جس کا

اصل ماسٹر مائنڈ کوئی اور ہے۔۔۔ اس دانیال کا اتنا دماغ نہیں

ہے۔۔۔

ورنہ یہ گدھا بنا تصدیق کے یوں نہ ہانکتا۔۔۔"

شاہ زر اسجد سے مخاطب ہوتا سب لوگوں کے بیچ سے پورے

استحقاق کے ساتھ پریہا کا ہاتھ تھام گیا تھا۔۔۔

"پریہا ملک اب آفیشلی پریہا شاہ زر عباس ہے۔۔۔اس خبر کو

سب سے اوپر چھاپنا۔۔۔"

شاہ زر وہاں کھڑے میڈیا کے نمائندوں کو گھورتا پریہا کے ساتھ

وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

اس خبر پر سب ہی اپنی جگہ پر شاک کھڑے تھے۔۔۔انہیں یقین

نہیں آیا تھا کہ یہ دونوں جن کے فینز سوشل میڈیا پر ایک دوسرے

سے کتے بلی کی طرح لڑ رہے ہوتے تھے۔۔۔وہ دونوں ایک

دوسرے سے اتنا گہرا رشتہ رکھتے ہونگے۔۔۔

یہ خبر انتہائی دھماکہ خیز ہونے والی تھی۔۔۔۔یہ تو ان سب کو ویسے

ہی نظر آرہا تھا۔۔۔۔

کل کا اخبار شاہ زر عباس اور پریہا شاہ زر کے نام سے سجنے والا

تھا۔۔۔ان دونوں کو اس طرح ایک ساتھ جاتا دیکھ مہرین کے

لبوں پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔۔

وہی تو تھی جس نے سب سے پہلے ان دونوں کو ایک ساتھ سوچا تھا

اور ویسا ہو بھی گیا تھا۔۔

لیکن آج جو یہاں ہنگامہ ہو چکا تھا۔۔۔اس کے نتائج کل انتہائی خفیہ خطرناک ہونے والے تھے۔۔۔

"رکیں آپ ادھر بیٹھیں۔۔۔ڈرائیونگ میں کروں گی۔۔۔"

وہ دونوں باہر آگئے تھے۔۔۔جب پریہا نے اسے ڈرائیونگ سیٹ کی جانب بڑھتا دیکھ ٹوکا تھا۔۔۔

اسے اب اچھا خاصہ نشہ چڑھنے لگا تھا۔۔۔وہ ٹھیک سے کھڑا بھی نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔

پریہا اس کی قریب آتے اس کا بازو تھام گئی تھی۔۔۔اسے بہت زیادہ ہیوی ڈوز دی گئی تھی۔۔۔

"اتنا کمزور سمجھ رکھا ہے مجھے۔۔۔

شاہ زر نے اسے گھورتے دروازہ فرنٹ ڈور اوپن کیا تھا۔۔۔ جس کے پریہا ہاتھ بڑھا کر بند کر گئی تھی۔۔۔

"آپ کی طاقت کے مظاہرے اندر دیکھ چکی ہوں۔۔۔ ہمیشہ اپنی مت چلایا کریں۔۔ اب وہی کریں جو میں چاہتی ہوں۔۔۔"

پریہا اسے خفگی سے گھورتے بولی تھی۔۔۔

اسے لگتا تھا اس کا سارا غرور اور ایٹیوڈ اسی شخص میں چلا گیا تھا۔۔۔

اس کی خفگی کے جواب میں شاہ زر دھیرے سے مسکرا دیا تھا۔۔۔

پریہا اسے تھام کر گاڑی کی دوسری جانب لائی تھی۔۔۔شاہ زر کے چہرے پر اب بھی غصے کی جھلک واضح تھی۔۔۔دانیال کو اس بری طرح سے پیٹنے کے باوجود اس کا غصہ کم نہیں ہوا تھا۔۔۔

اسے مارنے کے ساتھ ساتھ شاہ زر کی اپنی پیشانی اور ہاتھ بری طرح زخمی ہو چکے تھے۔۔۔

پریہا کے دل کو کچھ ہو رہا تھا۔۔ نجانے اب کل کیا ہونے والا تھا۔۔۔

پریہا اسے اس کے گھر لے کر جانے کے بجائے فلیٹ پر آگئی تھی۔۔۔اسے اس حالت میں اس کے گھر لے کر جانا مناسب نہیں

تھا۔۔۔اگر شرمین بیگم اسے ساتھ دیکھ لیتیں تو اس کی تو ویسے ہی خیر نہیں ہونی تھی۔۔۔۔

پریہا اسے تھام کر گاڑی سے نکال رہی تھی۔۔۔جوابا شاہ زر نے جان بوجھ کر اپنا سارا زور اس پر ڈال دیا تھا۔۔۔

اس کی شرارت سمجھے بغیر وہ اسے سنبھالنے کی کوشش کرتی خود بھی لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔

"شاہ زر۔۔۔۔"

اس کی گھبرائی ہوئی آواز شاہ زر کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔یہ لڑکی جس طرح چھوٹے بچوں کو سنبھالتے جیسا اس کا خیال رکھ رہی تھی۔۔شاہ زر کا بگڑا موڈ ٹھیک ہونے لگا تھا۔۔

جب اتنی محبت کرنے والی اتنی حسین اور کیوٹ سی بیوی اس کے پاس تھی تو اسے فکر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔

وہ جھکا تھا اور اس کے ہانپتے کانپتے وجود کو اپنی بانہوں میں اٹھا گیا تھا۔۔۔

"شاہ زر یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟ ہم دونوں گر جائیں گے۔۔۔"

پریہا اس کے اس عمل پر شرم سے سرخ پڑتی گھبرا کر بولی

تھی۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے میں ایسا ہونے دوں گا۔۔"

اسے اپنے سینے میں بھینچتا اسے ایسے ہی اٹھائے اندر کی جانب آ گیا

تھا۔۔

بیڈ روم میں آتے وہ اسے اپنی بانہوں سے آزاد کرتا خود بیڈ پر چت

لیٹ گیا تھا۔۔۔اس کے سر میں درد سے ٹیسیں اٹھ رہی

تھیں۔۔۔پریہا اس کی بں‌د ہوتی آنکھیں دیکھ وہ پریشان ہوتی کچن

کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

ہاتھ میں لیموں پانی کا گلاس لیے وہ کچھ دیر بعد ہی روم میں آئی تھی۔۔۔ جہاں اب شاہ زر کی آنکھیں بند ہو چکی تھیں۔۔۔

"شاہ زر آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔"

اس کے قریب آن بیٹھتے وہ اس کا سر اپنی گود میں رکھتی اس کے چہرے کو چھوتے محبت بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

ان کے دشمن ان دونوں کی ایک دوسرے کے لیے محبت سے واقف ہو چکے تھے۔۔ جس سے فایدہ اٹھا کر انہیں ایک دوسرے کی کمزوری سمجھ کر انہیں کے مخالفین سے ٹارگٹ کیا گیا تھا۔۔۔

دانیال نے اسے نشانہ بنانا چاہا تھا اور یاسین نے شاہ زر کو۔۔۔۔شاہ زر نے اسے سب سے بچا لیا تھا۔۔۔

مگر اب نجانے شاہ زر کے ساتھ کیا ہونے والا تھا۔۔۔

پریہا بہت زیادہ گلٹی محسوس کر رہی تھی۔۔۔یہ سب اسی کی وجہ سے ہوا تھا۔۔۔۔اسی کی ان فضول شرائط کی وجہ سے۔۔۔۔نہ وہ یہ نکاح خفیہ رکھنے کو کہتی نہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے گھر نہ جانے کی ضد باندھتی۔۔۔

آج جو ہنگامہ وہاں ہوا تھا۔۔۔اور ان دونوں کے خلاف بلکہ خاص کر شاہ زر کے خلاف جو سازش تیار کی گئی تھی وہ کل کتنا بڑا طوفان

برپا کرنے والی تھی۔۔۔یہ سوچ کر پریہا کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔

"پہلے ہی نشے میں ہوں۔۔۔اتنی محبت دکھاؤ گی تو مزید بہک جاؤں گا۔۔۔۔"

اپنا سارا وزن اس کے نازک وجود پر ڈالتا وہ اسی کے سارے اٹھ کر بیٹھتا اس کے ہاتھ سے وہ پانی پینے لگا تھا۔۔۔۔

اس کی گرم سانسیں پریہا کو اپنی گردن پر محسوس ہونے لگی تھیں۔۔۔وہ اسکے بے پناہ قریب تھا۔۔۔۔۔

پانی کا گلاس لبوں سے ہٹا تا وہ اس کی گردن میں اپنا چہرا چھپائے اس

کے بالوں کی مہک کو اپنی سانسوں میں اتارنے لگا تھا۔۔

وہ پوری طرح سے اس لڑکی کی نازک بانہوں کے حصار میں

تھا۔۔۔

"شاہ زر کل کیا ہو گا۔۔۔مجھے بہت زیادہ ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

میری وجہ سے آپ۔۔۔"

پریہا کی آواز بھیگ گئی تھی۔۔

"وہی ہو گا جو میری قسمت میں لکھا ہے۔۔۔اور تمہاری وجہ سے میری زندگی میں سب اچھا ہی ہوا ہے۔۔خود کو کسی بھی معاملے میں بلیم دینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"

اس کی دھڑکنوں کا ساز سنتا وہ پریہا کی رنگت شرم سے لال ہو گیا تھا۔۔۔اس کے لب پریہا کو اپنے دل کے مقام پر محسوس ہوئے تھے۔۔

"کل جو بھی ہو گا وعدہ کرو میرا ساتھ دو گی۔۔۔"

کسی بھی قیمت پر میرا ساتھ نہیں چھوڑو گی تم۔۔"

اس کی بوجھل سانسیں اب پریہا کو اپنی شہہ رگ پر محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

"کبھی بھی نہیں چھوڑو گی۔۔۔"

یہ بولتے اس کا دل بہت زیادہ خوفزدہ تھا۔۔۔اس کا نازک وجود اب مزید شاہ زر کا بھاری بوجھ نہیں سہار پار رہا تھا۔۔۔اس کے نرم و گداز وجود کی کپکپاہٹ محسوس کرتا وہ سیدھا ہوا تھا۔۔۔

پریہا کے نازک ہاتھوں نے اب بھی اسے سہارا دے رکھا تھا۔۔۔

وہ کھل کر مسکرا دیا تھا۔۔۔اس لڑکی سے بہترین میچ اس کا کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

وہ سیدھا ہو کر تکیے پر سر رکھتے اسے اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔

جس کی شکل بتا رہی تھی اب رو دے گی۔۔

"کس بات کا خوف ہے۔۔۔۔؟؟"

اس کی کمر میں حصار قائم کرتا وہ اس اپنے سینے پر گرا گیا تھا۔۔۔

"آپ سے دور نہیں ہونا چاہتی۔۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے آپ کو مجھ سے چھین نہ لیا جائے۔۔۔میں نہیں رہ پاؤں گی اب۔۔۔"

وہ بچوں کی طرح منہ بسورتی اس کی گردن میں اپنا چہرا چھپا گئی تھی۔۔۔

اس کے اتنے دلفریب اقرار پر شاہ زر کو لگا تھا دل کو قرار آ گیا ہو۔۔۔۔ان الفاظ سے بہتر مرہم اور کیا ہو سکتا تھا۔۔

"جب تک یہ دل دھڑک رہا ہے تمہیں اس سے کوئی جدا نہیں کر سکتا۔۔۔میں خود بھی نہیں۔۔۔"

شاہ زر اس کے بالوں سے بینڈ نکالتا دونوں کو ان زلفوں کے پردے میں ڈھانپ گیا تھا۔۔۔پریہا کے گداز ہونٹ اور مہکتی سانسیں اس کی گردن پر بکھرتیں اس کے دل پر قیامت برپا کر رہی تھیں۔۔

وہ اسے اپنے بانہوں میں سمیٹتے ان ملائم لبوں کو چھوتا ان کی کپکپاہٹ کو اپنے اندر انڈیلنے لگا تھا۔۔۔۔

"تم جنون کو شاہ زر عباس کا۔۔۔۔ تمہیں کیسے دور کر سکتا ہوں خود سے۔۔۔۔ یہ خیال کبھی بھی دل میں مت لانا۔۔۔۔"

اس کے لبوں کی تازگی اور میٹھاس اسے مزید بہکا رہی تھی۔۔۔۔ نشہ کم ہونے کی بجائے مزید چڑھنے لگا تھا۔۔۔۔

پریہا اس کے سینے پر سر رکھتی آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔۔ وہ اب کبھی ان پناہوں سے دور نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

شاہ زر صبح اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے کر جانا چاہتا تھا۔۔۔جو خبر رات کو ہر جگہ نشر ہو چکی تھی۔۔۔

اس کے بعد تو ویسے بھی اس ناٹک کا دی اینڈ ہو جانا تھا۔۔۔مگر پریہا کی ابھی بھی وہی ضد تھی۔۔۔جس پر وہ فلحال خاموشی اختیار کرتا اسے اس کے گھر ہی ڈراپ کر گیا تھا۔۔۔

گھر آتے ہی سب کے فکر مند چہرے اس کے منتظر تھے۔۔۔اس نے دانیال کو جو طرح مارا تھا۔۔۔دانیال کے گھر والے اس پر ایف آئی آر کٹوانا چاہتے تھے۔۔۔مگر ان کے چیرمین نے خود اس معاملے میں پڑتے فلحال ایسا کرنے سے روک دیا تھا۔۔۔

"شاہ زر آپ جانتے تھے کہ لوگ آپ کے خلاف ہوئے پڑے ہیں۔۔۔ آپ کی چھوٹی سے چھوٹی غلطی پر نظر رکھی جا رہی ہے۔۔۔ آپ کو یہ سب نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔"

شرمین بیگم پریشانی بھرے لہجے میں بولی تھیں۔۔۔ جس طرح شاہ زر پر تنقید کی جا رہی تھی۔۔۔ بڑے بڑے تجزیہ کار اور سابقہ کھلاڑی اسے کرکٹ سے بین کرنے کی ڈیمانڈ کر رہے تھے۔۔۔

وہ سب دیکھ اس کے گھر والوں کا پریشان ہونا بنتا تھا۔۔۔

شاہ زر کی کارکردگی کی وجہ سے بہت سارے پرانے کھلاڑیوں کے نام بھی نہیں لیے جاتے تھے۔۔۔ وہ سب اب موقع ملنے پر اپنے

دلوں کی بھڑاس نکال رہے تھے۔۔۔ان کے مطابق کامیابی اور شائقین کی جانب سے ملنے والی پزیرائی نے شاہ زرعباس کے اندر تکبر پیدا کر دیا تھا۔۔

اس سے جب یہ سب چھین لیا جائے گا تب اسے قدر آئے گی۔۔

"ماما میں آپ کی فکر سمجھتا ہوں۔۔ مگر اس گھٹیا انسان نے مجھ سے خار نکالنے کی خاطر میری بیوی کو ٹارگٹ کیا۔۔۔میری بیوی پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی اس نے۔۔۔۔ آپ کو کیا لگتا ہے کہ آپ کا بیٹا اتنا بے غیرت ہے کہ وہاں ایسے ہی کھڑا رہتا۔۔ میرا

بس چلتا تو اسے جان سے مار دیتا۔۔۔ مگر لوگوں نے آکر اسے بچا لیا مجھ سے۔۔۔۔"

ابھی بھی اس بارے میں بات کرتے اس کے چہرے پر قہر آلود تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔۔

وہ اچھے سے جانتا تھا کہ ان لوگوں کا اسے نشہ اور دوا دے کر پریہا کے ساتھ کیا کرنے کا ارادہ تھا۔۔۔ اسے اسجد نے صبح کال کر کے بتا دیا تھا کہ یہ ساری گیم یاسین مہدی کے کھیلی تھی۔۔۔

شاہ زر کے کہنے پر اب تک حماد اور اسجد اسے اس کے گھر سے اٹھوا کر اپنے تہہ خانے میں شفٹ کروا چکے تھے۔۔۔۔

اس کی خوب چھینٹی لگوائی گئی تھی۔۔۔ جس پر وہ اپنے گھٹیا ارادے

بتا گیا تھا۔۔۔ جس کے بعد اب اسے ساری زندگی شاہ زر وہیں

رکھنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔ یہی سزا تھی اس کی۔۔۔

شاہ زر کے لبوں سے تنگ استحقاق بھرے انداز میں پریہا کا نام سنتے

شرمین بیگم نے خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس کی آنکھوں میں اس وقت کرکٹ سے ہمیشہ کے لیے نکل

جانے کے خوف سے زیادہ اپنی بیوی کی توہین کیے جانے پر غصہ

تھا۔۔۔

اس لڑکی کا جنون ہر شے پر بھاری تھا۔۔۔

اسے آفس سے کال آئی تھی۔۔۔اس کے لیے ایک تفتیشی ٹیم بیٹھائی گئی تھی۔۔۔جس میں موجود لوگوں کے نام دیکھ وہ اچھے سے سمجھ چکا تھا کہ یہ فیصلہ اس کے حق میں نہیں آنے والا تھا۔۔۔

مگر پھر بھی بلائے جانے پر وہ تیار ہوتا جانے کے لیے نکل چکا تھا۔۔۔اس پوری تفتیشی ٹیم میں چیئرمین کے علاوہ باقی سارے بائیسڈ لوگ تھے۔۔۔اس لیے شاہ زر خود کو پہلے ہی مینٹلی اپنے خلاف آنے والے نتائج کے لیے تیار کر کے جا رہا تھا۔۔۔۔

"مجھے آپ کو ٹیم کے کیپٹن کے طور پر کھیلتے دیکھنا ہے اس ورلڈ کپ میں۔۔۔۔جو بھی کہا جائے مگر آپ ہار نہیں مانیں گے۔۔۔کیونکہ آپ کو اپنی بیوی کی یہ خواہش تو پوری کرنی ہی ہو گی۔۔۔۔"

پریہا کا میسج دیکھ اس کے لب مسکرائے تھے۔۔۔۔

"آپ کا حکم سر آنکھوں پر مائی لو۔۔۔۔"

اسے محبت بھرا جواب دیتا وہ شرمین بیگم اور عباس صاحب سے دعائیں لیتا گھر سے نکل آیا تھا۔۔۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آپی کیا فیصلہ ہوا۔۔۔"

شاہ زر کو گئے دو گھنٹے ہو چکے تھے۔۔۔اس کی میٹنگ بھی شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔سب لوگ ہی اب اس پریس کانفرنس کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔جس میں شاہ زر عباس کی قسمت کا فیصلہ ہونے والا تھا۔۔۔۔

پریہا جائے نماز سے اٹھتی ان کے قریب آئی تھی۔۔۔۔وہ بہت زیادہ ٹینشن لے رہی تھی۔۔۔۔اسے بہت سخت بخار تھا۔۔۔

مگر اپنا ذرا سا بھی خیال کیے بغیر وہ اس وقت صرف شاہ زر کے لیے دعا گو تھی۔۔۔۔

جب مزید دو گھنٹوں کے بعد جا کر وہ سب پریس کانفرنس کرنے باہر آئے تھے۔۔۔

ان لوگوں میں شاہ زر کو کہیں نہ دیکھ پر یہا کو دل ٹوٹا تھا۔۔۔ فیصلہ کیا ہونے والا تھا۔۔

ان لوگوں کے چہروں سے صاف ظاہر ہو رہا تھا۔۔۔

اسے شاہ زر نے بتایا تھا کہ یہ لوگ اس سے خار کھاتے تھے۔۔۔

اسے ہٹانا چاہتے تھے کیونکہ وہ ان کے اشاروں پر کٹ پتلی بن کر کام نہیں کرتا تھا۔۔۔ اس کے چاہے دوست ہوتے یا دشمن۔۔۔

وہ میرٹ سے ہٹ کر کوئی فیصلہ نہیں لیتا تھا۔۔۔۔نہ اپنے سامنے ایسا کچھ ہونے دیتا تھا۔۔۔۔۔

پریس کانفرنس شروع ہو چکی تھی۔۔وہ لوگ شاہ زر کے اتنا سب ہونے کے باوجود اسی روڈبی ہیوئیر اور ایٹیٹوڈ کی وجہ سے سخت نالاں نظر آرہے تھے۔۔۔ان کا کہنا تھا کہ انہوں نے بہت کوشش کی تھی اتنے اچھے کھلاڑی کو سمجھانے کی۔۔۔۔جس کی ان کی ٹیم کو اس وقت اشد ضرورت تھی۔۔۔

مگر شاہ زر عباس ان سے سیدھے منہ بات کرنے کو بھی تیار نہیں تھا۔۔۔۔

غلطی پر ہونے کے باوجود وہ اپنی غلطی مان کر دانیال سے معافی مانگنے کو بھی تیار نہیں تھا۔۔۔ بلکہ اس کو کہنا تھا کہ دانیال اس سے آکر معافی مانگے۔۔۔

کیونکہ اپنی بیوی کی توہین تو وہ کسی بھی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

انہیں سب باتوں کی وجہ سے فیصلہ مزید اس کے خلاف جا چکا تھا۔۔۔

شاہ زر پر نشہ کرنے کا الزام بھی ڈالا گیا تھا۔۔۔ کہ اس نے نشہ کر کے دانیال کے ساتھ وہ سلوک کیا تھا۔۔۔

جو ویڈیوز سامنے آرہی تھیں۔۔۔ان میں یہ بات واضح نظر آرہی تھی۔۔۔۔

ان کے پوچھنے پر شاہ زر نے یہی کہا تھا کہ اس وقت وہ نشے میں تھا شاید اسی خاطر دانیال اس کے ہاتھوں بچ گیا تھا۔۔

اگر وہ ہوش میں ہوتا تو اس شخص کا زندہ لوٹ پانا مشکل تھا۔۔۔

شاہ زر نے ان پیسوں کے آگے بکے لوگوں کو ایسے ہی منہ توڑ جواب دیئے تھے۔۔۔۔

جو پہلے سے ہی ڈیسائیڈ کر کے آئے تھے کہ اس کے ساتھ کیا کرنا تھا۔۔۔

پھر وہ کیوں فضول کی فریاد کرتا۔۔۔

ان سب نے مل کر شاہ زر کو دو سال کے لیے کرکٹ سے بین کر دیا تھا۔۔۔وہ عام میچز تو کھیل سکتا تھا۔۔۔مگر قومی کرکٹ ٹیم میں کھیلنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

یہ فیصلہ بہت سے لوگوں کے دلوں پر بھاری پڑا تھا۔۔۔

"آپی یہ لوگ کیا کر رہے ہیں۔۔۔شاہ زر کے لیے کرکٹ ان کا جنون ہے۔۔۔یہ ایسے کیسے انہیں ہٹا سکتے ہیں۔۔۔؟"

پریہابری طرح سے رو دی تھی۔۔۔اس کو اپنا سر تھامتے دیکھ کشمالہ تیزی سے اس کے قریب آئی تھی۔۔۔ مگر تب تک پریہا ہوش سے بیگانہ ہو چکی تھی۔۔۔

□ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"شاہ زر اس لڑکی کو ابھی اور اسی وقت طلاق دو۔۔۔ یہ تمہاری بربادی کی وجہ ہے۔۔۔"

شرمین بیگم نفرت آمیز نگاہوں سے پریہا کی جانب دیکھتے بولی تھیں۔۔۔

جو روتے ہوئے شاہ زر کے آگے ہاتھ جوڑے کھڑی مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔۔

"میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔یہ جھوٹ ہے سب۔۔۔۔۔ جھوٹ بول رہی ہیں یہ۔۔۔۔۔"

پریہا شاہ زر کو یقین دلانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

مگر آج وہ شخص بھی اس کی جانب دیکھنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

"آج تک تم ہمیشہ میرے سامنے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتی رہی۔۔۔ایک بار اس نفرت کا اظہار بھی کر دیتی جو دل میں رکھے

بیٹھی تھی میرے لیے۔۔۔ تو تمہیں اپنانے کے لیے اپنے ہر رشتے سے منہ نہ موڑ لیتا۔۔۔

بہت غلط کیا تم نے میرے ساتھ۔۔۔ ہر بار معاف کیا ہے تمہیں مگر اس بار نہیں۔۔۔۔"

شاہ زرعباس کی آنکھوں میں اس کے لیے صرف اور صرف نفرت تھی۔۔۔

پریہا کا دل کئی ٹکڑوں میں بٹ گیا تھا۔۔۔

وہاں کھڑے تمام لوگ اس کا تماشا دیکھ رہے تھے۔۔۔

شرمین بیگم کی آنکھوں میں استہزایہ مسکراہٹ سجی ہوئی تھی۔۔۔

اس لڑکی نے ان سے ان کا بیٹا چھینا تھا۔۔۔اب وہ اس سے اس کا سب کچھ چھین رہی تھیں۔۔۔

"آزادی چاہیے نا تمہیں تو ٹھیک ہے۔۔۔ آزاد کرتا ہوں میں تمہیں۔۔۔۔"

شاہ زر کے الفاظ پر پریہا نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

اسے یقین ہی نہیں آیا تھا کہ یہ شخص اس کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے۔۔۔

"طلاق دیتا ہوں میں تمہیں۔۔۔۔"

شاہ زر عباس کے لبوں سے نکلتے الفاظ وہاں کھڑے تمام افراد کو پتھر کر گئے تھے۔۔۔

"نہیں تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔"

وہ بے جان ہوتے وجود کے ساتھ نفی میں سر ہلاتے اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

لیکن اس کے لبوں سے نکلتے یکے بعد دیگر الفاظ پر یہا کی سانسیں چھین گئے تھے۔۔۔

"نہیں۔۔۔شاہ زر آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔"

پریہا ایک دم سے اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔اس کا پورا چہرا پسینے سے شرابور تھا۔۔

"پری کیا ہوا میری جان۔۔۔؟؟ کوئی ڈراؤنا خواب دیکھا ہے کیا۔۔"

کشمالہ اس کی قریب ہی بیٹھی تھی۔۔۔فورا سے اس کے قریب ہو آئی تھی۔۔۔

اس کا چہرا صاف کرتے وہ فکر مندی سے بولی تھی۔۔۔جبکہ اس کی بات پر پریہا کی آنکھوں میں ایک دم سے آنسو نکل آئے تھے۔۔۔

"شکر ہے یہ صرف ایک خواب تھا۔۔۔۔"

پریہا کا دل خوف سے کانپ رہا تھا۔۔۔۔ اگر یہ حقیقت ہوتی تو۔۔۔۔

وہ اس سے آگے سوچ بھی نہیں پائی تھی۔۔۔ وہ ابھی بھی پوری طرح سے لرز رہی تھی۔۔۔

"آپی شاہ زر سے بات ہوئی آپ کی۔۔۔۔ ان کا کوئی فون وغیرہ۔۔۔ وہ ٹھیک ہیں نا۔۔۔"

پریہا کشمالہ سے پوچھ رہی تھی۔۔۔ مگر کشمالہ کے پاس اس وقت کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔۔

شاہ زر سے ابھی تک کسی کا بھی رابطہ نہیں ہو پایا تھا۔۔۔

وہ دونوں بیٹھی تھیں جب منہا بھاگتے ہوئے اندر آئی تھی۔۔۔۔

"پری نیچے شاہ زر انکل کی ماما آئی ہیں۔ وہ آپ کو بلا رہی ہیں۔۔۔"

منہا اپنا پیغام پہنچاتی وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔ جبکہ پریہا کی رنگت یہ بات سن کر خوف سے زرد ہوئی تھی۔۔۔

"آپی۔۔۔ آپی وہ مجھے جو کہیں گی میں نہیں کر سکتی۔۔۔"

پریہا کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔۔

"پری تم بہت زیادہ ڈر رہی ہو۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔ اچھا سوچو۔۔۔ کیا پتا واقعی تمہارا پلان کام کر گیا ہو۔۔ اور وہ تمہیں لینے آئی ہوں۔۔۔ آؤ اٹھو میرے ساتھ۔۔۔"

کشمالہ اس کا ہاتھ پکڑتے اسے لیے باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"شاہ زر عباس آپ جانتے ہیں میں نے کتنا ٹائم پاکستان کرکٹ ٹیم کے لیے کھیلا ہے۔۔۔ اور کتنا عرصہ ٹیم سے ریٹائر ہونے کے بعد پاکستان کرکٹ بورڈ کے لیے کام کر رہا ہوں۔۔۔"

سب لوگ باہر جا چکے تھے اپنا فیصلہ محفوظ کر کے۔۔۔۔جب وہاں بیٹھے چیئر مین صاحب نے اسے مخاطب کرتے کہا تھا۔۔۔

ان کی بات پر شاہ زر نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔

"اس پورے عرصے میں تم جیسا کھلاڑی نہیں دیکھا میں نے۔۔۔
بلکہ تم سے پہلے کرکٹ کا ایسا جنون کسی کھلاڑی میں نہیں دیکھا۔۔۔"

وہ اس کی جانب مسکراتی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔شاہ زر سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اب ان باتوں کا کیا مطلب نکلتا تھا۔۔۔۔

"تمہیں کھیلتے دیکھ دلی خوشی ہوتی تھی۔۔۔ تم نے کپتان کے طور پر جو کام کیا وہ بھی قابلِ تعریف ہے۔۔ مگر کل جو کچھ بھی ہوا وہ ٹھیک نہیں تھا۔۔۔۔ آپ نے دانیال۔۔۔۔۔"

وہ ابھی بات کر رہے تھے جب شاہ زران کی بات کاٹ چکا تھا۔۔۔

"سر آپ کے سامنے کوئی آپ کو نیچا دکھانے کی خاطر آپ کی بیوی پر ہاتھ اٹھائے گا تو آپ کیا کریں گے۔۔۔۔ کھڑے ہو کر دیکھتے رہیں گے۔۔۔ شاید آپ ایسا کر سکتے ہوں مگر میں نہیں کر سکتا۔۔۔۔

کرکٹ میرا پیشن بھی ہے اور پروفیشن بھی۔۔۔ مگر اس کا یہ

مطلب نہیں کہ میں ان پیسوں سے آگے بکے گدھوں کے سامنے

اس غلطی کی وضاحت دیتا پھروں جو میں نے کی ہی نہیں۔۔۔ آپ

سب مجھے فیصلہ سنا چکے ہیں۔۔۔ میں مان بھی چکا ہوں۔۔۔ اب

ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔"

شاہ زر اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔

"آپ مان چکے ہیں نا۔۔۔ مگر میں اور میرے جیسے وہ تمام لوگ

نہیں مان رہے۔۔۔ جنہیں اپنی بے باک انداز میں کھیل کر آپ

نے اپنا دیوانہ بنا رکھا ہے۔۔۔۔ وہ لوگ تو اپنا فیصلہ سنا چکے

ہیں۔۔۔ مگر عوام کا فیصلہ بھی تو سن لیں۔۔۔۔"

چیئرمین صاحب کے الفاظ اس کے قدم وہیں روک گئے تھے۔۔۔۔

انہوں نے ریموٹ اٹھا کر ایل ای ڈی آن کی تھی۔۔۔۔ جہاں

سکرین پر ہر طرف اس فیصلے کے خلاف لوگ شور مچا رہے تھے۔۔

شاہ زر عباس کے بغیر ورلڈ کپ کا تصور ہی ناممکن تھا۔۔۔۔

وہ سب بائیکاٹ کیے کھڑے تھے۔۔۔

نہ صرف عام لوگ بلکہ اس کی اپنی ٹیم کے تمام کھلاڑی بھی اسی کے

حق میں تھے۔۔۔۔

وہ سب جنہیں اپنی کپتانی میں وہ میرٹ پر ٹیم میں لایا تھا۔۔

اور بے پناہ حوصلہ افزائی کرتے انہیں ان کی فارم میں واپس لا کر بہتر کھیلنے کا موقع دیا تھا۔۔

وہ سب فیصلے کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔۔۔

"ان سب لوگوں کا دل توڑ کر جانا چاہتے ہیں۔۔۔"

وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

جبکہ لوگوں کی اپنے لیے اتنی محبت دیکھ اس کا چہرا روشن ہوا تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ ایسا ہی ری ایکشن آنے والا ہے۔۔

شاہ زر عباس جو کرکٹ سے نکال پانا اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔

لوگوں نے واضح طور پر کہہ دیا تھا کہ اگر شاہ زر عباس نہیں ہو گا تو وہ کرکٹ کا بائیکاٹ کر دیں گے۔۔۔۔ان سب سے بھی زیادہ چیرمین صاحب خود شاہ زر کے حق میں تھے۔۔۔

وہ پوری میٹنگ میں اسے جانچتے رہے تھے۔۔۔

وہ اپنی جانب سے ساری تفتیش پہلے ہی کر چکے تھے۔۔۔۔شاہ زر کو سازش میں پھنسانے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔

کل رات اس کے ساتھ موجود باقی کھلاڑیوں نے بھی اس بات کی گواہی دے دی تھی۔۔۔

"میں تفتیشی ٹیم کے دیے گئے فیصلے کو خارج کرتا ہوں۔۔۔۔
تمہیں اس ٹیم میں کھیلنے کا موقع دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔ کپتان کے طور
پر۔۔۔۔ اور یہ امید بھی رکھتا ہوں کہ تم جیت دلاؤ کے
ہمیں۔۔۔۔"

چیرمین صاحب کی فیصلے پر شاہ زر مسکرایا تھا۔۔۔۔ اور ہاتھ آگے
کرتا ان کا بڑھا ہاتھ تھام گیا تھا۔۔۔

"میں اب بھی ویسا ہی کپتان رہوں گا۔۔۔۔ میرٹ پر فیصلے
ہونگے۔۔۔ "

شاہ زر کے الفاظ اب بھی دو ٹوک تھے۔۔۔۔وہ کسی کے آگے جھکا نہیں تھا۔۔۔

بلکہ اپنے آگے سب کو جھکا گیا تھا۔۔۔

یہی اس شخص کی طاقت تھی۔۔۔۔اسے اپنی صلاحیتوں پر ہمیشہ سے یقین رہا تھا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں ہر طرف یہ خبر پھیل گئی تھی۔۔۔۔

اگلی پریس کانفرنس شاہ زر اور چیرمین صاحب نے کی تھی۔۔۔جس کے بعد سب کے چہرے خوشی سے جگمگا اٹھے تھے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

پریہا شرمین بیگم کے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔ کشمالہ کو شرمین بیگم نے وہاں سے بھیج دیا تھا۔۔۔

وہ صرف پریہا سے بات کرنا چاہتی تھیں۔۔۔ پریہا کو زویا نے شاہ زر کے بارے میں خوش خبری سنادی تھی۔۔۔

وہ یہ ورلڈ کپ کھیلنے والا تھا۔۔۔ پریہا یہ خبر سن کر بے پناہ خوش ہوئی تھی۔۔۔

مگر شرمین بیگم اس سے کیوں ملنے آئی تھیں۔۔۔ یہ بات ابھی بھی اس کی سانسیں روک رہی تھی۔۔۔

وہ تیزی سے نیچے آگئی تھی۔۔۔

اور اس وقت ان کے سامنے بیٹھے اس کا دل انجانے خوف سے لرز رہا تھا۔۔۔۔

"تمہیں کیا لگا تھا۔۔۔ اتنی بڑی پلاننگ کرو گی۔۔۔ میرے سب گھر والوں کو اپنے ساتھ شامل کر لو گی۔۔۔ اور مجھے پتا نہیں چلے گا۔۔۔ پہلے دن سے سب جانتی تھی۔۔۔ کیونکہ پہلے دن سے مجھے اپنے بیٹے کی آنکھوں میں تمہارے دور جانے کی تکلیف اور اداسی نظر آگئی تھی۔۔۔"

شرمین بیگم کی بات پر پریہا نے جھٹکے سے چہرا اٹھا کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر خوف کے سائے لہرا گئے تھے۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے اس طرح معصوم بن کر مجھ سے میرے بیٹے کو دور کرلو گی اور میں ہونے دوں گی۔۔۔۔۔ایک ماں سے اس کا بیٹا چھیننا چاہتی ہو۔۔۔"

شرمین بیگم کے لہجے میں کسی قسم کا رحم نہیں تھا۔۔۔

پریہا کو وہ آج بھی پہلے دن والی ہی لگی تھیں۔۔۔۔اس کی اتنی محنت رائیگاں گئی تھی۔۔۔۔وہ شاہ زر کی ماں کے دل میں اپنی جگہ نہیں بنا پائی تھی۔۔۔۔

آنسو باہر آنے کو بے تاب ہوئے تھے۔۔۔۔ مگر پلکیں جھکائے وہ بہت مشکل سے خود کو سنبھالے بیٹھی تھی۔۔۔

"میں نے ایسا کبھی نہیں چاہا آنٹی۔۔۔ وہ ہمیشہ سے آپ کے ہی تھے اور آپ کے ہی رہیں گے۔۔۔ ان کے دل میں جو جگہ آپ کی ہے وہ میری نہیں ہے۔۔۔ اور نہ ہی کبھی میں اس مقام تک پہنچ سکتی ہوں۔۔۔ میں معافی چاہتی ہوں آپ کو ہرٹ کیا میں نے۔۔۔ میرا ایسا کوئی مقصد نہیں تھا۔۔۔"

وہ نگاہیں جھکائے ہارے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"کتنی محبت کرتی ہوں میرے بیٹے سے۔۔۔؟؟"

ان کے سوال پر پریہا کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"بہت زیادہ۔۔۔۔"

وہ لفظوں سے اس محبت کو بیان نہیں کر سکتی تھی۔۔

"اس کی خوشی کی خاطر اسے چھوڑ سکتی ہو۔۔۔"

شرمین بیگم کی بات پر پریہا کا دل کئی ٹکڑوں میں بٹا تھا۔۔۔

اس نے شاکی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ آنکھوں میں التجا تھی۔۔۔

مگر سامنے بیٹھی عورت شاید واقعی پتھر کا دل رکھتی تھی۔۔۔ اسے

جو پہلے دن لگا تھا وہ بالکل ٹھیک تھا۔۔۔۔

وہ اسے کبھی قبول نہیں کریں گی۔۔۔

آج وہی ہو رہا تھا۔۔۔ پہلے اگر وہ اس شخص سے دور ہوتی تو پھر

زندہ رہنے کے چانسز تھے۔۔۔۔

مگر اب تو دل جیسے اس خیال سے ہی مردہ ہونے لگا تھا۔۔۔ شاہ زر

عباس کو چھوڑنا بہت دشوار تھا۔۔۔

"آپ چاہتی ہیں میں انہیں چھوڑ دوں۔۔۔۔"

پریہا کی آواز لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔

جبکہ اس کی بات پر شر مین بیگم نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

"ابھی کال کر کے کہو اسے کہ تم اس سے طلاق چاہتی ہو۔۔۔۔"

وہ اس کی جانب دیکھتی بے تاثر نگاہوں سے بولی تھیں۔۔۔

جبکہ پر یہا کو اپنا وہ ڈراؤنا خواب سچ ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔۔۔

اس نے شاہ زر کو کال ملا دی تھی۔۔ جو فورا اپک کر لی گئی تھی۔۔۔۔۔

"مجھے طلاق چاہیے آپ سے۔۔۔۔"

شاہ زر جو دوسری جانب سے اپنی خوشی کا اظہار کر رہا تھا۔۔۔اس کے الفاظ اسے پتھر کا کر گئے تھے۔۔۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔"

وہ شاید کہیں نہ کہیں سچویشن سمجھ چکا تھا۔۔۔اسے غزل نے بتایا تھا کہ شرمین بیگم پریہا کی طرف گئی ہیں۔۔۔۔۔

اس نے پریہا کو غصے سے کہتے کال کاٹ دی تھی۔۔

پریہا نے دوبارہ کال کی تھی۔۔۔ مگر وہ اپنا فون کی آف کر چکا تھا۔۔۔

شرمین بیگم اپنی جگہ بیٹھی اسے دیکھے جا رہی تھیں۔۔۔وہ اپنے بیٹے کا فیصلہ پہلے سے جانتی تھیں۔۔۔۔

"میں نے کوشش کی مگر شاہ زر ایسا کرنے کے لیے کبھی نہیں مانیں گے۔۔۔ آپ مجھے تھوڑا سا وقت دیں میں خود ہی انہیں چھوڑ کر چلی جاؤں گی۔۔۔ آپ پلیز ان کو اس بارے میں کچھ مت بتائیے گا۔۔۔"

پریہا اپنے چہرے سے بہتے آنسو صاف کرتے بولی تھی۔۔۔جواب بھی مسلسل بہہ رہے تھے۔۔۔

"میں نہ پہلے کبھی شاہ زر کو اس مقام پر لانا چاہتی تھی جہاں انہیں ہم

دونوں میں کسی ایک کو چننا ہو۔۔۔نہ اب ایسا کروں گی۔۔۔میں

بہت چھوٹی تھی جب میرے والدین مجھے چھوڑ کر چلے گئے

تھے۔۔۔اس دکھ سے واقف ہوں میں۔۔ کبھی بھی شاہ زر کو اس

دکھ سے دوچار نہیں ہونے دوں گی۔۔۔

وہ آپ لوگوں سے بہت محبت کرتے ہیں نہیں رہ سکتے آپ کے

بغیر۔۔۔میں اپنی طرف سے ایک کوشش کر رہی تھی کہ کیا پتا

آپ مجھے قبول کرلیں۔۔۔ مگر اپنے دوسرے پلان کے بارے میں

شاہ زر کو نہیں بتایا تھا کہ اگر آپ نہ مانیں تو میں آپ لوگوں کی زندگیوں سے بہت دور چلی جاؤں گی۔۔۔۔

ماں باپ دوبارہ نہیں ملتے۔۔۔بیوی کا کیا ہے وہ تو انہیں کوئی مجھ سے کہیں زیادہ بہترین مل جائے گی۔۔۔"

پریہا یہ بات کرتے بری طرح سے رو دی تھی۔۔۔۔جو دیکھ شرمین بیگم کا ضبط ٹوٹ چکا تھا۔۔۔وہ اس لڑکی کو آزمانے کے چکر میں اسے اتنی شدید تکلیف سے دوچار کر گئی تھیں۔۔۔ان کا اپنا چہرا آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔۔۔۔

انہیں اس لمحے لگا تھا کہ یہ لڑکی ان سے کہیں زیادہ محبت کرتی ہے

ان کے بیٹے سے۔۔۔۔

وہ دونوں اس وقت دروازے پر آن کھڑے شاہ زر کی موجودگی

سے انجان تھیں۔۔جو پر یہاں کی ساری باتیں سنتا اس وقت غضبناکی

کی انتہا پر تھا۔۔۔۔

یہ لڑکی اسے چھوڑ کر جانے کی بات کر رہی تھی۔۔۔۔

شرمین بیگم اس کے قریب جاتے اسے اپنے سینے سے لگا گئی

تھیں۔۔۔۔

"تم سے بہترین میرے بیٹے کو کوئی نہیں مل سکتی۔۔۔۔اتنی محبت کوئی اور اس سے نہیں کر سکتی جتنی تم کرتی ہو۔۔۔۔مجھے معاف کر دو میری بچی۔۔۔تمہیں اب تک بہت تکلیف پہنچاتی آئی ہوں۔۔۔۔تمہیں نکاح سے پہلے کال کر کے جو باتیں کہیں۔۔۔تم نے اس پر بھی کچھ نہیں کہا۔۔۔بلکہ میری بات مان کر شاہ زر سے نکاح سے انکاری ہو گئی۔۔۔۔پھر اس دن جب شاہ زر کو اس کی کپتانی سے ہٹایا گیا۔۔۔تمہیں اس دن بھی کال کر کے میں نے ذلیل کیا۔۔۔۔مجھے لگا تم شاہ زر کو بتا دو گی۔۔۔یا کچھ تو میرے خلاف کرو

گی۔۔۔ مگر تم نے تو میرے بیٹے کو ہی واپس میرے پاس لوٹا دیا۔۔۔۔۔

کس مٹی سے بنی ہو تم۔۔۔ اتنی بے لوث محبت کون کرتا ہے۔۔۔ میں تمہاری محبت کو آزماتی آئی اور تم ہر آزمائش میں مجھے حیران کرتی چلی گئی۔۔۔ میں ہار چکی ہوں تمہارے آگے۔۔۔

تمہاری محبت میرے بیٹے کے لیے جیت چکی ہے۔۔۔۔ مجھے معاف کر دو۔۔۔"

شرمین بیگم اس کا ماتھا چومتیں اسے اپنے سینے سے لگا گئی تھیں۔۔۔

ان کی بات پر پریہا روتے روتے مسکرا دی تھی۔۔۔

شرمین بیگم شاہ زر کو وہاں آتا دیکھ چکی تھیں۔۔۔اور یہ بھی جانتی تھیں کہ وہ ان کی ساری باتیں سن چکا ہے۔۔۔

وہ ان سب باتوں کا اقرار اس کے سامنے کرنا چاہتی تھیں۔۔۔۔

اپنی سب سے لاڈلی اولاد کو اپنی خود ساختہ انا اور ضد میں اتنا وقت اذیت سے دوچار کیے رکھا تھا۔۔۔

معافی تو اس سے بھی مانگنی تھی۔۔۔

جبکہ شاہ زراب سمجھا تھا کہ وہ شرمین بیگم کے حوالے سے اتنی خوفزدہ کیوں رہتی تھی۔۔۔

اسے یہ بات کسی نے نہیں بتائی تھی۔۔۔

مگر اس اور کسی سے نہیں سامنے آنسوؤں سے روتی اپنی اس عزیز از جان بیوی سے تھا۔۔۔ جو اکیلے یہ سب برداشت کرتی رہی تھی۔۔۔۔ صرف اس کی خاطر۔۔۔

مگر اسے کچھ بھی بتا کر شرمین بیگم سے بدظن نہیں کیا تھا۔۔۔۔

شاہ زر کا دل اپنی پسند پر فخریہ انداز میں پھیل گیا تھا۔۔۔۔ یہ لڑکی ہی اس کی محبت کے قابل تھی۔۔۔۔

اسے شرمین بیگم سے کبھی کوئی گلا نہیں رہا تھا۔۔۔۔ وہ ان کی محبت سمجھتا تھا۔۔۔۔

اس کے معاملے میں وہ اتنی کی پوزیسو تھیں۔۔۔

وہ اس کی محبت میں جذباتی ہو کر یہ سب کر گئی تھیں۔۔۔ ان دونوں خواتین کے لیے ہی وہ سب سے زیادہ اہم تھا۔۔۔

"آپ اب مجھے شاہ زر سے دور نہیں کرنا چاہتیں۔۔۔۔"

پریہا کی بھیگی آواز میں اب بھی خدشات باقی تھے۔۔۔ اتنی بڑی خوشی اس کو نازک دل قبول نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

"کبھی بھی نہیں۔۔۔۔۔"

اس کے ہاتھوں کو چومتے وہ اس کے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کر گئی تھیں۔۔۔ ان کی بات سنتے پریہا کھل کر مسکرا دی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے اس کی نظر شاہ زر پر پڑی تھی۔۔۔

اس کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ اس کی ساری باتیں سن چکا

ہے۔۔۔۔

اس کی غصے سے سرخ پڑتی آنکھوں کو دیکھ وہ خوفزدہ ہوتی شرمین

بیگم کے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔

اس کی اس معصوم حرکت پر شرمین بیگم مسکرادی تھیں۔۔۔ جبکہ

شاہ زر نے لب دانتوں تلے دباتے اپنی مسکراہٹ روکی تھی۔۔۔۔

"کیا چل رہا ہے یہاں۔۔۔۔؟؟"

وہ چلتا ہوا ان کی قریب آیا تھا۔۔۔۔

"میں اپنی بیٹی کو اس کے گھر لے جانے آئی ہوں۔۔۔"

شرمین بیگم اسے اپنے ساتھ لگائے اس کی پیشانی چومتے بولی تھیں۔۔۔

"تو مطلب صلح ہو چکی ہے۔۔۔اور آپ دونوں خواتین نے میرا جو خون جلایا اس کا حساب کون دے گا۔۔۔؟؟"

شاہ زران کے مقابل بیٹھتا خفگی سے گھورتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی آنکھیں یہ حسین منظر دیکھ مسکرا رہی تھیں۔۔۔

"سب کچھ میری وجہ سے خراب ہوا ہے۔۔۔پر یہاں نے جو بھی کیا ایسا کرنے پر میں نے اسے مجبور کیا۔۔۔اسے تم کچھ نہیں کہو

گے۔۔۔اور رہی بات میری تو میں نے اولاد کی محبت میں اسے ہی
اتنی تکلیف سے دوچار کر دیا۔۔۔تم ٹھیک تھے اور میں غلط
تھی۔۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔۔"

شرمین بیگم کے ہاتھ جوڑنے سے پہلے ہی پریہا اور شاہ زر نے قریب
آتے انہیں تھام لیا تھا۔۔۔

"ہمیں گناہگار مت کریں۔۔۔۔"

شاہ زران دونوں کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتا اپنے مضبوط سینے
سے لگا گیا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر آسودگی بھرے تاثرات
چھائے ہوئے تھے۔۔۔

جبکہ پریہا کو وہ تھوڑا خفا خفا سا لگا تھا۔۔۔۔۔ جس کی وجہ وہ اچھے سے جانتی تھی۔۔۔

"تھنک گارڈ سب ٹھیک ہے۔۔۔۔"

غزل عباس صاحب اور باقی سب گھر والوں کو بھی وہاں لے آئی تھی۔۔۔۔ سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔۔

ثمرین بیگم کی قبول کر لینے کے بعد اب خاندان کی باقی خواتین کے کسی قسم کے اعتراض کی گنجائش ہی نہیں بچتی تھی۔۔۔ کشمالہ اور جہانزیب بھی پریہا کو ان سب کے بیچ پزیرائی ملتے دیکھ بہت خوش تھے۔۔۔۔

کشمالہ نے سب کو بتا دیا تھا کہ پریہا نے شاہ زر سے نکاح کے بعد ہی اپنے کام کو خیر آباد کہہ دیا تھا۔۔۔

جو جان کر شرمین بیگم کو وہ مزید عزیز ہو گئی تھی۔۔۔ مگر ان کا یہی کہنا تھا کہ وہ اس پر اس حوالے سے اب کوئی اعتراض نہیں کریں گی۔۔۔ پریہا جو کرنا چاہے وہ کر سکتی ہے۔۔۔

مگر پریہا کو اپنی زندگی اب پوری طرح اس شخص کی محبت کے سائے تلے اس کے قریب رہ کر گزارنی تھی۔۔۔

وہ سب وہاں جمع تھے۔۔۔ شرمین بیگم پوری رسم ورواج کے ساتھ اسے اپنے گھر لے کر جانا چاہتی تھیں۔۔۔ کل ہی پوری دھوم دھام کے ساتھ رخصتی کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔۔۔۔

کیونکہ اس کے بعد شاہ زر کو ورلڈ کپ کے لیے جانا تھا۔۔۔ جس میں پریہا بھی اس کے ساتھ جانے والی تھی۔۔۔۔

یہ تو پہلے سے ڈیسائیڈ ڈ تھا۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔۔"

منہا شاہ زر اور پریہا کے درمیان بیٹھی تھی۔۔۔۔ شاہ زر اسے اپنی بانہوں کے حصار میں لیے بیٹھا تھا۔۔۔ وہی تو تھی ان دونوں کو

ملانے کی وجہ۔۔۔۔اس کا یہی ماننا تھا کہ منہا ہمیشہ اس کی اور پریہا کی پہلی اولاد بن کر رہنے والی تھی۔۔

ان دونوں کو اس قدر عزیز تھی وہ۔۔۔

پریہا نے بہت دھیرے سے اسے پکارا تھا۔۔۔

مگر شاہ زر نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔

"پلیز۔۔۔۔"

اس کے خطرناک تیور دیکھ پریہا ہولے سے منمنائی تھی۔۔۔

"کل بات ہو گی۔۔۔۔اس بار کا حساب دینا پہلے سے زیادہ بھاری پڑے گا تمہیں۔۔۔دن گن لو جتنا وقت مجھے خود سے دور رکھا ہے۔۔۔کل سارا حساب بے باک ہو گا۔۔۔"

شاہ زر اس کی جانب جھک کر اسے گھمبیر بھاری سرگوشی میں وارن کر گیا تھا۔۔۔

پریہا کی رنگت ایک دم سے سرخ ہوئی تھی۔۔دل کی دھڑکنیں شور مچا گئی تھیں۔۔۔

نم ہوتی ہتھیلیوں کے ساتھ وہ اس شخص کا ہر حساب دینے کے لیے خود کو تیار کر گئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شاہ زر عباس کا بنگلہ آج روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔۔۔۔ میڈیا کی ایک بڑی تعداد وہاں جمع تھی۔۔۔۔

بہت سارے لوگوں کو اس شادی میں مدعو کیا گیا تھا۔۔۔۔

مہرین اور اسجد خاص طور پر انوائیٹڈ تھے۔۔۔بہت بڑے پیمانے پر یہ فنکشن ارینج کیا گیا تھا۔۔۔

شاہ زر اور پریہا کے چہرے محبت کی سچی خوشی سے جگمگا رہے تھے۔۔۔۔پورا وقت پریہا کا ہاتھ شاہ زر کے ہاتھ میں رہا تھا۔۔

جو اس وقت سرخ رنگ کے عروسی لباس میں سر سے پیر تک شاہ زر کے نام سے سجی نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔شاہ زر کے لیے اپنا دل سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ خود بھی اس وقت سیاہ رنگ کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس اپنی سحر انگیز شخصیت کے ساتھ پوری محفل پر چھایا ہوا تھا۔۔۔ آج کئی دل ٹوٹے تھے۔۔۔۔

کیونکہ اب شاہ زر عباس پوری دنیا کے سامنے پریہا ملک کا ہو چکا تھا۔۔۔

شرمین بیگم بہت محبت سے پریہا کو لیے شاہ زر کے روم میں بیٹھا گئی تھیں۔۔۔۔۔جو سرخ پھولوں سے مہک رہا تھا۔۔۔۔۔

پریہا آج پھر سے اس خوبصورتی سے سجے کمرے کا جائزہ لیتی دلکشی سے مسکرادی تھی۔۔۔

آج کوئی حسرت باقی نہیں رہی تھی۔۔۔۔

جب اسی لمحے وہ اندر داخل ہوا تھا۔۔۔گلابوں کی مسحور کن مہک اور کمرے کے رومانوی ماحول میں اس کی خوشبو گلتی محسوس کرتے پریہا کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئی تھیں۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھتی کمرے کے وسط میں ان کھڑے ہوتے شاہ زر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔جو چہرے پر اب بھی خفگی بھرے تاثرات لیے۔۔آنکھوں میں وارفتگی سجائے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

پریہا آج خود ہی درمیانی فاصلہ عبور کرتے اس کے نہایت قریب آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔آئندہ کبھی ایسا تصور بھی دماغ میں نہیں لاؤں گی۔۔۔"

پھولوں اور مہندی سے سجی حسین کلائیاں اس کی گردن میں حمائل کرتی وہ محبت بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

جب شاہ زر اس کی نازک کمر میں باہیں حمائل کرتا اسے اپنے سے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

"تم مجھے چھوڑ کر جاؤ گی۔۔۔ایسا سوچ بھی کیسے لیا تم نے۔۔۔؟؟ تمہیں کیا لگا تھا میں جانے دوں گا تمہیں ایسے ہی۔۔۔"

اس کی گردن کو اپنے شکنجے میں لیے وہ اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں الجھائے غصے بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"آئم رئیلی سوری۔۔۔ سوچا ضرور تھا۔۔۔ مگر کرنے کی ہمت شاید کبھی نہ کر پاتی۔۔۔"

وہ اس کے مزید قریب ہوتی اپنے سرخ لپسٹک سے سجے گداز لبوں

سے اس کے اعنابی لبوں کو چھوتے اپنی محبت کا اظہار کر گئی تھی۔۔۔

اس کی یہ ادا شاہ زر عباس کے روح تک میں سکون اتار گئی

تھی۔۔۔۔اس لڑکی کی دیوانگی اب اس کے ہر انداز سے جھلکتی

تھی۔۔۔۔شاہ زر عباس نے اسے اپنی محبت سے اپنا گرویدہ بنالیا

تھا۔۔۔

اس نے بھی محبت کی اس آزمائش میں بہت کچھ سہا تھا۔۔۔۔مگر

لگن سچی تھی۔۔۔

منزل ان دونوں کو مقدر بنی تھی۔۔۔۔

شاہ زر اس کے مہکتے سراپے کو اپنے بانہوں میں سمیٹ گیا تھا۔۔۔

اس شخص کی محبت کا اقرار اس کے اپنے منفرد انداز میں ہوتا

تھا۔۔

اس وقت بھی اس کی چاہتوں کے آگے پریہا کا دل سجدہ ریز ہوا

تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

جس کھلاڑی کے خلاف اس کے مخالفین اور کچھ ملک کے نمک

حراموں نے اپنے مطلب کے تحت اتنا پروپیگنڈا کیا تھا۔۔

وہ سب اب شرم سے اپنا چہرا چھپائے ہوئے تھے۔۔۔

کیونکہ شاہ زرعباس کی کپتانی میں ان کی ٹیم بہت شاندار کارکردگی دکھاتے ورلڈ کپ کے فائنل میں جا پہنچی تھی۔۔۔ جس میں ان کا مقابلہ ان کے روایتی حریف انڈیا سے تھا۔۔۔

سب لوگوں کا جوش و خروش ساتویں آسمان پر تھا۔۔۔ انہیں پورا یقین تھا کہ شاہ زر انہیں ضرور جیت دلائے گا۔۔۔

اس کے کرکٹ کے جنون پر بہت وار کیے گئے تھے۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ پورے ٹورنامنٹ میں زخمی شیر بنا ہوا تھا۔۔

سب ٹیمیں خاص طور پر اس کے لیے تیاری کر کے آتی تھیں۔۔۔ مگر وہ اب تک کسی کے آگے کمزور نہیں پڑا تھا۔۔

انڈیا ٹیم بھی بہت سٹرانگ ٹیم تھی۔۔۔ جس کو ہرانا آسان نہیں ہونے والا تھا۔۔۔ مگر شاہ زر عباس بدلے نہیں چھوڑتا تھا۔۔۔

اپنی سیریز میں ملی ہار کا بدلہ تو لینا تھا۔۔اس نے اپنی ٹیم کے تمام کھلاڑیوں کو متحد کر رکھا تھا۔۔۔

سب کا ایک ہی عزم تھا۔۔ٹرافی ہر حال میں جیتنی تھی۔۔وہ اپنے سارے کھلاڑیوں کی بہت زیادہ حوصلہ افزائی کر رہا تھا۔۔

ان کا یہ میچ انگلینڈ میں ہو رہا تھا۔۔پریہا اس کے ساتھ آئی ہوئی تھی۔ہر میچ سے پہلے اس کا شوہر اس سے گڈلک ضرور لیتا تھا۔۔۔

آج بھی وہ اسے اچھے سے اس کی ڈیمانڈ کے مطابق گڈ لک دیے کر آئی تھی۔۔۔

وہ جب میدان میں اترتا تھا پوراوقت پریہا کے لبوں پر اس کی جیت کی لیے دعاؤں کا ورد رہتا تھا۔۔۔وہ اپنا پروفیشن چھوڑ چکی تھی۔۔۔

مگر اب بھی لوگ اسے بہت محبت دیتے تھے۔۔۔شاہ زر عباس کی بیوی ہونے کی وجہ سے اسے مزید زیادہ سراہا جاتا تھا۔۔۔

انڈیا نے انہیں دو سو پچاس رنز کا ٹارگٹ دیا تھا۔۔۔

پاکستان ٹیم کے کھلاڑی اپنی جانب سے بیٹنگ کا آغاز کر چکے تھے۔۔۔

پورا سٹیڈیم شائقین سے بھرا ہوا تھا۔۔۔ دونوں ٹیم کے سپورٹرز اپنی اپنی ٹیم کو سپورٹ کر رہے تھے۔۔۔۔

آج مقابلہ سخت تھا۔۔۔ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔۔۔۔

ایک طرفہ مقابلہ بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔۔

انڈین ٹیم اپنی عادت کے مطابق بار بار آؤٹ ہونے کی اپیل کرتی کریس پر کھڑے بیٹس مین پر پریشر ڈال رہی تھی۔۔

جب ان کی انہیں کوششوں میں اور بہت زیادہ پریشر نہ سہار پاتے پہلی دو وو کٹس یکے بعد دیگرے گھر چکی تھی۔۔۔

انڈین فاسٹ باؤلر سٹرائیکل گک کا موقع ہی نہیں دے رہے تھے۔۔۔

جب اسی لمحے شاہ زر عباس نے وہاں قدم رکھا تھا۔۔۔ پریہا کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں۔۔۔

پاکستان ٹیم پر پریشر بڑھ چکا تھا۔۔۔ شاہ زر بھی پہلی بال ٹھیک سے نہیں کھیل پایا تھا۔۔۔

جب اوور ختم ہونے پر اسے نان اسٹرائیکنگ اینڈ پر آنا پڑا تھا۔۔۔

ابھی سکور آدھے سے زیادہ رہتے تھے مگر اوور تیزی سے کم ہو رہے تھے۔۔۔

"شاہ زریہ بہت رف باؤلنگ کر رہے ہیں۔۔۔ بال نظر ہی نہیں آ رہی۔۔۔ کیا کروں میں۔۔۔"

اس کے ساتھ کریس پر موجود آصف اس کے پاس آتا پھولی ہوئی سانس کے ساتھ بولا تھا۔۔۔

وہ بہت اچھا بیٹس مین تھا۔۔۔ مگر اس وقت وہ بھی اس باؤلنگ اٹیک کو سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔

شاہ زر نے اسے بہت موٹیویٹ کیا تھا۔۔۔ مگر اب ہمت ہارتے وہ سارا بوجھ اسی کی کندھوں پر ڈال گیا تھا۔۔۔۔

کیوں کہ شاہ زر کی جانب سے اسے سختی سے وارننگ تھی کہ آؤٹ نہیں ہونا۔۔۔۔

"بس یہ بال کسی طرح کھیل جاؤ۔۔۔ جب تک پورا کانفیڈنس نہ رہے شارٹ مارنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔۔ مجھے اس سائیڈ پر نہیں آنے دے رہے یہ لوگ۔۔۔۔ اس بال پر تمہیں سنگل لینے کا موقع دیں گے مگر تم نہیں لوگے۔۔۔۔"

شاہ زر اسے ہدایت دیتا واپس پلٹ گیا تھا۔۔۔

اس بار آصف کو بال ایسی کروائی گئی تھی کہ وہ اسے کھیل کر سنگل لے سکتا تھا۔۔۔

مگر شاہ زر کی ہدایت کو ذہن میں رکھتے اس نے ایسا نہیں کیا تھا۔۔۔۔

جس کے بعد شاہ زر کو اس طرف آتا دیکھ مخالف ٹیم کے پلیئرز کے چہروں کے تاثرات بدلے تھے۔۔۔

ان کا خوف بے وجہ کا نہیں تھا۔۔۔۔

شاہ زر نے ان چھکے چوکوں کی برسات کرتے انہیں گھما ڈالا تھا۔۔۔۔

شاہ زر کی شاندار سنچری ہوئی تھی۔۔۔اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہوتے وہ شکر بجالایا تھا۔۔۔

جس نے اسے دوبارہ سے اتنی عزت بخشی تھی۔۔

زمین سے اٹھتے اس نے پلٹ کر پریہا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اتنے لوگوں میں بھی وہ اپنی بیوی کو آرام سے دیکھ پا رہا تھا۔

لبوں پر مسکراہٹ سجائے اس نے پریہا کی جانب بیٹ لہرادیا تھا۔۔۔جس پر شائقین کا شور اور ہوٹنگ سے اسٹیڈیم کا ماحول بن چکا تھا۔۔پریہا کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

یہ شخص اسے کہیں بھی فراموش نہیں کرتا تھا۔۔۔ ہر جگہ اس کی اہمیت واضح کر دیتا تھا۔۔۔

اس میچ میں سنچری بنانا بہت دل گردے کا کام تھا۔۔۔

بہت جلدی ہو بالز اور رنز کا فاصلہ کم کر گیا تھا۔۔۔ اس کے اپنے کسی کھلاڑی کو آؤٹ نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

اوور کی آخری بار کھیلنے کے بعد شاہ زر کو دوسرے اینڈ پر آنا تھا۔۔۔

اس نے آصف کو بولا تھا کہ وہ اتنی شارٹ ضرور کھیلے کے وہ سنگل لے سکیں۔۔۔۔

آصف نے ایسا ہی کیا تھا۔۔۔

مگر گیند فوراً سے فیلڈر کے ہاتھ میں آگئی تھی۔۔۔شاہ زر اپنی جگہ سے آگے آچکا تھا۔۔۔

اس کے چلانے پر آصف بھی بھاگا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں اچھے سے جانتے تھے کہ ان کا فوکس صرف شاہ زر کو آؤٹ کرنے پر تھا۔۔۔

ہر طرف سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔

پریہا کو پانی دھڑکنیں ساکت ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔اس کی دعاؤں کا ورد مزید تیز ہوا تھا۔۔۔

شاہ زر تیزی سے بھاگ رہا تھا۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ پہنچ پاتا وکٹ کی جانب بال تھرو کی گئی تھی۔۔۔

مگر جائے نماز پر بیٹھی ماں، وہاں سانسیں روکے اس کی جیت کی دعائیں مانگتی سامنے کھڑی بیوی، گھر بیٹھ کر دیکھتے اس کے خاندان والوں، اور کروڑوں شائقین کی دعائیں رنگ لائی تھیں۔۔۔اور بال وکٹ کو ٹچ ہوئے بغیر وکٹ کیپر کے ہاتھوں میں جا چکی تھی۔۔۔

شاہ زر کو چند سیکنڈز کا وقت ملا تھا۔۔۔جس کا فایدہ اٹھاتا وہ اپنی پرواہ کیے بغیر منہ کے بل چھلانگ لگا چکا تھا۔۔۔

چہرے سے لے کر سینے تک گھسیٹتا ہوا بال وکٹ کو لگنے سے پہلے وہ لائن تک پہنچ گیا تھا۔۔۔

جس کے ساتھ ہی ہر طرف شور اٹھا تھا۔۔۔پاک ٹیم کو سپورٹ کرتے شائقین خوشی سے جھوم اٹھے تھے۔۔۔

جبکہ شاہ زر کا بازو بہت بری طرح سے چھل چکا تھا۔۔۔

پریہا کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔اسے آصف نے بینڈ تج کروانے کا کہا تھا۔۔

مگر اسنے اشارے سے اندر آتے ڈاکٹر کو واپس جانے کا اشارہ کر دیا تھا۔۔۔

تھوڑے سے سکور رہ گئے تھے۔۔۔وہ اپنا فوکس توڑنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

اپنے اسی زخمی بازو کے ساتھ کھیلتے اس جیت کو اپنے ملک کے نام لگوا دیا تھا۔۔۔

ہر طرف جشن شروع ہو چکا تھا۔۔۔اس کے ٹیم پلیرز بھاگ کر آتے اسے اٹھا چکے تھے۔۔۔

اس نے مسکراتے پریہا کے جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو بھیگتی آنکھوں کے ساتھ مسکراتے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہر طرف جشن کا سماں تھا۔۔۔

لوگ اس کے مزید شیدائی ہو چکے تھے۔۔۔۔اس پر نفرت اچھالنے والے اور تنقید کرنے والے اب اس کی تعریف کرنے پر مجبور ہو چکے تھے۔۔۔۔چیئر مین صاحب جنہیں اسے کپتان بنانے پر بہت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔۔۔اس وقت سب ان کو بھی سراہ رہے تھے۔۔۔

جو فخریہ انداز میں بیٹھے تھے۔۔۔۔

"بہت بہت مبارک ہو۔۔۔۔۔ آئم سو پراوڈ آف یو۔۔۔۔"

سب سے ملتا وہ پریہا کے پاس آیا تھا۔۔اس لڑکی نے اس کا حوصلہ ٹوٹنے نہیں دیا تھا۔۔۔

"تھینکس مائی لو۔۔۔"

اس کی پیشانی چومتا وہ اسے بانہوں کے حصار میں لیے آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔ جہاں اس وقت اس کی جیت اناؤنس کی جا رہی تھی۔۔۔

نجانے کتنی رشک اور ستائش بھری نگاہیں پریہا کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

جو آسودگی سے مسکرا رہی تھی۔۔۔

اس کا چہرا سچی خوشی سے دھمک رہا تھا۔۔۔ ان کے گھر والوں کی محبت بھری نگاہیں ان دونوں پر تھیں۔۔۔

شرمین بیگم نے بے اختیار اس پیاری جوڑی کی نظر اتاری تھی۔۔۔۔جواب ان کے دل کو بہت زیادہ عزیز ہو چکی تھی۔۔۔۔

ان دونوں نے اپنی محبت کو پوری دنیا کے آگے ثابت کر دیا تھا۔۔۔

شاہ زر عباس کی خوشی اس کے خوبرو چہرے کو مزید حسین بنا گئی تھی۔۔۔۔

اس شخص نے اپنے دونوں جنون کو سچی لگن اور محبت سے جیت لیا تھا۔۔۔۔

ختم شد۔۔۔۔